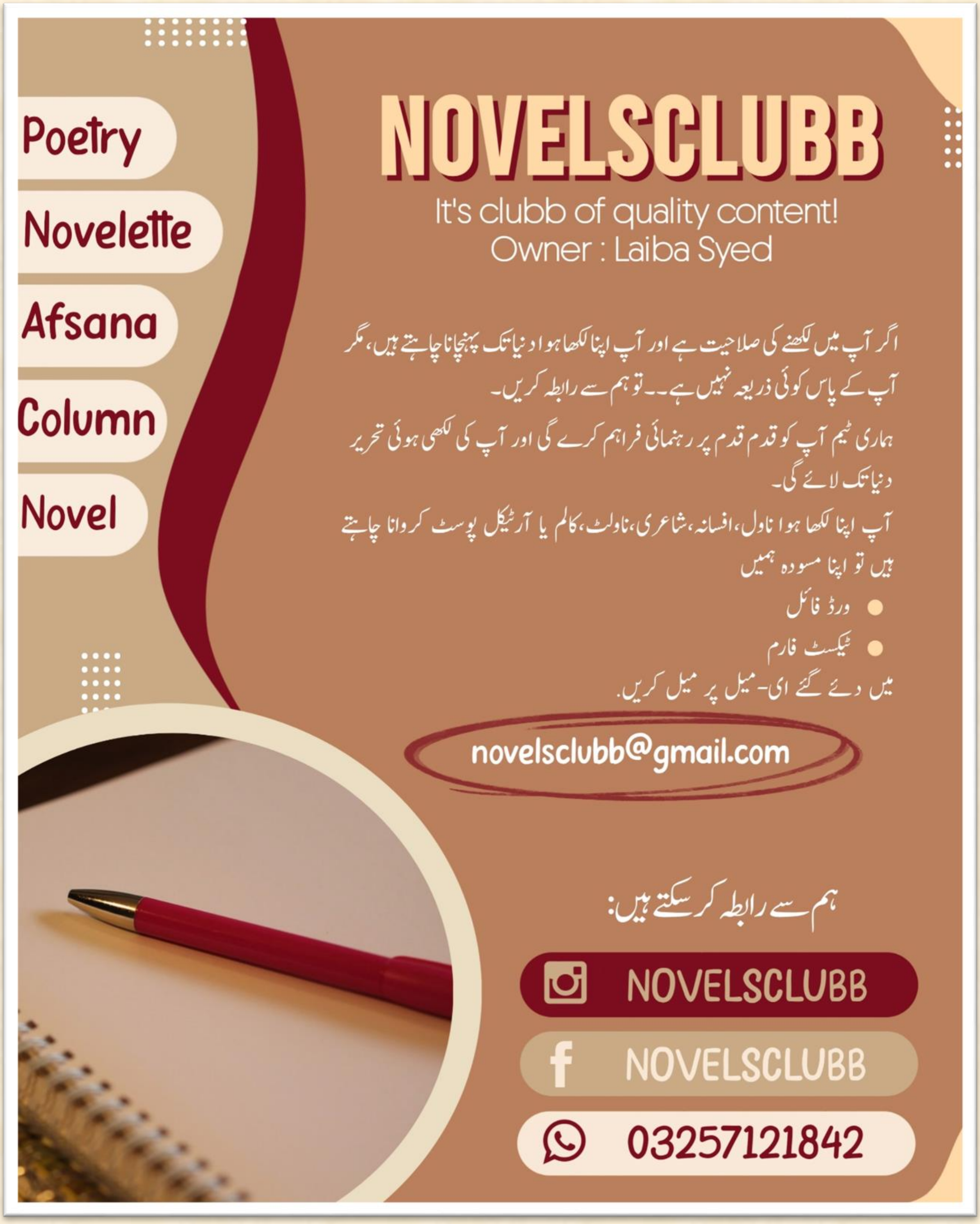
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

Clubb of Quality Content!

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 17 & 18

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دیر بعد رخسار اپنے گھر واپس آئیں، اور آتے ہی سرمد کے کمرے میں چلی گئیں۔

دروازے کی کلک سن کر سرمد نے فائل سے نظریں ہٹائیں۔ کمرے کی ہلکی روشنی میں سرمد کی چھوٹی سی پرچھائیاں دیوار پر پڑ رہی تھیں، مگر اس کی نگاہیں رخسار بیگم کی طرف مرکوز تھیں،

ممی... آپ کہاں گئی تھیں؟ میں آفس سے آیا تو خان بابا نے بتایا کہ آپ گھر نہیں ہیں۔

سرمد کی آواز میں بے چینی اور حیرت کا مرکب تھا، لیکن اس کی آنکھوں میں چھپی تشویش واضح تھی۔

رخسار بیگم بیڈ پر آکر بیٹھ گئیں۔ پھر تھکی ہوئی بوجھل آواز میں جواب دیا۔

"رابیل کے گھر"

سرمد کا دل رابیل کا نام سن کر ایک پل کے لیے زور سے دھڑکا اور پھر وہ چونک کر ماں کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا؟... آپ واقعی گئیں تھیں؟ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو۔"

رخسار نے آہستگی سے سر جھکایا، آنکھوں میں درد کی ہلکی لکیریں جھلک رہی تھیں گئی تھی، لیکن وہ... وہ اب وہ رابیل نہیں رہی جو تم جانتے تھے۔ بکھر گئی ہے... بہت ٹوٹ چکی ہے۔

سرمد کا دل یہ سن کر ڈوبتا جارہا تھا۔

کوئی بات ہوئی آپ کی اس سے؟؟

اس کے لہجے میں سوال کے ساتھ بے بسی کی ہلکی سی لرزش تھی، جیسے وہ پہلے ہی جانتا ہو کہ جواب کچھ آسان نہیں ہوگا۔

رخسار نے لمبی سانس لی، دل کی بھاری کیفیت کے ساتھ سر جھکایا، اور دھیرے دھیرے بولی

"کچھ نہیں... صرف خاموشی دی... بہت گہری، بہت زخمی خاموشی"

سرمد کے دل میں ایک عجیب سا درد اٹھا۔ جیسے کوئی دھات سے کٹ جائے اور خون کی پھواڑ نکلنے لگے۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، ہاتھ خود بخود فائل کو مضبوطی سے پکڑ گئے، لیکن دماغ میں صرف ایک خیال گھوم رہا تھا۔ رابیل

وہ کچھ لمحے کے لیے ساکت کھڑا رہا، سانسیں بے قابو ہو رہی تھیں، دل دھڑک رہا تھا، اور آنکھیں ماں کی طرف جمی رہیں۔ پھر اس نے آہستہ سے پوچھا، جیسے اپنی آواز کو اپنے دل کی دھڑکن کے ساتھ جوڑ کر بول رہا ہو۔

"ممی !! کوئی بات نہیں کی اُس نے ؟؟ کچھ تو بولا ہو گا ؟؟ اس کی مینٹل سٹیٹ کیسی ہے کچھ تو بتائیں۔"

رخسار بیگم نے سرمد کے سر پر ہاتھ رکھا، جیسے اسے سکون دینے کی کوشش کر رہی ہوں، مگر ان کے اپنے دل میں بھی بے بسی کی گہرائی چھپی ہوئی تھی۔

بیٹا... وہ وقت لے گی... بہت وقت... اور ہم سب کو صبر کرنا ہو گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے گہری سانس لی، مگر دل کی بے چینی کم نہ ہوئی۔اس کی نظریں کمرے کی کھڑکی سے باہر نکل کر دور زمین پر جمی تھیں، جیسے کہیں رابیل اس کا انتظار کر رہی ہو۔بے چین، پریشان،اور عجیب سی کشمکش میں مبتلا،

ممی آپ ایک کام کریں گی؟؟

بولو۔

''ممی پلیز کیا آپ روز رابیل سے ملنے جائیں گی؟ کیا روز اس کی خیریت پتہ کرنے اس کو واپس پہلے والی رابیل بنانے میں اس کے گھر جائیں گی؟؟ ممی اس کو اس ڈر اور خوف سے نکلنا ہے ممی۔''

''آپ سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی تو پھر میرا سوچے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی یہ سن کر کے وہ ٹھیک نہیں ہے۔پلیز ممی دعا کریں آپ وہ ٹھیک ہو جائے۔ ممی۔اس وقت اس کو رابیل کی فکر حد سے بڑھ کر ہو رہی تھی۔''

''میں کوشش کرونگی۔میں کوشش کرونگی اس کے پاس جانے کی اس سے باتیں کرنے کی۔اس ڈر اور خوف سے نکالنے کی۔''

جی ممی!! سرمد بس اتنا ہی بول پایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چلو میں اب چلتی ہوں۔ تم بھی آرام کرلو۔ رخسار بیگم بیڈ سے اٹھتے ہوئے آخری بار سرمد پر نظر دوڑا کر باہر کی طرف نکل گئیں۔

سرمد وہ کمرے میں اکیلا رہ گیا۔، دل کی ہر دھڑکن میں رابیل کا درد محسوس کر رہا تھا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی، صرف سرمد کی دھڑکن سنائی دے رہی تھی۔ مگر یہ خاموشی بھاری تھی، ایک آہٹ جس میں ماضی کے زخم، موجودہ فکر اور مستقبل کی امید سب شامل تھے۔

سرمد نے آخر کار فائل میز پر رکھ دی، اور ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کرلیں۔ وہ جانتا تھا، رابیل کا دل ٹوٹ چکا تھا، لیکن وہ بھی جانتا تھا کہ اسے دوبارہ مضبوط ہونے کے لیے وقت چاہیے۔ اور وہ وقت... اسے صبر کے ساتھ دینا ہوگا، چاہے دل کا ہر حصہ چیختا ہو۔

(*****)

دن کے وقت کی ہلکی دھوپ کمروں کے اندر داخل ہو رہی تھی، لیکن گھر کی فضا اب بھی بھاری اور سنّاٹے سے ڈھکی ہوئی تھی۔

چند دن گزر چکے تھے، مگر رابیل کی حالت وہی تھی، ایک آنکھیں خالی، دل بوجھل، اور روح پر ماضی کے زخموں کا سایہ۔

تسنیم اور آفتاب صاحب بھی کچھ دن پہلے اسلام آباد آ چکے تھے۔

بی جان، آفتاب اور تسنیم، سب اپنی اپنی سوچوں میں گھرے ہوئے تھے، لیکن ہر ایک کی نگاہیں بس رابیل کی طرف تھیں، جیسے کوئی لمحہ بھی اس کے درد کو کم نہ کر سکے۔

آفتاب صاحب نے آہستہ سے کہا

"ہم نے جلد بازی میں اپنی بچی کی زندگی برباد کر دی۔ ہمارا ایک فیصلہ اس کے دکھ کی وجہ بن گیا۔"

بی جان نے سر جھکایا، آنکھوں میں اداسی کے داغ تھے۔

"ہمیں کیا پتہ تھا آفتاب کہ ایسا ہو جائے گا۔ ہم نے تو وہ دیکھا جو ہمیں دکھایا گیا تھا۔ آئینہ کے پیچھے کی حقیقت کیا تھی، وہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔"

تسنیم خاموشی سے بیٹھ کر رابیل کو دیکھتی رہتی ہیں۔

تسنیم نے آفتاب کی بات پر آہستہ سر ہلاتے ہوئے کہا

"ماضی کی باتیں دہرانے سے بہتر ہے ہم رابیل کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ وہ گہرے صدمے میں ہے۔ جو ہونا تھا، وہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں کوئی بہتری ہو گی۔ ہمیں آگے کے لیے فکر مند ہونا چاہیے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان نے رابیل کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو تسنیم۔ ہمیں پچھلی باتوں سے نکل آنا چاہیے۔ جتنا انہیں یاد کریں گے یاد کر کریں گے، ہمیں ہی تکلیف ہو گی۔ بہتر یہی ہے کہ اللہ کی رضا سمجھ کر آگے بڑھیں۔

سب باتوں میں مصروف تھے جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ ملازم نے دروازہ کھولا، اور سامنے رخسار بیگم کھڑی تھیں۔

السلام علیکم،

وعلیکم السلام، آیئے بی بی، آیئے۔ ملازم نے دروازہ کھولا اور رخسار کو اندر لے آیا۔

ڈرائنگ روم میں آفتاب، تسنیم اور بی جان پہلے ہی بیٹھے تھے۔ وہ اندر آئیں تو ملازم نے انہیں ڈرائنگ روم میں لے کر چلا گیا۔

بی جان رخسار بیگم کو دیکھ کر حیران ہوئیں۔ پھر اپنی حیرانی کو کم کرتے ہوئے وہ رخسار بیگم سے خوش دلی سے ملیں۔ بی جان نے انہیں بیٹھنے کا کہا۔

سب سے رسمی سلام دعا کے بعد رخسار بیگم آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ ان کے چہرے پر سنجیدگی، آنکھوں میں کوئی فیصلہ چھپا ہوا تھا، اور لبوں پر ایک دھیمے عزم کی لکیریں۔

چند لمحے خاموشی رہی، پھر رخسار نے آہستہ لیکن پختہ لہجے میں کہا۔

مجھے معلوم ہے، یہ وقت باتوں کا نہیں...اور میں سمجھتی ہوں آپ سب کس کیفیت سے گزر رہے ہیں۔

سب نے حیرانی سے رخسار بیگم کی اس بات پر حیرت سے انہیں دیکھا کہ وہ کیا بات کرنے والی ہیں۔

میں گھوما پھرا کر بات نہیں کرونگی۔میں کافی دنوں سے رابیل کا حال احوال پوچھنے کی غرض سے آتی تھی لیکن آج میرا یہاں آنے کا مقصد کچھ اور ہے۔

تسنیم نے بی جان کی طرف دیکھا۔بی جان جو خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھیں کہ رخسار بیگم کیا کہنے والی۔

رخسار بیگم بولیں،

لیکن میں مجبور ہوں...مجھے ملک سے باہر جانا ہے مستقل طور پر۔اور میں اپنے سرمد کو اب اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔

سب نے حیرت سے اُن کی طرف دیکھا۔رخسار نے گہری سانس لیتے ہوئے بات جاری رکھی۔

"رابیل مجھے شروع دن سے پسند تھی۔ میں کب سے اس کا رشتہ مانگنا چاہتی تھی، لیکن جب پتا چلا کہ اس کی منگنی ہو چکی ہے، میں خاموش ہو گئی۔"

کمرے میں ایک لمحے کے لیے سناٹا چھا گیا، جیسے ہر لفظ ہوا میں معلق رہ گیا ہو۔

رخسار نے پھر دھیمے لیکن پختہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اب، میں دوبارہ آئی ہوں... رابیل کا ہاتھ مانگنے اپنے بیٹے سرمد کے لیے۔"

آفتاب، تسنیم اور بی جان کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی کا ملا جلا تاثر چھا گیا۔

آفتاب نے آخر کار، ضبط کرتے ہوئے، جواب دیا۔

دیکھیں، رخسار بیگم... ہماری بیٹی ابھی اُس حال میں نہیں ہے کہ ہم اس سے شادی جیسی بات کریں۔ اور ویسے بھی، ہم نے ابھی اس کے بارے میں کچھ سوچا ہی نہیں۔

"جی مجھے معلوم ہے۔ میں آپ کو جلد بازی میں فیصلہ کرنے کو نہیں کہہ رہی۔ میں بس چاہتی ہوں کہ آپ میری اس بات پر ایک دفعہ غور ضرور کریں۔"

چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ رخسار بیگم خاموشی سے اس لمحے کو محسوس کر رہی تھیں، جیسے ایک انسان کی محبت اور مقصدیت کی شدت کو پرکھا جا رہا ہو۔

آفتاب صاحب پھر بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''ہم پر جو گزر چکی ہے... ہم دوبارہ اُسی دکھ کو جگانے کے قابل نہیں ہیں۔ ہم مزید اپنی بیٹی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔''

رخسار خاموشی سے سب کی بات سن رہی تھیں۔ ان کی آنکھوں میں سمجھ بوجھ، ہمت اور ایک ماں کی محبت کا عکس تھا۔ وہ دھیرے سے بولیں۔

''میں سب سمجھتی ہوں۔ آپ کی تکلیف، آپ کی بے بسی... میں سب محسوس کر سکتی ہوں۔ مگر میرا بیٹا برا نہیں ہے... وہ رابیل کا سچّا ساتھی بن سکتا ہے۔''

کمرے میں ایک دیر تک سناٹا چھا گیا۔ ہوا جیسے رک گئی ہو۔ ہر آنکھ رخسار کی باتوں کو پرکھ رہی تھی، دل کی دھڑکنیں سُنائی دے رہی تھیں، اور سب کے دل میں ایک سوال کی گونج اٹھ رہی تھی۔

''کیا واقعی کوئی شخص اتنی سخت آزمائش کے بعد بھی اعتماد اور محبت کی بنیاد پر کوئی نیا آغاز کر سکتا ہے؟''

''ابھی ہم اس پر آپ کو کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ آپ ہماری طرف سے کوئی امید مت لگائیے گا۔ ہم نے آپ کی بات سنی۔ ہم آپ کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن اب رابیل کی شادی کا فیصلہ ہم اتنی جلدی نہیں کر سکتے۔ آفتاب صاحب نرمی سے بولیں۔''

Clubb of Quality Content

بی جان نے آفتاب کی بات پر آہستہ سر ہلا دیا، اور تسنیم بھی ایک لمحے کے لیے خاموشی سے دل کی رضامندی ظاہر کرنے کے لیے سر جھکایا۔ وہ سب جانتے تھے کہ اب جلد بازی میں کوئی فیصلہ رابیل کی زندگی کو دوبارہ نہ چھلنی کرے۔

"میں آپ لوگوں پر کوئی دباو نہیں ڈال رہی۔ میں بس چاہتی ہوں کہ ایک دفعہ اس بات پر غور کر لیا جائے۔ باقی آپ لوگوں کا ہر فیصلہ ہر جواب مجھے منظور ہوگا۔ رخسار بیگم نرمی سے بولیں۔"

تھوڑی دیر بعد رخسار بیگم واپس جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ سب کو خدا حافظ کہا اور ڈرائنگ روم سے باہر نکلی تو ایک بار رابیل کے کمرے کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں نہ صرف ماں کی محبت تھی، بلکہ ایک عزم بھی چھپا ہوا تھا، جیسے وہ دل کی گہرائی سے چاہتی ہوں کہ سب کچھ درست ہو جائے۔۔

پھر چپ چاپ گھر سے نکل گئیں۔

رخسار کے جانے کے بعد کمرے میں ایک سکوت چھا گیا، لیکن اب یہ سکوت خوف یا اداسی کا نہیں، بلکہ سوچ و سمجھ اور مستقبل کی ذمہ داری کا تھا۔ بی جان نے آہستہ سر ہلا کر کہا۔

"اب نہیں... اب ہم رابیل کے فیصلے میں جلد بازی سے کام نہیں لیں گے۔"

تسنیم نے بھی بی جان کی بات پر ہاں میں سر ہلایا۔

""ہمیں اسے وقت دینا ہو گا...اسے اپنے زخموں سے باہر آنے دینا ہو گا۔""

بی جان نے ان دونوں کی طرف دیکھا، آنکھوں میں اداسی اور سوچ کا ملا جلا عکس تھا، اور آہستہ سے سر ہلا دیا۔

تسنیم نے آنکھوں میں نمی چھپاتے ہوئے سر جھکا لیا۔

(*****)

رخسار بیگم کے جانے کے بعد لاونج میں آفتاب، تسنیم اور بی جان بیٹھے تھے، سب کے چہرے پر فکر اور بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ آنکھیں اداسی میں چھپی ہوئی تھیں، اور ہر ایک کا لب کسی کہی نہ جانے والی بات کی تڑپ میں ہل رہا تھا۔

آفتاب نے گہری سانس لی، اور دھیرے سے بات شروع کی، آواز میں فکر درد ایک ساتھ جھلک رہا تھا

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں رابیل کے مستقبل کا فیصلہ اب جلد بازی میں نہیں کرنا چاہیے۔ پہلے بھی ہم سے کچھ غلطیاں ہوئیں، لیکن اب وقت بدل چکا ہے۔ اب وہ ہماری چھوٹی غلطیوں کی بھینٹ نہ چڑھے۔

Clubb of Quality Content

تسنیم نے آہستگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا

بالکل، آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ ابھی رابیل مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی۔ ہمیں اسے وقت دینا ہوگا، کہ وہ خود اپنے زخموں کو سمجھ کر، اپنے درد سے گزر کر، اپنی راہ کا انتخاب کرے۔ ہم اسے مجبور نہیں کر سکتے۔

بی جان نے نرم لہجے میں بات جوڑی، آنکھوں میں ماضی کے احساسات اور موجودہ فکر کی لکیریں صاف دکھائی دے رہی تھیں

ہم سب نے رابیل کے لیے ہمیشہ اچھا چاہا ہے۔ اور اب بھی ہمارا مقصد وہی ہے، اسے سہارا دینا، اسے محفوظ رکھنا، مگر آہستہ اور سوچ سمجھ کر۔ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہ صرف اس کے لیے بلکہ ہمارے لیے بھی ناقابل واپسی ہو سکتا ہے۔

آفتاب نے کچھ دیر رابیل کی طرف نظریں جمائے رکھی۔ جو کمرے سے نکل کر خاموشی سے لاونج کے کونے میں آکر بیٹھ گئی تھی، آنکھوں میں اداسی اور دل میں چھپی ہلکی سی لرزش کے آثار کے ساتھ۔ اس کی شکل پر وہ خوف اور درد کا ملا جلا اثر تھا، جو ہر لمحہ اس کے وجود کو چھو رہا تھا۔ آفتاب کی آواز میں قدرے سنجیدگی اور محبت ایک ساتھ جھلک رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

یہ سب کچھ جو ہوا، اس نے رابیل کو بہت بدل دیا ہے۔ ہم اس کی زندگی کے اگلے مرحلے کا فیصلہ بغیر اس کی تیاری کے نہیں لے سکتے۔ ہمیں اسے وقت دینا ہوگا کہ وہ اپنے زخم بھرنے کا موقع پائے۔ ہم اس کے ساتھ ہیں، لیکن اس کا فیصلہ اس کا اپنا ہونا چاہیے۔ ہم رخسار بیگم کی کسی بات کا ذکر بھی رابیل سے نہیں کریں گے۔

تسنیم نے آفتاب صاحب کی طرف دیکھا مگر آنکھوں میں اب بھی تشویش چھپی ہوئی تھی۔

اب بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ رابیل یہ سمجھے کہ ہم اس کی کسی بات کو اہمیت نہیں دیتے۔ یا اس کی زندگی کے فیصلے اس کی مرضی کے بغیر کرتے ہیں۔

بی جان نے اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملا کر اور دل کی گہرائی سے کہا

بلکل!! آج اس واقعہ کو گزرے پندرہ دن ہونے کو ہیں لیکن ابھی بھی اس کے دل میں کہیں نہ کہیں وہ خوف ہے۔ اس واقعہ کے بعد وہ اکثر رات کو ڈر جاتی ہے۔ اب تو بلکل بھی اندھیرا میں نہیں رہ سکتی۔ غلطی سے بھی کمرے کی لائٹ مدھم ہو جائے یا اندھیرا چھا جائے تو فورا گھبرا جاتی ہے۔

جی بلکل بی جان۔ میں بھی یہی نوٹ کر رہی تھی کہ لائٹ مدھم ہو تو رابیل گھبرا جاتی ہے۔ پتہ نہیں کب اس کے دل سے یہ ڈر نکلے گا۔ تسنیم نے فکرمندی سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا انشاءاللہ! آفتاب صاحب بولے۔

رابیل جو خاموشی سے بس ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔

رابیل!! بی جان نے اُسے کب سے خاموش بیٹھا دیکھ کر آواز دی۔

جی بی جان۔ رابیل نے نظریں اٹھا کر بی جان کی طرف دیکھا۔

تم بھی کچھ بولو، کب سے خاموش بیٹھی ہوئی ہو۔ کوئی بات کرو۔

میں کیا بات کروں؟؟ بی جان۔ میرا اب کسی سے بات کرنے کو دل نہیں کرتا بی جان۔ وہ اداس ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔

کیوں رابیل؟؟ تسنیم اپنی جگہ سے اٹھ کر رابیل کے پاس آئیں اور اس کا سر اپنے کندھے کے ساتھ لگا لیا۔

پتہ نہیں ماما۔ میں سب کچھ بھولنا چاہتی ہوں مگر میرے ذہن سے کچھ بھی نہیں نکل رہا۔ میں جتنا سب خیالات کو جھٹکتی ہوں وہ اتنے مجھ پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی، آنکھیں بند کرتی ہوں تو لگتا ہے میں کسی سنسان جگہ پر ہوں۔ رابیل کی آنکھیں نم ہونا شروع ہوئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم آج کہیں باہر چلتے ہیں تا کہ تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے۔ کھلی فضا میں سانس لو گی تو سب اچھا لگے گا رابیل۔

باہر کا نام سن کر رابیل نے فوراً انکار کر دیا۔

نہیں ماما میں گھر پر رہوں گی میں ادھر سیف ہوں مجھے ادھر کچھ نہیں ہو گا۔ تسنیم کو رابیل کی یہ حالت دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔ان کی آنکھوں میں بھی نمی آگئی لیکن انہوں نے خود کو رونے سے روکے رکھا۔

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔ تم گھر پر ہی اپنے آپ کو بزی رکھو۔پینٹنگز بنانا شروع کر دو۔ تم کہتی تھی ناں کہ پینٹنگز کرنے سے تم ریلیکس ہو جاتی ہو۔ تو پینٹنگز بنانا شروع کر دو اس طرح تم زیادہ کسی بات پر توجہ بھی نہیں دے پاؤ گی۔

جی۔رابیل بس اتنا ہی بولی۔

آفتاب اور بی جان بھی رابیل کی ایسی حالت دیکھ کر اندر ہی اندر تڑپ رہے تھے۔ لیکن وہ رابیل کے سامنے اپنا آپ کمزور دکھا کر اُسے مزید پریشان نہیں کر سکتے تھے۔

(******)

گھر کے صحن میں شام اتر رہی تھی۔ مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔ سب نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوئے تھے۔ آفتاب صاحب بھی نماز پڑھ کر اندر داخل ہوئے تھے کہ دروزے پر دستک ہوئی۔،

ملازم نے دروازہ کھولا۔ سامنے رخسار بیگم کھڑی تھیں۔ ملازم نے انہیں اندر آنے کا کہا تو وہ اندر آگئی اور لان سے گزرتے ہوئے اندر ہال میں داخل ہوئیں۔

تسنیم شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔ بی جان اور آفتاب باہر لاونج میں بیٹھے تھے۔ اور رابیل اپنے کمرے میں پینٹنگز بنانے میں مصروف تھی۔

رخسار بیگم کی غیر متوقع آمد پر سب کے چہروں پر پریشانء کی لکیر ابھری۔

رخسار بیگم سلام کے بعد وہیں بی جان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں۔

میں جانتی ہوں آپ لوگ میرے یوں اچانک آجانے پر کئی سوالات سوچ رہے ہونگے۔ لیکن آج میں رابیل سے بات کرنے آئیں ہوں۔ اگر آپ لوگوں کی اجازت ہو تو کیا میں کچھ دیر رابیل سے اکیلے میں بات کر سکتی ہوں؟؟ رخسار بیگم کے چہرے پر سنجید گی تھی۔

تسنیم جو کچن میں تھیں۔ رخسار بیگم کی آواز سن کر باہر آئیں۔ بی جان نے آفتاب اور تسنیم کی طرف دیکھا جن کے چہرے تاثر بلکل سپاٹ تھے۔

رخسار بیگم سب کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر پھر بولیں۔

دیکھیں میرا رابیل سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔میں زیادہ دیر اُس سے بات نہیں کرونگی۔آپ لوگ میری سیچویشن سمجھنے کی کوشش کریں،اگر میری مجبوری نہ ہوتی تو میں یوں بار بار آپ کے گھر نہ آتی۔

بی جان کو رخسار بیگم کی بات سن کر تھوڑی سی بے چینی ضرور ہوئی لیکن پھر انہوں نے رخسار بیگم کو اجازت دے دی۔

آئیں میں آپ کو رابیل کے کمرے تک لے جاتی ہوں۔تسنیم جو صوفے کے پاس کھڑی تھیں بی جان کے اشارے پر انہیں رابیل کے کمرے میں جانے کے لیے کہا۔

رخسار بیگم صوفے سے اٹھیں اپنا بیگ وہیں چھوڑا،اور تسنیم بیگم کے پیچھے آہستہ آہستہ رابیل کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

رابیل کے کمرے تک چھوڑ کر تسنیم بیگم خود وہاں سے آگئیں تھی۔رخسار بیگم نے دروازہ ناک کیا۔رابیل جو صبح سے پینٹنگ کر رہی تھی سب کچھ کمرے میں بکھرا پڑا تھا۔خود وہ اپنی بنائی گئی پینٹنگ کو دیکھتی جارہی تھی۔اس نے ابھی پینٹنگ مکمل نہیں کی تھی۔ادھوری پینٹنگ دیکھ کر وہ پھر سے اُسے بنانے کا سوچ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آجائیں۔رابیل نے پینٹ کلر مکس کرتے ہوئے جواب دیا۔

رخسار بیگم کمرے میں آئیں تو کمرے میں ایک خاص خاموشی تھی۔ایک چھوٹی سی میز پر رنگ بکھرے پڑے تھے،کچھ برش خشک ہو چکے تھے،فرش پر نامکمل پینٹنگ پڑی ہوئی تھی۔

اور رابیل اپنے خیالوں میں گم،چپ چاپ برش کے ساتھ رنگوں کو ملا رہی تھی۔اس کے چہرے پر تھکن بھی تھی،مگر آنکھوں میں اب بھی کسی امید کی چھوٹی سی کرن باقی تھی۔

رُخسار بیگم نے دروازے کے قریب رک کر ایک لمحے کو اسے دیکھا۔پھر آہستہ سے قدم آگے بڑھائے۔ان کی چاپ اتنی مدھم تھی کہ وہ خاموشی کو چیرتی ہوئی بھی محسوس نہ ہو رہی تھی۔

رابیل نے جیسے ہی سر اٹھایا،دونوں کی نظریں ملیں۔رُخسار بیگم کی نگاہوں میں نرمی تھی۔۔

اور رابیل کی آنکھوں میں کئی سوالات تھے،یوں رخسار بیگم کا اچانک آنا اسے حیرت میں ڈال رہا تھا۔

رابیل نے رخسار بیگم کو دیکھا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

بیٹھ جائیں آنٹی!

رخسار بیگم چلتے ہوئے صوفے پر آکر بیٹھ گئیں۔رابیل بھی زمین سے اٹھ کر صوفے پر ان کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔رابیل نے کندھوں پر موٹی شال لے رکھی تھی۔بالوں کو جوڑے میں قید کرر کھا تھا۔

کیسی ہو رابیل؟؟رخسار بیگم نے خاموشی توڑی۔

میں الحمداللہ ٹھیک ہوں۔آپ سنائیں کیسی ہیں۔رابیل آج تھوڑی بہتر لگ رہی تھی۔

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔اور سناو کیا کرتی رہتی ہو سارا دن؟؟رخسار بیگم نے بات شروع کرنے سے پہلے ارد گرد کی باتیں کی۔

زیادہ کچھ نہیں۔بس پینٹنگز بنا کر ٹائم گزارتی ہوں۔رابیل رخسار بیگم سے نظریں ملا کر بولیں۔

رابیل، تمہیں پتا ہے، تمہاری مسکراہٹ کتنی خوبصورت ہے۔رابیل کو سنجیدگی سے جواب دیتے دیکھ کرنا چاہتے ہوئے بھی رخسار بیگم بول پڑیں۔

رابیل انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر تم مسکرا کر بات کرو گی تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔میں تو اُس رابیل سے ملنے آئی ہوں جو جب گھر آتی تھی تو پتہ چلتا تھا کہ گھر میں کوئی انسان بھی رہتا ہے۔رخسار بیگم مسکرا کر بات کر رہی تھیں۔

کس بات پر مسکراوں میں؟؟رابیل نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

رخسار بیگم کو اُس کے اس جواب کی امید نہیں تھی۔

بہت ساری وجوہات ہیں جن پر تمہیں مسکرانا چاہیے۔اکثر زندگی میں حادثے ہو جاتے ہیں۔لیکن اب ان حادثوں سے ہم اپنی آنے والی زندگی کو تو خراب نہیں کر سکتے ناں؟؟جو ہوا وہ اچھا نہیں ہوا تھا۔لیکن تمہیں خود کو اس ذہنی اذیت سے نکالنا ہو گا۔رخسار بیگم اُسے پیار سے سمجھا رہی تھیں۔

جو حادثے روح پر اثر کرتے ہیں وہ اتنی جلدی کہاں بھولائے جاتے ہیں آنٹی؟؟جسمانی تکلیف تو بھول جاوں لیکن وہ تکلیف جو میری روح میرے ذہن کو کچل گئی ہے اُس سے نکلنے کے لیے مجھے وقت لگے گا۔رابیل کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

رخسار بیگم خاموش ہو گئیں۔ان کے پاس رابیل کے اس سوال کا جواب نہیں تھا۔بغیر کسی تمہید باندھے انہوں نے اب جو بات کرنی تھی وہ کہی۔

Clubb of Quality Content

رابیل میں یہاں کسی مقصد سے آئیں ہوں۔رخسار بیگم رابیل کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔

رابیل چونکی۔

کیا مطلب؟

رخسار بیگم نے گہری سانس لیں اور بولیں۔

مجھے کچھ دنوں تک واپس کینڈا چلے جانا ہے۔وہاں پر میری کچھ ذمے داریاں ہیں جنہیں نبھانا ضروری ہے،اور سرمد یہاں اکیلا ہے،میں نہیں چاہتی کہ وہ اس وقت تنہا رہے۔پہلے حالات کچھ اور تھے،مگر اب سب بدل گیا ہے۔رخسار بیگم بہت نرمی سے بات کر رہی تھیں۔

رابیل نے نظریں جھکا لیں۔چند لمحے یونہی گزر گئے۔رُخسار کے چہرے پر انتظار کے آثار نمایاں تھے۔وہ جواب چاہتی تھیں،ایک لفظ،ایک اشارہ،کچھ بھی۔

آپ کیا چاہتی ہیں آنٹی؟؟رابیل نے نظریں اٹھا کر پوچھا۔

میں چاہتی ہوں کہ تم میرے سرمد سے شادی کر کے اُسے مکمل کر دو،تم اُسے واپس زندگی کی طرف لا سکتی ہو۔تم اُسے بہت ساری خوشیاں دے سکتی ہو رابیل۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔وہ کتنی آسانی سے کہہ رہی تھیں کہ میں اُن کے بیٹے سے شادی کرلوں،۔رابیل دل میں سوچ رہی تھی۔

آنٹی میں۔۔۔رابیل کچھ بولنے والی تھی جب رخسار بیگم نے اس کی بات کاٹ دی۔

تم نے جیسا سرمد کو دیکھا ہے وہ ویسا نہیں ہے رابیل۔وہ ایک بہترین ساتھ ثابت ہوگا۔یہ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں۔وہ کبھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچائے گا۔خود سے بڑھ کر تمہارا خیال رکھے گا۔

میں چاہتی ہوں کہ تم کوئی بھی فیصلہ مجھے سنانے سے پہلے میری ان باتوں پر غور ضرور کرنا۔تم انکار کردوگی تو میں تم سے زبردستی اقرار نہیں کرواں گی۔لیکن بس ایک بار،ایک بار تم سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

رابیل غور سے رخسار بیگم کی بات سن رہی تھی۔رخسار بیگم کے چپ ہو جانے پر وہ بھی کافی دیر کسی گہری سوچ میں مبتلا رہی۔وہ کچھ بھی نہ بھول سکی۔رخسار بیگم اُس کے پاس بیٹھی رہیں کہ وہ کچھ تو جواب دے گی۔

رابیل نے دس منٹ سوچنے کے بعد خاموشی توڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ اس بارے میں گھر والوں سے بات کریں۔جو وہ چاہیں گے،وہی میرا فیصلہ ہو گا۔بہت سوچنے کے بعد رابیل بولی۔

رُخسار بیگم کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔انہوں نے جھک کر رابیل کے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دیا۔

تم بس ایک بار ہاں کہہ دو... باقی سب ہم سنبھال لیں گے۔وہ پھر سے بولیں۔

گھر والے جو فیصلہ کریں گے میری بھی رضامندی اُسی میں ہو گی۔رابیل بولی۔

ٹھیک ہے،رخسار بیگم یہ کہہ کر صوفے سے اٹھ گئیں رابیل کو گلے لگایااور کمرے سے باہر نکل گئیں۔

رخسار بیگم لاونج میں آئیں تو ان کے چہرے پر خوشی دیکھ کر سب کو حیرانی ہورہی تھی۔

تسنیم نے میز پر چائے کے ساتھ کھانے کی کچھ چیزیں رکھیں۔

رخسار بیگم صوفے پر آ کر بیٹھ گئیں اور بات کا آغاز کیا۔

میں نے رابیل سے سرمد کے بارے،میں بات کی ہے وہ آپ لوگوں کی رضامندی چاہتی ہے۔اُس نے مجھے کہا ہے کہ جو آپ لوگوں کا فیصلہ ہو گا وہی اُس کا بھی ہو گا۔

یہ سن کر سب کے چہروں پر سوچ کے رنگ بدل رہے تھے۔کسی نے کچھ کہا نہیں،وہ بس خاموشی سے سنتے جا رہے تھے۔

کیا رابیل نے ایسا کہا ہے؟؟بی جان بولیں۔

جی!!اُس نے مجھ سے ایسا ہی کہا ہے۔میں آپ لوگوں سے بھی یہی امید رکھتی ہوں کہ آپ لوگ ایک بار غور کریں اس بات پر۔

ہمیں تھوڑا وقت چاہیے۔آفتاب صاحب بولیں

رُخسار نے مسکرا کر سر جھکایا،اور بولیں

میں منتظر رہوں گی آپ کے جواب کی،آپ لوگ جتنا چاہے وقت لے لیں لیکن میری اس امید کو توڑے گا مت۔ان کا لہجہ اب التجائیہ تھا۔

اب میں چلتی ہوں۔رخسار بیگم نے خاموشی سے صوفے سے بیگ اٹھایا،اور خدا حافظ بول کر چپ چاپ دروازے سے باہر نکل آئیں۔باہر شام مکمل ہو چکی تھی۔

(*****)

سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔سب کے چہروں پر فکر نمایاں تھیں کون بات کا آغاز کرے گا یہ وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر سوچ رہے تھے۔

آفتاب صاحب نے نوالہ توڑتے ہوئے ایک نظر رابیل کو دیکھا وہ جو پلیٹ میں کھانا ڈالے گھور رہی تھی اور سوچ سوچ کر ایک نوالہ لیتی اور کھاتی جا رہی تھی۔

آفتاب صاحب نے لمبی سانس لی ورد ھیرے سے رابیل کی طرف دیکھا۔ان کے چہرے پر نرمی تھی، مگر آنکھوں میں ایک باپ کی فکریں صاف جھلک رہی تھیں۔

آفتاب صاحب نے مسکراتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

رابیل تم نے کیا سوچا ہے رخسار بیگم کے فیصلے کے بارے میں؟؟

رابیل کا ہاتھ رک گیا،اُس نے آفتاب صاحب کی طرف دیکھا،ابھی وہ کچھ نہیں بول پائی۔خاموش رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل!!،ہم جانتے ہیں کہ یہ سب آسان نہیں۔تم بہت کچھ جھیل چکی ہو۔مگر اب وقت ہے کہ تم خود کے لیے کچھ فیصلہ کرو۔ہمیں تمہاری خوشی چاہیئے،باقی سب بعد کی باتیں ہیں۔اگر تم سمجھتی ہو کہ یہ ٹھیک ہے،تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔آفتاب صاحب نے تحمل سے بات کی۔

رابیل نے نظریں جھکالیں۔،جیسے کوئی اندرونی کشمکش ہو۔

تسنیم بیگم پھر آہستہ سے بولیں،

رابیل !!، کوئی بھی فیصلہ جلدی میں نہیں کرتے، مگر کبھی کبھی زندگی دوسرا موقع خود دیتی ہے۔ تم نے بہت وقت اداسی میں گزارا ہے۔ اگر واقعی تم سمجھتی ہو کہ سرمد کے ساتھ تمہارا مستقبل بہتر ہو سکتا ہے، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بی جان بھی رابیل کو خاموش دیکھ کر بولیں۔

میں تو یہی دعا کروں گی کہ اللہ تمہارے حق میں جو بہتر ہے وہی کرے۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں، بس تم مطمئن رہو۔ جو تم کہو گی وہی ہو گا، اگر تم انکار کرنا چاہتی ہو تو بتا دو۔ ہم تم پر کوئی زبردستی نہیں کریں گے۔

رابیل نے سر اٹھایا۔ باری باری تینوں کے چہروں کی طرف دیکھا، جن پر پریشانی صاف نظر آ رہی تھی۔ اگر رابیل ذہنی اذیت سے گزری تھی تو وہ لوگ رابیل کو ایسے دیکھ کر اُس سے بھی زیادہ اذیت میں تھے۔

ماما، بابا۔۔۔ رابیل نرمی سے بولی۔

میں نے بہت سوچا ہے۔ اگر میں اس غم سے باہر نہیں نکلوں گی تو ساری زندگی اداس رہوں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ سب میرے ساتھ پریشان رہیں۔ اگر آپ سب سمجھتے ہیں کہ یہ فیصلہ ٹھیک ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

رابیل کے اس فیصلے کے بعد کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

مطلب تم ہمیں اجازت دے رہی ہو کہ ہم اس رشتے کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟؟بی جان نرمی سے بولیں۔

جی بی جان!! مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ابھی یا کچھ عرصے بعد آپ لوگوں نے میری شادی کرنی تو ہے،تو پھر ٹھیک ہے اگر آپ لوگوں کو سرمد سر کا انتخاب میرے لیے درست لگتا ہے تو مجھے منظور ہے،

یہ سن کر تسنیم نے آفتاب صاحب کی طرف دیکھا،آفتاب صاحب نے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔بی جان نے آنکھیں بند کر کے زیرِلب کچھ پڑھا،شاید دعا یا شکر۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رابیل بات کر کے پھر سے فوراً نظریں جھکا گئی۔

تسنیم نے آگے بڑھ کر رابیل کا ہاتھ تھام لیا۔

اللہ تمہیں خوش رکھے،رابیل۔یہ فیصلہ تمہارے لیے نیا آغاز ہو سکتا ہے۔

آفتاب صاحب بی جان کی طرف دیکھ کر بولے۔

بی جان!!،شاید اب وقت ہے کہ ہم سب اس فیصلے کو کسی نتیجے تک پہنچائیں۔رابیل نے ہاں کہہ دی ہے،باقی سب اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔وہ انشاءاللہ بہترین کرے گا۔

بی جان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

ہاں، اللہ سب آسان کرے۔ بس نیت صاف ہو تو سب اچھا ہو جاتا ہے۔

رابیل کھانا وہیں چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف آ گئی۔

(*****)

رخسار بیگم اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے انہوں نے سرمد کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ سرمد دروازے پر آ کر رُکا، پھر آہستگی سے اندر داخل ہوا۔

رخسار نے چہرہ اُٹھایا۔

سرمد، میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں، سرمد بیڈ پر اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

جی ممی، بولیں۔

رخسار کے ہونٹوں پر ایک مطمئن سی مسکراہٹ اُبھری۔

میں آج رابیل کے گھر گئی تھی... تمہارے لیے رشتہ مانگنے۔

ایک لمحے کے لیے کمرے کی فضا جیسے رک گئی۔ سرمد کی سانس اٹک گئی۔ اُس نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا، پھر بھاری لہجے میں بولا،

ممی، سرمد بے بسی سے بولا،

میں نے آپ کو رابیل کے گھر اس لیے جانے کو نہیں کہا تھا میں چاہتا تھا کہ آپ اس کی ہر روز خیریت معلوم کریں اس کے ساتھ وقت گزاریں۔ آپ نے یہ کیا کر دیا؟؟

آپ کیوں گئیں تھی۔ سرمد کا لہجہ تھوڑا فکر مندی والا تھا۔

میں نے آپ سے کہا تھا نا، ایسا مت کیجیے گا۔ آپ کے یوں جانے سے رابیل کو یوں لگے گا جیسے ہم اُس پر ترس کھا کر رہے ہیں۔

رخسار کے چہرے پر نرمی کے ساتھ خفگی بھی اُبھر آئی۔

سرمد، تم جو چاہو سمجھ لو، مگر میں تمہیں یوں چپ چاپ تڑپتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں صرف چاہتی ہوں کہ تم خوش رہو۔

سرمد نے نظریں جھکا لیں، آواز میں غصے کی لہر تھی۔

ممی، آپ نہیں سمجھتیں۔ ہم ایسے کسی کے احساسات کو چوٹ نہیں پہنچا سکتے۔ رابیل کو تکلیف ہو گی۔ وہ کیا سوچیں گی میرے بارے میں۔

رخسار بیگم نے آہ بھری۔

تکلیف؟ بیٹا، محبت میں تکلیف تو ہوتی ہے، لیکن تمہارے دل میں جو رابیل کے لیے ہے وہ تمہارے انکار کرنے سے ختم نہیں ہو سکتا۔ وہ تمہیں پسند ہے نا، تو پھر کیا مسئلہ ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کچھ دیر خاموش رہا۔اس کے چہرے پر کئی احساسات آپس میں الجھ رہے تھے۔پھر وہ آہستہ سے بولا،

"ممی!!وہ مجھے صرف پسند نہیں ہیں۔میں نہیں جانتا محبت کو لفظوں میں کیسے سمیٹوں،کیونکہ پسند تو بہت چھوٹا لفظ ہے۔"

"اور میری حالت...میری کیفیت...میری محبت،وہ ان لفظوں سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ ممی،مجھے اُن سے محبت ہے۔ایسی محبت...جس نے مجھے سر سے پاؤں تک اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔مجھے کبھی کبھی سچ میں ڈر لگتا ہے۔"

کہ اگر ایک لمحہ بھی اُنہیں نہ سوچوں،اگر ایک پل کے لیے بھی اُن کا خیال میرے ذہن سے پھسل جائے۔تو شاید میں جیتے جی فنا ہو جاؤں۔

"وہ میری سوچ کا مرکز ہیں ممی!!میری زندگی کا وہ دائرہ جس سے باہر نکلنے کی میں خواہش بھی نہیں رکھتا۔"

ان سے باہر تو شاید روشنی بھی نہ پہنچتی ہو،میں کیسے نکل سکتا ہوں؟

"ممی!!وہ اگر میرے ساتھ،میرے پہلوں میں،میرے راستے میں،میرے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہو نگی۔تو میرا وقار آسمان تک اُٹھ جائے گا۔"

دنیا کے لیے میں انا بھی رکھ سکتا ہوں، اور غرور بھی، مگر اُن کے لیے،

میں اپنی ہر انا، ہر ضد، ہر غرور قربان کر دیتا ہوں۔

"وہ صرف اور صرف میری محبت کی حق دار ہیں، ممی!!"

"وہ بے پناہ محبت، جو میں نے کبھی کسی کو نہیں دی، جو شاید میں خود کو بھی نہیں دے سکا۔"

"میری سانسیں، میرا دل، میری سوچ، سب اُن کے گرد گھومتی ہے۔ وہی میری دنیا

ہے، اور وہی میری فنا، اور وہی میری بقا ہیں۔"

"ممی... مجھے اُن سے محبت ہے۔ اور شاید اسی لیے میں اُنہیں ہرٹ کرنے سے ڈرتا ہوں۔"

یہی وجہ ہے کہ میں نے کبھی اُن کے ساتھ شادی کا سوچا بھی نہیں، کیوں کہ میرا دل ڈرتا

ہے... کہ کہیں میرے بچپن کے زخم، میری اندر کی ٹوٹی ہوئی چیزیں، میری وہ تکلیفیں جو میں

نے برسوں سے دل میں چھپائی ہیں۔ کہیں وہ سب اُن تک نہ پہنچ جائیں،

اور میں انجانے میں اُنہیں تکلیف نہ دے بیٹھوں۔

"ممی... میں اُن سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اُنہیں اپنی کمزوریوں سے تکلیف دینے کا تصور بھی

برداشت نہیں ہوتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں اپنے غم اپنے اندر رکھ لیتا ہوں، بس اُن کی مسکراہٹ سلامت رہے، یہی میری سب سے بڑی چاہت ہے۔

لیکن ممی!

"مجھے ایک بات کا خوف اس سے بھی زیادہ ستاتا ہے: میں اُنہیں خود سے دُور سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں نہیں سہہ سکتا کہ وہ کسی اور کے ساتھ ہوں، کسی اور کی ہنسی میں ہنسیں، کسی اور کی زندگی کا حصہ بنیں۔"

یہ میرا سب سے بڑا خوف ہے، ممی، کہ میری محبت اتنی گہری ہے

کہ میں اُنہیں تکلیف بھی نہیں دینا چاہتا، اور اُنہیں کھونا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

Clubb of Quality Content

سرمد کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا،

"ممی!! میں نے خود کو روکا تھا۔ دل کو سمجھایا تھا کہ یہ راستہ میرے لیے نہیں ہے۔ ہر بار، ہر جذبے کو دبایا۔ خود پر جبر کیا،، اتنا کہ سانس لینا تک بھاری لگنے لگا تھا۔ لیکن پتہ نہیں کیوں، اُس کے لیے دل کے کسی کونے میں ایک نرم سا جذبہ، ایک خاموش سا پیار اُگتا گیا۔ آہستہ آہستہ، گہرا ہوتا گیا۔ کب وہ پسند سے محبت اور اب محبت سے دیوانگی کی حد تک شدت اختیار

کر چکی ہیں۔ مجھے کچھ نہیں معلوم۔"اُس کی آواز لرز رہی تھی۔ رخسار خاموشی سے اُسے دیکھتی رہی۔

ان سب سے تنگ آکر پھر ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس محبت کو دفن کر دوں گا۔ دل میں دفنا دیا، مگر اُس قبر کا کتبہ نہیں مٹا سکا۔ وہ اب بھی دل کی دیوار پر لکھا ہے، ہر دھڑکن میں اُس کا نام گونجتا ہے۔

"جب سُنا کہ اُس کی حالت میری وجہ سے ایسی ہوئی ہے، تو جیسے میرے دل کو کسی نے نوچ لیا ہو۔ سکون چھن گیا۔ ممی، مجھے اپنی ذات سے ڈر لگنے لگ گیا تھا۔"

ممی اگر میں نے اُن سے شادی کی، اور میں اُن کا خیال نہ رکھ سکا تو؟ اگر اُن کی آنکھوں میں خواب ہوں، اور میں خالی ہاتھ نکلوں؟ اگر میں اُن کی امید توڑ بیٹھا تو؟ اُن کو وہ سب نہ دے سکا جن کی وہ حقدار ہیں تو؟؟

وہ لمحہ بھر کے لیے رُکا، پھر مدھم آواز میں بولا

میں رابیل کا دل اپنی کمزوری سے نہیں توڑنا چاہتا، ممی۔ رابیل میری محبت ہے میں اُن سے شدت والی محبت کرنے لگ گیا ہوں۔۔ وہ بہت نازک ہیں، اُن کی آنکھوں میں جو اُمید ہے،

اُن کو توڑنے کا بوجھ میں نہیں اُٹھا سکتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے ممی کہ کہیں میں اُن کو ہرٹ نہ کر دوں۔

رخسار نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

سرمد، رابیل بہت اچھی لڑکی ہے۔ وہ تمہیں شادی کی خوبصورتی سکھا دے گی۔ آج تمہیں اس بندھن سے ڈر لگتا ہے، کل یہ رشتہ تمہارے جینے کی وجہ بن جائے گا۔ رابیل تمہارے سارے ڈر ختم کر دے گی۔ تم خود کو اس ڈر سے باہر نکالو۔ رابیل کا ہاتھ تھامو تمہیں سب اچھا لگے گا۔

سرمد نے کچھ نہیں کہا۔ اُس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ خاموشی طویل ہو گئی۔ پھر وہ اچانک بولا،

ممی میں انہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، اپنی وجہ سے تو بلکل بھی نہیں۔ میں اس رشتے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مجھے، شادی کے بندھن سے ڈر لگتا ہے۔ لیکن ممی جتنا میں ڈرتا ہوں، اُتنا ہی اُس میں اُلجھتا جا رہا ہوں۔ لیکن میں رابیل کے بغیر خود کو ادھورا سا محسوس کرتا ہوں۔

تمہیں رابیل سے محبت ہے مجھے بس اتنا معلوم ہے۔ باقی رابیل کی فیملی کا جو فیصلہ ہو گا ہم اس کے مطابق چلیں گے۔ لیکن میں پھر بھی تم سے کہوں گی کہ شادی کو لے کر جو تمہارے دل میں ڈر ہیں انہیں باہر نکال دو۔

سرمد خاموش رہا، پھر کچھ کہے بغیر بیڈ سے اٹھ گیا،، دروازے کی طرف بڑھا،اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

اے میرے مالک !! اگر یہ رشتہ میرے نصیب میں ہے، تو مجھے اتنا طاقتور بنا دیجیے کہ میں اُس کے ہر خواب کی حفاظت کر سکوں۔اس نے دل میں دعا کیا۔

(********)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رخسار بیگم کے کمرے سے آنے کے بعد سرمد صوفے پر بیٹھ گیا اور اپنی دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھ کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر کچھ سوچنے لگا۔ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں الجھی ہوئی، نگاہیں فرش پر گڑی ہوئی تھیں۔اُس کی سانسوں میں ایک بھاری پن تھا، جیسے وہ ہر سانس کے ساتھ کوئی یاد، کوئی خوف اندر کھینچ رہا ہو۔وہ زندگی کی تلخیوں سے پرے ایک ایسا انسان تھا جو خود کو محبت کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔

وہ بہت دیر تک یونہی خاموش بیٹھا رہا۔ دل میں ہزاروں الجھے ہوئے خیال بوجھ بن کر بیٹھے تھے۔ ایک خیال دوسرے کو کاٹتا، دوسرا تیسرے سے الجھتا، جیسے ذہن میں طوفان برپا ہو۔

اس نے دھیرے سے سر اُٹھایا، آنکھوں میں ایک گہرا سوال تیر رہا تھا۔

میری زندگی کی ہر محبت، ہر شادی کا انجام شکست میں کیوں بدلا؟ کیا میں رابیل کے دل کو بھی شکست دے دونگا؟؟ کیا رابیل کے دل کو بھی وہی زخم دوں گا جو خود اپنے اندر لیے پھر رہا ہوں؟

ایک تلخ مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر اُبھری، مگر وہ بھی فوراً بجھ گئی۔

یہ فکر اُس کے دل میں ہنوز موجزن تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ رابیل خوش رہے، مگر اپنی اندر کی گہرائیوں سے ڈرتا تھا کہ کہیں وہ اسے اسی بے یقینی اور درد کی گھاٹی میں نہ لے آئے۔

ممی کے رشتے لانے پر اس کی جھنجھلاہٹ میں ایک بے بسی بھی شامل تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ممی کی نیت خیر ہے، مگر کیا یہ فیصلہ رابیل کے لیے بہتر ہوگا؟

سرمد کے لیے یہ سب کچھ ایک ایسے چکر کی مانند تھا جہاں سے نکلنا مشکل تھا۔

کیا میں اُس کے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑ سکوں گا؟ یا پھر میری شکستگی اُس کے زخموں کو اور گہرا کر دے گی؟

کمرے میں خاموشی کے سوا کچھ نہیں تھا۔اُس نے آہستہ سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔رات کی نیلگوں روشنی میں آسمان پر چند بادل چھائے تھے، جیسے کسی نے چاند کو ادھورا کر دیا ہو۔

شادی، یہ لفظ مجھے کیوں پُر کشش نہیں لگتا۔

یہ مجھے کیوں ایک قید محسوس ہوتی ہے،ایک زنجیر جو روح پر باندھی جاتی ہے۔

میں نے زندگی میں کئی رشتے ٹوٹتے دیکھے تھے،وہ تعلقات جو کبھی محبت کے نام پر جڑے تھے،آخرکار نفرت کے شور میں بکھر گئے۔

سرمد نے آہستہ سے دل ہی دل میں کہا،

میں نہیں چاہتا کہ رابیل بھی میری کہانی کا ایک ادھورا باب بنے۔

اگر یہ رشتہ ناکام ہوا،تو صرف ایک رشتہ نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اُس کا یقین بھی ٹوٹ جائے گا۔

میں نے ہر بار دیکھا ہے کہ محبتیں کیسے تھک کر گر جاتی ہیں، وعدے کیسے بکھر جاتے ہیں، اور خواب کیسے حقیقت کے بوجھ تلے دم توڑ دیتے ہیں۔

کیا میں اس بندھن کو نبھا سکوں گا؟ کیا میں ایک بار پھر ناکامی کے اندھیرے میں گر جاؤں گا؟ اگر یہ شادی بھی ختم ہو گئی تو؟ اگر رابیل بھی میری کمزوریوں کا شکار بن گئی تو؟ میں اُس کے دل میں وہ زخم کیسے دیکھ سکوں گا جو خود میرے اندر اب تک ہرا ہے؟

اسکے سامنے ماضی کے منظر جیسے دھندلے پردے پر چلنے لگے۔

ماں اور باپ کی لڑائیاں، وہ چیخیں جو بچپن میں دیواروں سے ٹکرا کر اُس کے دل میں اُتر گئی تھیں۔ کسی رشتے کا ٹوٹنا، اور اُس کے بعد کی خاموشی، وہ خاموشی جو برسوں اُس کے ساتھ رہی۔

سرمد نے آنکھیں بند کیں۔ دل میں ایک خاموش دعا گونجی۔

اے خدا، اگر یہ رشتہ میری زندگی کا امتحان ہے، تو مجھے اتنا مضبوط بنا دے کہ میں اس کی کمزوری نہ بنوں۔

وہ خود سے لڑ رہا تھا۔ اُس کے اندر ایک طرف ڈر تھا، دوسری طرف جذبہ۔

ایک طرف ماضی کا سایہ، دوسری طرف رابیل کی مسکراہٹ کی جھلک۔

اُس نے سر جھکایا، دل میں ایک فیصلہ جیسے آہستہ آہستہ شکل لینے لگا۔

میں اگر اپنی خوشی نہیں مانگ سکتا، تو کم از کم کسی اور کی خوشی کا سبب تو بن سکتا ہوں۔

میں اپنے خوف کے ساتھ جینا سیکھ لوں گا، بس خدا کرے کہ اُس کے دل میں میری وجہ سے کوئی درد نہ آئے۔

اُس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

خاموشی ایک بار پھر غالب آ گئی، مگر اس خاموشی میں ایک ان دیکھی دعا گھل گئی۔

دوسری طرف، شہر کے دوسرے کنارے پر، رابیل بھی اپنے کمرے میں کھڑی کی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اُس کے چہرے پر چاندنی کی ہلکی سی روشنی پڑ رہی تھی، جو اس کی آنکھوں میں چھپے اداس سوالوں کو نمایاں کر رہی تھی۔ باہر ہوا چل رہی تھی، مگر اس کے اندر خاموشی تھی۔ ایک ایسی خاموشی جس میں دل کی دھڑکنیں بھی ڈوب رہی تھیں۔

اُس کی آنکھیں کہیں دور دیکھ رہی تھیں، مگر ذہن سرمد کی یادوں میں اٹکا ہوا تھا۔

وہ سوچ رہی تھی،

کیا محبت واقعی کسی زندگی کو بدل سکتی ہے؟ یا یہ صرف ایک دھوکہ ہے جو ہر بار نیا لباس پہن کر آتا ہے؟

محبت۔۔۔ یہ لفظ کبھی کتنا حسین لگتا تھا، مگر اب اس میں خوف چھپا ہے۔ ہر بار جب میں نے دل کھولا، کسی نے اُس پر دروازہ بند کر دیا۔ ہر وعدہ، ایک دھوکہ بن کر لوٹا۔ کیا میں اب بھی کسی پر یقین کر سکتی ہوں؟

اُس کے ہونٹ لرزے۔ دل چاہا کہ رو لے، مگر آنسو جیسے کہیں رُک گئے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محبت۔۔کیا واقعی ایک بار پھر ممکن ہے؟ یا پھر میں صرف ایک سایہ بن کر رہ گئی ہوں، جو کسی روشنی کا یقین نہیں کر سکتا؟

کیا میں کسی سے دل لگا سکتی ہوں جب میرے دل میں بس خالی پن اور خوف رہ گیا ہے۔

چاندنی اس کے چہرے پر ٹھہری رہی۔دل میں ایک سوال بار بار گونج رہا تھا،

اگر میں شادی کر بھی لوں، اور دل سے محبت نہ کر سکوں، تو کیا زندگی کا یہ سفر کبھی خوشگوار ہو پائے گا؟

رابیل کے چہرے پر سکون نہیں تھا، صرف تھکن تھی۔ایک ایسی تھکن جو جسم کی نہیں، دل کی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دھیرے سر دیوار کے ساتھ سر ٹکائے سوچنے لگی،

زندگی نے مجھے محبت کے نام پر کیا دیا؟ چند یادیں، دھوکے، اور ایک نہ ختم ہونے والا خلا۔لوگ کہتے ہیں محبت زندگی بدل دیتی ہے، مگر میرے لیے محبت نے بس سب کچھ چھین لیا۔

ہر بار جب میں نے دل پر یقین کیا، کسی نے اُس یقین کو روند ڈالا۔

اگر میں دوبارہ محبت کر بیٹھی، اور وہ بھی دھوکہ نکلی، تو کیا بچے گا میرے پاس؟ دل تو پہلے ہی زخموں سے بھرا ہے، اب ایک اور زخم شاید برداشت نہ ہو پائے۔

اُس نے آہستہ سے سانس لی۔

محبت کے آغاز میں ہی شک کیوں سرایت کر جاتا ہے؟

کیوں دل ماننے سے پہلے ہی ڈر جاتا ہے؟

کیا محبت واقعی اتنی نازک ہے کہ ایک یاد، ایک خاموشی، ایک غلط فہمی اسے ختم کر سکتی ہے؟

رابیل کے لب تھوڑے سے کانپے۔

محبت شاید صرف اُن کے لیے خوبصورت ہے جنہیں بدلے میں محبت مل جاتی ہے۔

میرے لیے تو یہ لفظ صرف ایک آزمائش ہے، ایک ایسی آگ، جس میں جل کر بھی روشنی نہیں ملتی۔

میں کسی پر بھروسہ کرنا چاہتی ہوں، مگر ڈر لگتا ہے۔ ڈر کہ کہیں یہ بھروسہ میرا آخری سہارا نہ توڑ دے۔

اُس کی نظریں دھندلا گئیں۔

محبت کا خوف رابیل کے دل میں ہے، مگر اُس خوف کا عکس سرمد کے دل میں بھی چھپا ہے۔

ایک ڈر کہ کہیں وہ بھی اُس زخم کا سبب نہ بن جائے جسے بھرنے کا وہ خواب دیکھتا ہے۔

محبت کی یہ کہانی ابھی شروع نہیں ہوئی، مگر دلوں کے اندر اُس کے آثار جاگنے لگے ہیں۔

ایک کہانی جو دو ٹوٹے ہوئے دلوں کی گہرائیوں میں لکھی جا رہی ہے۔ جہاں محبت خوف سے لپٹی ہوئی ہے، اور امید خاموشی سے مسکرا رہی ہے۔

ایسی دعا جو دونوں دلوں کے بیچ کہیں جا کر ٹھہر گئی، جیسے قسمت کے کسی صفحے پر ان کے نام ساتھ لکھے جا چکے ہوں۔

اور یوں، دو دل اپنی اپنی تنہائیوں میں بیٹھے، ایک دوسرے کے احساس میں گم، آنے والے کل کے خوف اور امید کے درمیان جھولتے رہے۔

ایک آغاز، جو ابھی ہوا نہیں تھا، مگر دونوں کے دلوں میں دھڑکنے لگا تھا

(*****)

بلڈنگ کی دسویں منزل پر کانفرنس روم میں بزنس ٹائیکونز کا مجمع لگا ہوا تھا۔ لمبی میز کے دونوں جانب مہنگے سوٹوں میں لپٹے مرد بیٹھے تھے۔ میز پر لیپ ٹاپ، فائلیں، کافی کے مگ، اور اسکرین پر اعداد و شمار کی بھاگتی لکیریں، سب کچھ جدید، چمکدار اور بے جان۔

Clubb of Quality Content

سرمد اپنی کسی میٹنگ کے سلسلے میں یہاں آیا تھا۔وہ ٹیبل کے سینٹر میں پروفیشنل انداز میں بیٹھا اپنی سوچوں میں گم تھا۔ابھی میٹنگ شروع ہونے میں تھوڑا وقت باقی تھے۔سب بزنس مینز آپس میں باتیں کرنے لگیں۔

ایک بزنس مین نے ہنستے ہوئے فائل بند کی۔رمیز کی بات چلی تو اُس کے ہونٹوں پر طنزیہ ہنسی پھیل گئی۔سب کا آجکل یہی ٹاپک تھا رمیز اور دلاور اور نگزیب کے کارنامے۔

ایک بزنس مین دوسرے سے مخاطب ہو کر بولا،

وہ رمیز...وہ کیا سمجھتا تھا خود کو؟ کوئی مسیحا؟ دیکھا انجام اُس کا؟ غیر قانونی کھیل کھیلنے نکلا تھا، اور انجام کیا نکلا موت۔موت بھی کیسی باپ کے ہاتھوں مارا گیا۔

دوسرا بزنس مین چمکدار گھڑی دیکھتے ہوئے بولا،

سچ کہتے ہیں، جو اپنا اصل بھول جائے، زمانہ اُسے مٹی میں ملا دیتا ہے۔

سب کے قہقہے فضا میں پھیل گئے۔کانفرنس روم میں طنزیہ آوازوں کی بازگشت گونجنے لگی۔

پچھلے دس منٹ سے لگاتار سب رمیز کے خلاف بولتے جارہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کے ہاتھ مٹھیوں میں بند ہو گئے۔انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے۔اُس کے اندر کچھ ٹوٹنے لگا۔وہ ان سب کی باتوں کو بڑی مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔

پھر تیسرا بزنس مین مسکرا کر بولا،

ویسے اُس کی کہانی تھی بڑی فلمی۔

سرمد کا ضبط ٹوٹا،اُس نے میز پر زور سے ہاتھ رکھا۔سب چونک کر اُٹھ بیٹھے۔

سرمد اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔چہرہ سرخ،آنکھوں میں غصے کی بجلی۔

بس کرو!تم لوگوں کے لیے ایک مرنے والا انسان مذاق ہے؟مرنے والے کو تو چھوڑ دو۔تم لوگ کون ہوتے ہو کسی کے مرنے کے بعد اُس کو ڈسکس کرنے والے۔

Clubb of Quality Content

سب حیرت سے سرمد کو دیکھ رہے تھے،کہ اسے اچانک کیا ہو گیا ہے۔

ایکسکیوزمی مسٹر سرمد۔ہم آپس میں بات کر رہے ہیں۔آپ کو غصہ کرنا بنتا نہیں۔یہ ہمارا مسئلہ ہے ہم کس کو ڈسکس کریں یا کس کو نہیں۔ایک بزنس مین سرمد کو دیکھ کر بولا۔

انسانیت بھی ایک چیز ہوتی ہے جو شائد آپ لوگوں کے اندر نہیں ہے۔پیسہ تو آپ لوگوں نے خوب کما لیا مگر انسانیت نہ کما سکے۔افسوس ہے مجھے تم لوگوں کی سوچ پر۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔کسی کو سانس لینے کی ہمت نہ ہوئی۔

اور ایک آخری بات، جس میٹنگ میں آپ جیسے بے حس لوگ موجود ہونگے مجھے وہاں اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرنا۔آپ لہوگ اپنے بزنس پلانز ایک دوسرے کے ساتھ شئیر کریں۔میں اب اس میٹنگ کا مزید پارٹ نہیں بن سکتا،

یہ میٹنگ فیوچر میں آپ کو فائدہ دے گی مسٹر سرمد۔دوسرا بزنس مین سرمد کے میٹنگ سے جانے والی بات سن کر بولا،

مجھے اپنے آپ کو اوپر اٹھانے کے لیے آپ جیسے سہاروں کی ضرورت نہیں ہے۔اس میٹنگ کے بغیر بھی میرا بزنس اتنا گرو کررہا ہے کہ مجھے ان سب کی ضرورت نہیں۔

اچانک کسی کے کال کرنے پر میٹنگ ہیڈ اندر آیا۔

سوری مسٹر سرمد فاردس بی ہیویر آف مائی کلائنٹس۔

آپ پلیز غصہ نہ کریں میٹنگ بس شروع ہونے والی ہے۔دراصل سرمد کا نام انٹرنیشنل لیول پر کافی جانا جاتا ہے اس لیے اس کو یہاں میٹنگ میں بلانے کا مقصد ہی میٹنگ ہیڈ کا یہ تھا کہ ان کے جو کچھ انٹرنیشنل پینڈنگ پروجیکٹ ہیں وہ سرمد کے ذریعہ انہیں مل جائیں اس لیے وہ سرمد کو جانے سے روک رہا تھا۔

سوری۔آئی ہیو ٹو گو۔

Clubb of Quality Content

سرمد نے اپنی کرسی پیچھے دھکیلی، کوٹ اٹھایا، اور دروازہ زور سے کھول کر باہر نکل گیا۔

باہر کی ٹھنڈی ہوا اُس کے چہرے سے ٹکرائی۔

سرمد لفٹ سے نیچے آیا، پارکنگ میں پہنچا، گاڑی کا دروازہ کھولا، اور اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھ کر کچھ لمحے یونہی بیٹھا رہا۔

پھر تھوڑی دیر بعد اُس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ پورے راستے وہ عجیب کشمکش میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی شہر کے شور سے نکل کر ویرانے کی طرف مڑ گئی۔

راستے میں دھوپ سردی کے باوجود نرم لگ رہی تھی۔ درختوں کی پتیاں ہلکی ہوا میں جھول رہی تھیں، جیسے موسم بھی اس کے اندر کے ہنگامے کو سمجھ رہا ہو۔

سرمد کے لب حرکت میں آئے۔

پتہ نہیں کیوں... آج وہ سب برداشت نہیں ہوا۔ شاید میں تھک گیا ہوں۔ یا شائد تمہارا کیا گیا جو مجھ پر احسان ہے وہ مجھے تمہارے بارے میں کچھ برا سننے ہی نہیں دیتا۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی قبرستان کے باہر رکی۔ سرمد نے دروازہ کھولا باہر قدم رکھا، ایک لمبا گہرا سانس لیا اور قبرستا سے آگے بڑھا۔، دھوپ میں چمکتی قبریں۔ فضا میں ایک پُر سکون خاموشی تھی، جو روح کو چھو لیتی ہے۔

سرمد آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا رمیز کی قبر کے نزدیک پہنچا۔ قبر کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا۔ کچھ دیر کھڑا رہا، پھر جیسے ٹانگوں سے سکتہ ختم ہو گیا ہو، زمین پر بیٹھ گیا۔

اس کی آواز بھرا گئی۔

مجھے تب نفرت ہوئی تھی، جب تم غیر قانونی کاموں میں پڑے تھے۔

میں تم سے نفرت کرتا تھا، رمیز۔ کیونکہ تم ظلم کرنے والوں میں شامل تھے۔

مگر پھر جب پتہ چلا کہ تم میرے سوتیلے بھائی ہو... تو دل جیسے اپنی ضد سے تھک گیا۔

میں لاکھ کہوں کہ جس باپ کا خون میری رگوں میں ہے، میں اُسے پسند نہیں کرتا،

مگر وہی خون تمہاری رگوں میں بھی تو ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اُس آدمی سے نفرت کرتا ہوں،

لیکن تم سے نہیں۔ مجھے غرض ہے تو صرف تم سے۔

سرمد کے ہاتھ مٹی پر ٹھہر گئے۔ وہ دھیمی آواز میں بولا،

پھر تم نے وہ سب کچھ کیا، جو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ تم نے اپنی جان دے دی

اور میں؟ میں بس دیکھتا رہ گیا۔

اُس کے سینے سے سسکی اُٹھی۔

شاید تمہاری موت کے بعد میرے دل سے تمہاری نفرت ختم ہو گئی ہے، رمیز۔

سرمد کافی دیر اُس کی قبر کے نزدیک بیٹھا رہا۔اُس نے فاتحہ پڑھی رمیز کے لیے دعا کی۔اور خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

(*****)

رخسار بیگم ٹی وی دیکھ رہیں تھیں، جب سرمد گھر آیا۔سرمد گھر آتے ہی لاونج میں آکر بیٹھ گیا۔اس سے پہلے کہ رخسار بیگم اُس سے کچھ پوچھتیں۔ان کا فون بجا۔

رخسار بیگم نے نمبر دیکھا تو رابیل کے گھر کا تھا۔ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور پھر انہوں نے کال اٹھائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سلام دعا ہوئی تو بی جان نے بات شروع کی۔

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ آج شام آپ اور سرمد کھانے پر آجائیں، رشتے کو لے کر کچھ باتیں کرنی ہیں۔فون پر بات کرنے سے بہتر ہے آمنے سامنے بیٹھ کر بات ہو جائے۔

رخسار بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ برقرار رہی۔

"جی جیسا آپ لوگ مناسب سمجھیں۔ہم آج ہی آجائیں گے۔رخسار بیگم نرمی سے بولیں۔"

ہم آپ لوگوں کا انتظار کریں گے۔

پھر فون بند ہو گیا۔

رخسار بیگم کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے نگاہ سرمد کی طرف ڈالی، جو خاموش بیٹھا صوفے سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

رخسار بیگم نے دھیرے سے کہا،

سرمد!!

جی ممی!! سرمد نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جواب دیا۔

تیار رہنا، آج رات رابیل کے گھر جانا ہے۔ رخسار بیگم بولیں۔

سرمد نے آنکھیں کھولیں۔ رخسار بیگم کی طرف دیکھا اور بولا،

کیوں؟؟

اُن لوگوں نے رشتے کی کوئی بات کرنی ہے۔ رخسار بیگم خوشی سے بولیں۔

اچھا!! سرمد نے سرسری سا جواب دیا۔

جاو اب تم آرام کر لو پھر شام کو نکلنا بھی ہے۔ سرمد ہاں میں سر ہلاتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں جاتے ہی اُس نے کوٹ اٹھا کر صوفے پر رکھا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔ آنکھیں موند لیں۔

ایک لمحے کے لیے اُس کے ذہن میں رابیل کا خیال آیا، آج اُس نے اس خیال کو نہیں جھٹکا تھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے مسلسل رابیل کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔ رابیل کے بارے میں سوچتے سوچتے وہ کب نیند کی گہرائیوں میں چلا گیا، اُسے نہیں معلوم۔

(*****)

آج پہلی بات سرمد رابیل کے گھر آیا تھا۔ ویسے وہ کئی دفعہ اُسے باہر چھوڑ کر ہی چلا جاتا تھا۔ آج پہلی دفعہ رابیل کے گھر آ کر اُس کے دل میں بے چینی بڑھنے لگی۔ ایک دفعہ اس کا دل زور سے دھڑکا؛۔ پھر اُس نے خود کو کمپوز کیا، اور سکون سے گہری سانس لی۔

سب لوگ آپس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے مگر سرمد کے دل میں ایک ہلچل مچی جیسے وہ رابیل کو تلاش کر رہا ہو۔

سب کمرے میں موجود تھے سوائے رابیل کے۔ وہ کافی دیر اُس کے آنے کا انتظار کرتا رہا، پھر جیسے اُس کا انتظار ختم ہوا۔

Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد رابیل کمرے میں داخل ہوئی۔ڈارک بلیو کلر کا سوٹ پہنا تھا اُس نے جس کے گلے اور سائیڈ پر ہیوی امبرائیڈری ہوئی تھی۔سردی سے بچنے کے لیے اس نے بلیو کلر کی ہی شال کندھے پر لی تھی۔بال کھلے ہوئے تھے لیکن کیچر میں مقید تھے۔

وہ آج پہلے سے زیادہ پر سکون لگ رہی تھی، جیسے بہت دنوں کے بعد دل نے پہلی مرتبہ سانس لی ہو۔

سرمد کا دل ایک پل کو دھڑکنا بھول گیا۔

اس نے نگاہ جھکائی، مگر لمحہ بھر کے لیے اس کی آنکھیں رابیل کی آنکھوں سے مل گئیں، وہی آنکھیں جن میں پہلے اداسی کا سمندر تھا، اب وہاں ایک مدھم سی روشنی تھی۔وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی سرمد اٹھ کھڑا ہوا، وہ اُس کے احترام میں کھڑا ہوا تھا۔بی جان کے علاوہ باقی کسی نے بھی سرمد کی اس حرکت پر غور نہیں کیا تھا۔

رابیل نے سلام کیا، سب کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔۔رابیل کے بیٹھنے کے بعد سرمد بھی اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

کچھ دیر تک صرف ہلکی بات چیت اور قہقہے گونجتے رہے۔چائے کے کپ رکھے گئے، بی جان نے چائے کا کپ سرمد کی طرف بڑھایا۔

Clubb of Quality Content

پھر آفتاب صاحب نے مسکراتے ہوئے گفتگو کا رخ سنجیدہ کیا۔

آج ہم نے آپ لوگوں کو یہاں ایک اہم فیصلے کے لیے بلایا ہے۔

آفتاب صاحب نے ایک لمحے کو سب کے چہروں کی طرف دیکھا۔

سرمد کی نگاہیں رابیل پر جمی ہوئی تھیں۔وہ اس کی ہر حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔رابیل سامنے والے صوفے پر بی جان کی ایک سائیڈ پر بیٹھی تھی،دوسری طرف رخسار بیگم تھیں۔ دوسرے سامنے والے صوفے پر آفتاب صاحب سرمد اور تسنیم بیگم بیٹھے تھے۔رابیل اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑ رہی تھی۔ سرمد کی نظریں اُس کے ہاتھوں پر تھی۔وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا وہ نروس ہو رہی ہیں؟؟ سرمد نے خود سے سوال کیا۔

کیا وہ اس رشتے کے لیے دل سے راضی ہیں؟؟ یا پھر گھر والوں کی مرضی؟؟ ایسی بہت ساری سوچوں نے سرمد کو آن گھیرا تھا۔

آفتاب صاحب کی آواز سن کر سرمد نے رابیل سے نظریں ہٹا کر آفتاب صاحب کی طرف کیں لیکن پھر بھی اُس کا دھیان رابیل پر ہی تھا۔

ہم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ہم اس رشتے کو ایک رسمی شکل دیں۔

آپ سرمد کے لیے ہماری بیٹی کا رشتہ مانگنے آئیں تھیں تب ہم لوگ اس پر کوئی خاص بات نہیں کر سکے تھے۔ مگر آج سب کی رضامندی سے میں چاہتا ہوں کہ سرمد اور رابیل کا رشتہ کر دینا چاہیے، آفتاب صاحب رخسار بیگم سے مخاطب ہوئے

بی جان نے بات آگے بڑھائی۔

ہم نے رابیل کو کافی دنوں تک دیکھا، پرکھا۔اس کے دل کی کیفیت سمجھی ہے۔وہ آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے،

پھر بی جان سرمد سے مخاطب ہوئیں۔

اور شاید یہ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ تم جیسے خاموش اور سمجھدار لڑکے کے نصیب میں لکھی گئی۔

سرمد کی نظریں بے اختیار رابیل کی طرف اٹھیں جو ابھی بھی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔اُس کے بال کیچر سے نکل کر اس کے چہرے پر آرہے تھے جسے وہ بار بار پیچھے کرتی جارہی تھی۔اور اُس کی یہ حرکت سرمد کو ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔

کمرے میں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔سب کے چہروں پر نرمی تھی، جیسے دلوں کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آفتاب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا،

ہم نے سوچا ہے کہ ڈائریکٹ نکاح ہی کریں۔ یہ بات پکی اور منگنی سے بہتر ہے ہم اپنی بیٹی کا نکاح کردیں۔

نکاح کا سن کر رابیل کی نظریں بے اختیار سرمد کی طرف اٹھیں، سرمد جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ رابیل نے یوں سرمد کو دیکھ کر فوراً سے اپنی نظریں اُس کے چہرے سے ہٹالیں۔ رابیل کی اس حرکت پر سرمد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

آفتاب صاحب بولتے جارہے تھے۔ سوائے سرمد کے باقی سب ان کی باتوں کی طرف متوجہ تھے۔

ہم نے سوچا ہے کہ نکاح بالکل سادگی سے کیا جائے۔ کوئی شور نہیں، کوئی دکھاوا نہیں۔

رخسار بیگم کی آنکھوں میں نمی آئی۔

یہ وہ لمحہ تھا جس کے لیے وہ برسوں سے اپنے بیٹے کے چہرے پر سکون تلاش کر رہی تھی۔

سرمد چند لمحوں تک خاموش رہا۔

پھر بی جان نے سرمد سے اس نکاح کے بارے میں پوچھا۔

سرمد دھیرے سے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بی جان، میرے لیے یہی کافی ہے کہ رابیل مطمئن ہوں۔میں تو صرف یہ چاہتاہوں کہ وہ سکون سے رہیں۔اگروہ نکاح کرنا مناسب سمجھتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔اورا گروہ نکاح سے پہلے کوئی چھوٹی رسم کرناچاہتی ہیں۔نکاح کے لیے وقت لیناچاہتی ہیں مجھے پھر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

رابیل نے سرمد کودیکھا۔آج کچھ توالگ تھاسرمد میں وہ جو بار باراُسے دیکھ رہی تھی۔وائٹ شرٹ اور بلیک جینز پہنے وہ کافی پرکشش لگ رہاتھا۔

بی جان نے آگے بڑھ کراُس کے سرپرپیار سے ہاتھ پھیرا۔

رُخسار بیگم نے مسکراتے ہوئے رابیل سے کہا،

مجھے پوری امید ہے تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بہترین ساتھی ثابت ہوگے۔

سب آپس میں باتیں کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد سب کھانے کے لیے ڈائنگ ایریامیں آگئے۔پوراٹیبل کھانوں سے بھراہوا تھا۔

ڈرائنگ روم سے نکلتے ہوے سرمد نے رابیل کی طرف دیکھااور نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے بلایا۔

رابیل!! وہ دھیرے سے بولا

آج پہلی دفعہ وہ اُس کو صرف رابیل کہہ رہا تھا اُس کے ہوش وحواس میں۔

رابیل کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی وہ پلٹی۔

"اگر آپ کہیں، تو ہم یہ نئی زندگی بالکل آپ کے طریقے سے شروع کریں گے۔ آپ کو کسی بھی چیز کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے دل کی بات مجھ سے کر سکتی ہیں۔ آپ اس رشتے سے خوش ہیں ناں؟؟ سرمد نظریں جھکائے پوچھ رہا تھا۔ کیونکہ اُس نے دیکھ لیا تھا کہ آج اُس کی نظر اٹھنے پر رابیل کنفیوز ہو رہی تھی اس لیے وہ مزید اُسے کنفیوز نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے آنکھیں اُٹھا کر سرمد کی طرف دیکھا۔ سرمد کی نظریں بھی ایک پل کو اٹھیں۔ ان نظروں میں کوئی جھجک نہیں تھی، نہ بیزاری، نہ خوف، وہ تو کچھ اور ہی تھا جو رابیل کو فل وقت سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ سرمد کی آنکھوں میں رابیل کے لیے محبت صاف جھلک رہی تھی۔ جیسے دل کی خاموش باتیں صرف نظریں پڑھ لیں۔

پھر سرمد نے نظریں ہٹائیں تو رابیل آہستہ سے بولی۔

مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہ اتنا ہی بولی اور وہاں سے چلی گئی۔

سرمد سب کے ساتھ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔سب کھانے میں مصروف تھے۔

سرمد کی نظریں بار بار اس کی طرف اٹھ رہی تھیں، مگر وہ خود کو ضابطے میں رکھتے ہوئے خاموش بیٹھا رہا۔ کھانے کے دوران سب میں سرسری باتیں چلتی رہیں۔کمرے میں ہر طرف سکون، محبت،اور چھپی ہوئی خوشیوں کی گونج تھی

(*****)

دوپہر کا وقت تھا۔دھوپ کی ہلکی کرنیں آہستہ آہستہ زمین پر بکھر رہی تھیں۔سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

بی جان صحن میں بیٹھی تسبیح کے دانوں کو انگلیوں میں پھیر رہی تھیں۔ہر دانے کے ساتھ ایک دعا، ہر دعا کے ساتھ ایک سکون۔ کبھی کبھار وہ سر اٹھا کر رابیل کی طرف دیکھتیں، جو لان کے کونے میں بیٹھی دھوپ کی نرم لکیر کو گھور رہی تھی۔رابیل کے چہرے پر سکون اور فکر دونوں کی کیفیت تھی، آنکھوں میں روشنی تھی مگر دل کچھ پریشان بھی سا لگ رہا تھا۔

رابیل کوئی پریشانی ہے بیٹا؟؟بی جان اس کو خاموش بیٹھا دیکھ کر بولیں۔

کل تمہارا نکاح ہے مجھے تم خوش ہونے سے زیادہ گھبرائی ہوئی لگ رہی ہو؟؟

رابیل نے آہستہ سے سر ہلایا اور مسکراتے ہوئے بی جان کی طرف دیکھا۔

بی جان، میں ڈری ہوئی نہیں ہوں، بس سب کچھ بہت جلدی بدل رہا ہے۔ خود کو سمجھنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس لیے شائد آپ کو ایسے لگ رہا ہے۔

بی جان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

کبھی کبھی یوں اچانک ہوئے فیصلے بھی سب سے بہتر ثابت ہو جاتے ہیں۔ سرمد نے تو کہا تھا کہ جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔ اگر تمہیں ابھی نکاح نہیں کرنا تھا تو بتا دیتی ہم وقت لے لیتے۔

بی جان مجھے نکاح سے کوئی مسئلہ نہیں ہے آج یا کل نکاح ہونا ہی ہے ناں، تو پھر کل کیوں نہیں۔ بس نیا رشتہ ہے اس لیے شائد دل کو عجیب لگ رہا ہے۔

بی جان بات کر رہی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ ملازم نے کھولا تو رخسار بیگم اندر داخل ہوئیں، ہاتھ میں بہت سارے شاپنگ بیگز تھے جو وہ ملازم کو پکڑا کر اندر رکھنے کا کہہ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رخسار بیگم اندر آئیں تو صحن سے اٹھ کر بی جان اور رابیل بھی اندر آ گئیں۔ آفتاب صاحب نکاح کے کچھ انتظامات کے لیے گھر سے باہر گئے تھے۔اور تسنیم بیگم نماز پڑھ کر وہی آ گئی جہاں سب بیٹھے تھے۔

رخسار بیگم نے ایک بیگ کھولا اور آگے کیا۔

لیں جی! یہ ہے نکاح کے لیے جوڑا، رابیل کی پسند کے مطابق۔نہ زیادہ بھاری، نہ بالکل عام۔

بی جان نے جوڑا دیکھا۔واقعی، نہایت نفیس اور ہلکی کڑھائی والا، بلکل ویسا جیسا رابیل چاہتی تھی۔اس کا رنگ گلابی تھا۔

رابیل کو ایک لمحے کو گلابی رنگ دیکھ کر حیرت ہوئی۔

اگر اچھے حالات میں کچھ وقت بعد شادی ہوتی تو رابیل نے سارے اپنے شادی کے ارمان پورے کرنے تھے۔لیکن جلدی میں نکاح رکھا گیا اس لیے اس نے ریڈ جوڑا نکاح پر پہنے سے منع کیا تھا۔اس نے کہا تھا کہ ریڈ کے علاوہ کچھ بھی لے لیں۔اب پنک کلر کا ڈیزائنر لہنگا دیکھ کر اُسے امید نہیں تھی کہ وہ ریڈ کی بجائے پنک لے آئیں گی۔رابیل کو پنک کلر پسند تھا

لیکن اتنا بھی پسند نہیں تھا کہ اس رنگ کو زیب تن کرے۔ اُسے لگتا تھا پنک کلر سے بچوں والی وائب آتی ہے اس لیے وہ ہمیشہ اس رنگ کو کم ہی استعمال کرتی تھی۔

بی جان نے مسکرا کر کہا کہ ماشاللہ!! جوڑا تو بہت خوبصورت ہے،

تسنیم نے بھی آگے بڑھ کر جوڑا دیکھا، جو واقعی ہی بے حد خوبصورت تھا۔

رخسار بیگم نے رابیل کے قریب آکر بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما، اور نرم لہجے میں کہا۔

"تمہیں پتہ ہے سرمد کل سے بہت خوش ہے۔ بس یہی کہہ رہا تھا کہ، بس نکاح اچھے سے ہو جائے، رابیل خوش رہے، اور میں اُس کے لیے آسانی بن سکوں۔"

رابیل نے نظریں جھکائیں، مگر ہونٹوں پر ایک نرم سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ چھوٹی سی مسکراہٹ، جو ہزار لفظوں کی وضاحت کرتی تھی، کہ دل میں سکون اور ہلکی سی امید جاگ رہی ہے۔

رخسار بیگم نے رابیل کے ہاتھ کو تھامے رکھتے ہوئے کہا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا، اور تم بس خود کو پر سکون رکھو۔

رابیل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

(*****)

Clubb of Quality Content

نکاح کی تیاریاں مکمل ہوگئی تھیں۔رابیل اپنے کمرے میں تیار ہورہی تھی۔

آفتاب صاحب نے نکاح کے لیے لان میں ہی انتظام کروایا تھا۔نکاح کے لیے ایک خاص جگہ ڈیکوریٹ کروائی تھی درمیان میں پھولوں کی لڑیوں سے پردہ بنا ہوا تھا اور آمنے سامنے دو کرسیاں پڑھی تھیں۔

رابیل تیار ہو کر نیچے لاونج میں آگئی تھی۔بی جان نے اُس کے سر پر وہ دوپٹہ دیا جو وہ کتنے دنوں سے بنا رہی تھیں۔رابیل پنک کلر کے لہنگے میں بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔لہنگا پورا کام والا تھا اور اس کے اوپر کرتی پر بھی کام ہوا تھا۔رابیل نے بالوں کا جوڑا کیا ہوا تھا،جوڑے پر فریش موتیے کے پھول لگائے گے تھے۔لہنگے کا دوپٹہ پیچھے کی طرف سکیور کیا گیا تھا۔اور ایک دوپٹہ بی جان نے جو بنایا تھا وہ اس کے چہرے پر دینے کے لیے تھا۔۔رابیل کی دل کی دھڑکن معمول سے مطابق تیز ہورہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد سرمد اور رخسار بیگم بھی آچکے تھے۔نکاح کے لیے چند قریبی لوگوں کے علاوہ اور کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

سرمد نے رابیل کے لہنگے کے ساتھ میچنگ ڈیزائنز شلوار قمیض پہنی تھی۔سرمد کے ڈریس کا کلر لائٹ پنک میں تھا۔وہ اس رنگ میں کافی جاذب لگ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کے دل کی دھڑکنیں اتنی تیز تھیں کہ ہر دھڑکن میں رابیل کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد نکاح کی رسم کے لیے دونوں کو آمنے سامنے بٹھایا گیا۔ سرمد نے اپنے سامنے رابیل کو بیٹھا دیکھا تو اس کے منہ سے پہلے دو لفظ بس یہی نکلے تھے۔

"الحمدللہ اور ماشاءاللہ۔"

"اس کے بعد وہ جیسے ساکن ہو گیا تھا۔ اس کی نظریں رابیل سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔ رابیل کے سر پر سرخ دوپٹہ دیا گیا تھا۔ جو گھونگھٹ کی شکل میں اس کے چہرے پر تھا۔ اس کا چہرہ اتنا خاص نظر نہیں آرہا تھا لیکن جتنا نظر آرہا تھا سرمد اتنا دیکھ کے ہی پرسکون ہو رہا تھا۔"

Clubb of Quality Content

مولوی صاحب آئے۔ انہوں نے نکاح شروع کیا۔

مولوی صاحب نے سب سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی۔ ان کی آواز میں ایک عجیب سکون تھا، جو رابیل کے دل کے ہر گوشے میں اتر رہا تھا۔

پھر انہوں نے نکاح شروع کیا سب سے مولوی صاحب نے سرمد کی طرف دیکھا۔

سرمد سکندر قریشی، کیا آپ کو رابیل بنتِ آفتاب ملک اپنے نکاح میں قبول ہے؟

سرمد نے پھولوں والے پردے کے پیچھے سے رابیل کو دیکھا۔ جس کی نگاہیں مسلسل نیچے تھیں۔ سرمد نے گہری سانس لی اور پھر بولا،

"قبول ہے۔"

پہلا قفل ٹوٹا۔

"سرمد کے دل کی دھڑکن بے اختیار حد سے بڑھ گئی اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا، سرمد کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز تھی کہ وہ اس کو باآسانی سن سکتا تھا۔"

مولوی صاحب نے دوبارہ سوال دہرایا

"کیا آپ کو رابیل بنتِ آفتاب ملک اپنے نکاح میں قبول ہے؟"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کی نظریں پھر رابیل کی طرف اٹھیں، اس کے چہرے پر وہ نرم مسکراہٹ اور ہلکی سی ہچکچاہٹ جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ سرمد کا ہاتھ ابھی بھی اپنے دل والے مقام پر تھا پھر وہ بولا،۔

"قبول ہے۔"

تیسری بار، مولوی صاحب نے سوال دہرایا۔ سرمد کی آواز میں وہ پختگی اور عزم تھا جو ہر لفظ میں موجود تھا۔

"قبول ہے۔"

تیسرا قفل بھی ٹوٹ گیا۔

سرمد نے ایک گہری سانس لی اور مسکرا دیا۔

اب مولوی صاحب نے رخ رابیل کی طرف موڑا

"رابیل بنتِ آفتاب ملک، کیا آپ کو سرمد سکندر قریشی مبلغ پچاس لاکھ روپے حق مہر کے عوض اپنے نکاح میں قبول ہے؟"

رابیل نے گہری سانس لی، دل کی دھڑکن سنبھالی، اور دھیمی مگر پُر یقین آواز میں کہا

"قبول ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔انہوں نے رابیل کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

تین بار رابیل سے یہی پوچھا گیا۔

نکاح مکمل ہوا، دعا کی گئی، اور صحن میں ایک خاموش سکون چھا گیا۔

سب آپس میں گلے ملنے لگے۔

سرمد رابیل کے ساتھ کھڑا تھا اس نے دھیرے سے کہا،

اب آپ کبھی تنہا نہیں رہیں گی۔

رابیل نے سرمد کو دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔

رابیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ کیوں آئی اسے نہیں معلوم لیکن سرمد کو دیکھ کر وہ بھی مسکرا دی۔

بی جان نے رابیل کے سر پر ہاتھ رکھا، آنکھوں سے آنسو بے اختیار بہہ نکلے۔ رخسار نے بانہیں پھیلائیں اور رابیل کو گلے لگا لیا۔

اب تمہاری منزل بدل گئی ہے، مگر تمہارا وجود نہیں۔ تم ہمیشہ ہماری رابیل رہو گی، اب تمہارا مقام میرے دل میں اور بڑھ گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باری باری سب رابیل سے ملنے لگے۔

آفتاب صاحب آگے بڑھے، ان کی آنکھوں کی کناروں میں نمی آئی تھی۔

ہمیشہ خوش رہو رابیل!! اللہ تمہیں بہت خوش رکھے آمین۔

تسنیم کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔ انہوں نے رابیل کو گلے لگا کر دعا دی۔ صحن میں سب کی آنکھیں نم تھیں۔ یہ وہ لمحہ تھا جب گھر کی رونق ایک ساتھ رخصت ہو رہی تھی، ہر آنکھ میں محبت اور نرمی کے آنسو تھے، اور ہر دل میں عہد تھا کہ اسے مضبوط دکھایا جائے۔

نکاح کی ساری تقریب ختم ہونے کے بعد رخصتی کا وقت آیا۔

رابیل جیسے ہی سب سے مل کر گھر سے باہر نکلی۔، سرمد نے خود رولزرائس کا دروازہ کھولا۔

اس کے ہر عمل میں عزت اور احترام جھلک رہا تھا۔

رابیل نے پلکیں جھپکائیں، دوپٹے کو سنبھالا، اور آہستہ سے اگلی سیٹ پر بیٹھی۔ نہ پیچھے دیکھنے کی جرات، نہ آگے بولنے کی گنجائش۔ وہ پیچھے دیکھتی تو یقیناً وہ رو دیتی۔ اور وہ رونا ہی تو نہیں چاہتی تھی۔

سرمد ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ رخسار بیگم پیچھے بیٹھیں تھیں۔

گاڑی خاموشی سے سڑک پر روانہ ہوئی۔ دونوں کی خاموشی میں ایک عجیب سا سکون، مگر دل کے اندر ہلچل محسوس ہو رہی تھی۔

سرمد کی نظریں سڑک سے زیادہ رابیل پر تھیں۔ رابیل جو ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی۔

گاڑی جیسے ہی گھر کے سامنے رُکی، سرمد نے ایک بار پھر رابیل کی طرف دیکھا۔ اُس کی پلکوں میں ہلکی ہلکی اضطراب کی جھلک، مگر چہرے پر سکون اور وقار تھا۔

دروازہ کھولنے کے لیے وہ آگے بڑھا، رابیل اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے باہر آئی۔

سَرمد نے ایک لمحے کے لیے اسے غور سے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی ہم دونوں نے صرف ساتھ چلنے کا وعدہ کیا ہے، محبت کی راہ پر قدم رکھنا باقی ہے۔۔۔اور میں جلدی نہیں کروں گا۔اُس کے دل کا دروازہ اُس کی مرضی سے ہی کھلے گا۔ سرمد نے رابیل کو دیکھ کر سرگوشی کی۔

رابیل نے ہلکی سانس لی،اور سرمد کے سامنے کھڑی ہوئی۔ ہوا کے نرم جھونکے اُس کے بالوں کو ہلکے سے چھورہے تھے،اور اُس کے چہرے پر ایک خاموش اعتماد جھلک رہا تھا۔ اس کو چلنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔ سرمد آگے بڑھا اس کے دوپٹے کو زمین سے اٹھایا جو پیچھے کی طرف زمین پر لگ رہا تھا۔اور دوپٹہ پکڑ کر وہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔رابیل نے بلکل بھی اس چیز پر غور نہیں کیا تھا کہ سرمد نے اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا ہے۔وہ بس اپنے لہنگے کو سنبھالے آہستہ سے قدم چلتی جارہی تھی۔

(*******)

سرمد اور رابیل،نئے بندھن میں بندھے،اب ایک ہی کمرے میں موجود تھے،مگر دلوں میں ابھی تک ایک فاصلہ باقی تھا،ایک انجان سا حجاب جو صرف وقت کے ساتھ مٹ سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل بیڈ پر بیٹھی تھی۔ دوپٹہ آدھے چہرے پر ڈھلکا ہوا، نگاہیں نیچی تھیں۔ سانسیں ہموار تھیں مگر اندر کہیں گہری سوچوں میں الجھی ہوئی تھیں، ایک بے نام سا اضطراب، ایک خاموش سا تجسس، ایک چھپی ہوئی امید جسے وہ خود بھی پوری طرح سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

سرمد صوفے پر بیٹھا، کچھ لمحے خاموش رہا۔ آنکھوں میں سکون مگر دل میں ایک گہری کشمکش تھی۔

پھر آہستہ سے بولا، آواز میں نرمی تھی، انداز میں لحاظ، ہر لفظ میں احترام اور محبت کا رنگ تھا۔

"مجھے پتہ ہے، رابیل، آپ ابھی اس رشتے کے لیے دل سے راضی نہیں ہوئیں۔ یہ سب آپ نے اپنی فیملی کی خوشی کے لیے کیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں، جو رشتہ آج بنا ہے، اُسے زبردستی نہ سمجھا جائے۔ آپ جیسے کہیں گی، ویسے ہی اس سفر کا آغاز کریں گے۔"

رابیل نے آہستہ سے سر اُٹھایا۔ اس کی نظریں اب سرمد کے چہرے کی طرف اُٹھی تھیں۔ آنکھوں میں حیرت کم اور احترام زیادہ تھا۔ وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اس لمحے میں کیسے ریکٹ کرے۔

رابیل خاموش رہی۔

سرمد صوفے پر بیٹھ کر ہی اس کو دیکھتا جا رہا تھا، جب سے اس کے دل میں رابیل کے لیے محبت نے شدت اختیار کی تھی تب سے وہ جب جب بھی رابیل کے سامنے ہوتا ہے تو اس کا دل بے اختیار دھڑکنے لگتا ہے۔

وہ بس رابیل کو دیکھتا جا رہا تھا۔

"جب محبت مل جائے تو یہ احساس ہی انمول ہوتا ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے صدیوں کی تشنگی ایک لمحے میں مٹ جائے۔دل کے اندر جو خلاء برسوں سے آباد تھا، وہ اچانک مکمل ہو گیا۔"

"وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا۔نہ لفظ ساتھ دے رہے تھے، نہ سانس۔آج وہ بزنس مین نہیں تھا، آج وہ ایک عاشق تھا، جس کی دنیا صرف اس کی آنکھوں میں سمٹ آئی تھی۔"

وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا، مگر اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔وہ نظریں اٹھاتا تو دل بہک جاتا، جھکاتا تو دنیا تھم جاتی۔

"آج وہ مجنوں تھا، جس کی لیلیٰ اس کے سامنے تھی۔"

"وہ رانجھا تھا، جس کی ہیر ہنستی ہوئی کھڑی تھی۔"

"وہ رومیو تھا، جس کی جولیئٹ نے قسمت کی لکیر بدل دی تھی۔"

"وہ فرہاد تھا، جس کی شیریں نے زندگی کی تلخیوں کو مٹا دیا تھا۔"

"وہ سلیم تھا، جس کی انارکلی قیدِ وقت سے نکل کر حقیقت بن گئی تھی۔ "

"وہ ایسا عاشق تھا جس کی محبوبہ اس کے خوابوں سے چلتی ہوئی دل تک آ پہنچی تھی۔"

"وہ سوہنی کا مہیوال تھا، جو پانیوں کو چیر کر اپنی محبت تک آیا تھا۔"

"وہ یوسف تھا، جس کے سامنے زلیخا کا صبر رنگ لا چکا تھا۔ "

"وہ میر تھا، جس کی غزل آج آنکھوں کے روپ میں بول رہی تھی۔"

"وہ فیض تھا، جس کا دل محوِ تمنا آج قرار پا گیا تھا۔ جس میں محبت حرفِ آخر ٹھہری۔"

"وہ لیلٰی قیس کا جنون تھا، جس نے صحراؤں کو دل کا پتہ بتایا۔ وہ شیریں۔، فرہاد کا صبر تھا، جس نے پہاڑ توڑ کر راہ بنائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ مارکو اینٹونی تھا، جس کی کلیوپیٹرا نے دنیا چھوڑ کر اس کے ساتھ موت قبول کی۔ "

اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی، جیسے خواب اور حقیقت کا فاصلہ دھندلا چکا ہو۔

اس نے آہستہ کہا، میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ آج وہ میرے سامنے میرے نکاح میں ہونگی۔

"حالات جیسے بھی تھے، آج اس کی محبت اس کے سامنے تھی، اور اس کے بس میں نہیں تھا کہ وہ خوشی سے سب کو بتاتا پھرے۔ ہر دھڑکن کے ساتھ ایک عجیب سا جوش اس کے دل

میں اتر رہا تھا، جیسے ہر لمحہ زندگی کا سب سے بڑا تحفہ سامنے آگیا ہو۔ آج وہ زندگی میں پہلی دفعہ نروس ہو رہا تھا۔"

پھر وہ اٹھا اور الماری کی طرف بڑھا۔ رابیل ویسے ہی بیڈ پر بیٹھی تھی، دوپٹہ آدھے چہرے پر ڈھلکا ہوا، نگاہیں نیچی، مگر دل کی دھڑکنیں بھی کسی حد تک بے قابو محسوس ہو رہی تھیں۔

کمرے کی خاموشی میں سرمد کے قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی تھی، جیسے ہر قدم کے ساتھ فاصلہ کم ہو رہا ہو، اور دل کے احساسات قریب آ رہے ہوں۔

اس نے الماری کھولی، اندر سے ایک مخملی جیولری باکس نکالا، اور الماری کا دروازہ دھیرے سے بند کر دیا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بیڈ کی طرف بڑھا، ہر قدم جیسے زمین پر پڑتے ہی موسیقی کی ایک نرم دھن بجا رہا ہو۔ وہ بیڈ کے قریب پہنچا اور کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔ دل کی دھڑکن کی آواز اتنی بلند محسوس ہو رہی تھی کہ اس کے اپنے کانوں میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

کمرے کی خاموشی میں یقیناً رابیل بھی اس کے دل کی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔

ہ باکس آگے بڑھا کر وہاں سے اٹھ گیا اور صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنی نروسنیس کم کرنے کے لیے مسلسل اپنی انگلیوں سے گھٹنے پر ڈیب کر رہا تھا۔ ہر حرکت میں ایک عجیب سا اضطراب

Clubb of Quality Content

اور خوشی چھپی ہوئی تھی۔ اگر وہ رابیل کے پاس بیٹھا رہتا تو شائد رابیل اس کی نروسنیس دیکھ لیتی اس لیے وہ اٹھ گیا۔

یہ منہ دکھائی کا تحفہ تھا۔ رابیل نے ڈبہ ہاتھ میں پکڑا، لیکن کھولا نہیں۔ اس کی نظریں سرمد پر تھیں، جو آج اسے ایک مختلف، عجیب سا اور دلچسپ انسان لگ رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ مجھے آپ کے لیے کیا لینا چاہیے، میں نے سنا تھا کہ لڑکیاں پنک کلر پسند کرتی ہیں، تو اس لیے یہ پنک کلر کا سیٹ لیا ہے، آپ کھول کر دیکھ سکتی ہیں، سرمد کی آواز میں ایک چھپی ہوئی مسکراہٹ اور اضطراب تھا۔"

رابیل نے باکس کھولا تو اندر انتہائی نفیس، پنک کلر کا کراون سیٹ تھا۔ یہ سونے کا تو بالکل بھی نہیں تھا، مگر اس کا ڈیزائن اتنا نفیس تھا کہ نہ زیادہ ہیوی لگے، نہ زیادہ ہلکا۔ نیکلس اور ائیر رنگ ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورتی سے سجے ہوئے تھے، اور ہر رنگ کی نفاست کو دیکھ کر دل خود بخود خوش ہو گیا۔ سائیڈ پر پنک کلر رنگ بھی تھی۔

رابیل کے چہرے پر حیرت تھی۔

"اگر آپ کو پسند نہ آئے تو میں کچھ نیا لا دوں گا، آپ یہ بھی رکھ لیں، سرمد نے رابیل کے چہرے پر حیرت دیکھ کر کہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بہت پیارا ہے،رابیل نے نرم آواز میں تعریف کی۔

ابھی وہ مکمل طور پر یہ نہیں سمجھ رہی تھی کہ یہ سیٹ کس چیز کا تھا،کیونکہ تجسس نے اسے مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔یہ اتنا چمکدار لگ رہا تھا جیسے حقیقی ڈائمنڈ ہو،اور رابیل کو اتنے قیمتی تحفہ لینے میں خود بخود ایک عجیب سی جھجک بھی تھی۔فلحال کے لیے اس نے بس شکریہ کہہ دیا۔

رابیل نے ایک نظر اپنے لہنگے کو دیکھا وہ بھی پنک کلر کا تھا۔اس کے ذہن میں فوراخیال آیا۔

یہ کلر بھی یقیناً سرمد سر نے یہی سوچ کے لیا ہو نا کے لڑکیوں کو پسند۔وہ آہستہ سے خود سے بولی۔

سرمد کا دل ابھی بھی تیز دھڑک رہا تھا،پسینہ اس کے ماتھے پر آچکا تھا۔وہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔وہ اٹھا اور ڈریسنگ تک گیا۔رابیل نے باکس سائیڈ پر رکھ دیا۔

سرمد آئینے کے سامنے کھڑا ہوا،اپنی بازو کی گھڑی اتارتے ہوئے بولا۔

جب تک ممی سو نہیں جاتیں،مجھے اسی کمرے میں رہنا ہو گا۔جیسے ہی وہ سو جائیں گی،میں دوسرے کمرے میں چلا جاؤں گا۔آپ تسلی سے یہاں آرام کر سکتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل خاموشی سے اُس کی بات سنتی رہی۔نہ کوئی سوال، نہ کوئی رد عمل۔بس نظریں سرمد کے وجود،اس کے لہجے،اوراس کی حدبندیوں کو محسوس کر رہی تھیں۔

سرمد نے مزید کچھ نہیں کہا،بس اپنے کمرے کے کونے میں رکھے صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

رابیل نے دوبارہ وہ سیٹ کی طرف دیکھا، پھر سرمد کی طرف۔

سرمد کے کمرے سے جانے کے بعد رابیل نے ایک نظر پھر سے اس سیٹ پر ڈالی، پھر سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایااور کچھ سرچ کرنے لگی۔

اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے سرچ کرے،اور کیسے پتہ چلے کہ یہ ڈائمنڈ ہے یا نہیں۔اس کو تجسس نے آن گھیرا تھااور وہ اس کیوریسٹی میں سرچ کرنا چاہتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

پہلے رابیل نے ویسے ہی سرچ کرنا شروع کیا تو کوئی خاص رسپانس نہیں ملا۔پھر اس نے ایک ویب سائٹ پر نیکلس کی تصویر اپلوڈ کی اور ڈیٹیل مانگی۔کچھ ہی دیر میں ساری ڈیٹیل رابیل کے سامنے تھی۔

رابیل نے دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

وہ حیرت سے سائٹ کو ریفریش کر کے پھر تصویر اپلوڈ کر کے دیکھنے لگی،دو تین دفعہ، جیسے ہر بار یقین کرنا چاہتی ہو کہ یہ واقعی حقیقت ہے۔ریزلٹ ہر بار ایک ہی تھا۔

"وہ کوئی عام سیٹ نہیں تھا وہ "**پنک سٹار ڈائمنڈ کروان سیٹ**" تھا جس کی مالیت اربوں اور کروڑوں میں تھی رابیل نے اپنے ماتھے کو مسلا۔"

"سرمد سر پاگل ہیں کیا اتنا قیمتی تحفہ دینے کی کیا ضرورت تھی میں صبح ہی ان سے بات کروں گی کہ مجھے نہیں چاہیے آپ کچھ اور دے دیں رابیل سیٹ کو واپس جگہ پر رکھتے ہوئے بولی۔"

اگر انہیں برا لگ گیا تو رابیل کو پھر ایک وہم نے آ گھیرا۔

برا لگ گیا تو معذرت کر لوں گی لیکن بات ضرور کروں گی وہ پھر سے بولی۔

اور کیسے کہہ رہے تھے کہ مجھے پسند نہ آیا تو میں کچھ اور لادوں گا وہ سچ میں آج اتنا عجیب بی ہیو کیوں کر رہے تھے رابیل سمجھنے سے قاصر تھی۔

"پنک کلر لڑکیوں کو پسند ہے تو مطلب اوقات سے باہر کا ہی گفٹ اٹھا کر دے دیا انسان کچھ اور بھی دے سکتا تھا رابیل اس وقت شدید الجھن میں تھی۔ایک تو شادی جن حالات میں ہوئی اور اوپر سرمد سر کا بی ہیویر اور اب یہ نیو سیٹ کی ٹینشن وہ ایک لمحے کے لیے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر کچھ دیر یونہی سوچنے کے بعد اُس نے سارے خیالات جھٹک دیے اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کوئی لفظ نہ کہے گئے لیکن دل کے اندر کوئی آواز آہستہ آہستہ جنم لے رہی تھی۔

"یہ رشتہ شاید وقت مانگتا ہے۔"

رات کے دو بجنے کو تھے۔ وہ دونوں ابھی تک جاگ رہے تھے۔ کیونکہ اس لمحے دو دل دو سمتوں میں ایک ہی ذات کے سامنے کھڑے تھے

سرمد خاموشی سے کمرے میں آیا کپڑے بدلے، وضو کیا اور ایک کونے میں جائے نماز بچھا دی۔ کمرے کی روشنی مدھم کر دی گئی بس اتنی کہ سجدے میں جھکنے والا سایا فرشتوں کو دکھائی دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جائے نماز پر آتے ہی اس نے دھیرے سے تہجد کی نیت باندھ لی۔ سجدے میں سر رکھا تو آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔

نماز مکمل ہوتے ہی اس نے دعا کے لیے۔ ہاتھ اٹھا دیے۔

سرمد دھیمی لرزتی آواز میں بولا۔

یا اللہ!

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری تہجد کی دعائیں اتنی جلدی قبول ہو جائیں گی۔"

"میں نے رابیل کے لیے بہترین ہمسفر کی دعا کی تھی۔مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ میرے نصیب میں میری قسمت میں تھی۔"

"اب رابیل کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ میں واقعی ہی اُسکے قابل ہوں۔؟؟"

خاموشی چھا گئی۔

چند لمحے سرمد کے لب ساکت رہے پھر آہستہ سے دوبارہ سرگوشی کی۔

یااللہ!

رابیل کی آنکھوں میں آج بھی ایک سوال ہے۔

ایک خاموشی ہے جو لفظوں سے خالی ہے

میری دعا ہے میں اُس کے لیے بہترین انتخاب بن سکوں۔

اُس کی ٹوٹی ہوئی امیدوں کو سہارا دے سکوں۔

اور اگر میرے دل میں کہیں انا ہو بے صبری ہو۔تو تُو اُسے نکال دے

میرا ہاتھ اس کے ساتھ رکھ اور صبر دے۔

آنسو اب دعا کے ساتھ بہہ رہے تھے کوئی ہچکی نہیں بس ایک خاموش التجا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسی وقت رابیل بھی دوسرے کمرے میں خاموشی سے اُٹھی سرخ وگلابی جوڑا اتار کر سادہ سفید دوپٹہ اوڑھ لیا تھا دل جیسے ابھی بھی نکاح کی قبولیت پر حیران ہو۔

اس نے جائے نماز بچھایا۔اور نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ دعا مانگنے لگی۔

رابیل دل میں اللہ سے مخاطب

یااللہ!!

"میں نے ہمیشہ تجھ پر یقین رکھا ہر گھڑی ہر دکھ میں۔"

"اور آج بھی رکھتی ہوں"

"لیکن مجھے نہیں معلوم یہ رشتہ کیسے چلے گا کیوں کہ یہ رشتہ دل سے نہیں مجبوری سے شروع ہوا ہے۔"

رابیل نے سر سجدے میں رکھا آنسو بے قابو ہو گئے۔

تو جانتا ہے یارب

میں اپنے اندر کتنی خاموشی لے کر آئی ہوں۔

"اور سرمد سر وہ بُرے نہیں ہیں۔"

"لیکن ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اگر یہ تیرا فیصلہ ہے تو دل بھی تُو ہی بدلے گا۔یقین بھی تُو ہی دے گا۔"

وہ سجدے سے اٹھی، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے انگلیاں کانپ رہی تھیں

یااللہ!!

اگر میرے دل میں کوئی گلِہ ہو کوئی رُکاوٹ ہو تو نکال دے۔مجھے ایسا دل دے جو اس نئے رشتے کو قبول کر سکے۔

جو اس کے سلوک کو سمجھے۔اور مجھے اتنی ہمت دے کہ میں ٹوٹ کر پھر سے جُڑ سکوں۔

کہیں آسمان پر فرشتے ریکارڈ لکھ رہے تھے۔ایک نکاح۔دو خاموش دعائیں

دو دل۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جنہوں نے سب سے پہلے رب سے رابطہ کیا تھا۔دنیا بھی سو رہی تھی

لیکن اللہ کے دربار میں یہ دو نام جاگ رہے تھے

رابیل اور سرمد

لیکن آغاز سچائی سے ہوا تھا۔

(*****)

پورے گھر کا ماحول آج کچھ مختلف اور خوشگوار تھا۔ صبح کے آٹھ بجے تھے۔ دھوپ کی ہلکی کرنیں باہر لان میں اپنی روشنی بکھیر رہیں تھیں۔

سرمد ہمیشہ کی طرح آج بھی صبح جلدی اٹھا تھا۔ بستر سے اٹھا تو آج کی صبح اُسے باقی دنوں سے زیادہ اچھی لگی۔ ابھی وہ اٹھا ہی تھا کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ مسکراہٹ کل کی تھی جب رابیل اُس کے نکاح میں آئی تھی۔ وہ آج کافی پرسکون تھا۔ اپنی سوچوں اور خیالات کو جھٹک کر وہ بستر سے اٹھا اور فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

آج اس نے ایک خاص وضع دار گرے وول کا سویٹر، وائٹ ٹی شرٹ، اور بلیک ڈریس پینٹ پہنی ہوئی تھی پاؤں میں اٹالین لیدر کے جوتے اور ہاتھ میں گھڑی تھی

بال سلیقے سے سیٹ، چہرہ ہلکا شیو زدہ، اور خوشبو ایک مہنگے فرانسیسی پرفیوم کی جو صرف وہی استعمال کرتا تھا۔ اپنے کمرے سے نکل کر وہ چپ چاپ رابیل کے کمرے کی طرف بڑھا۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رخسار بیگم کو یہ پتہ چلے کے وہ دونوں الگ الگ کمرے میں رہتے ہیں۔ وہ اُن کے اٹھنے سے پہلے یہ کام سرانجام دینا چاہتا تھا۔

دروزہ ناک کیا، تو اندر سے رابیل کی آواز آئی۔ پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔

رابیل آئینے کے سامنے کھڑی تھی، وہ بھی تیار ہو رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سردیوں کے لحاظ سے اس نے خوبصورت صوفی ڈارک مہرون کلر کا کشمیری فرنٹ اوپن لونگ کوٹ پہنا تھا جس کے نیچے مہرون کلر کا ویلوٹ کا کامدار سوٹ پہنا تھا۔ نکاح کے بعد آج پہلا دن تھا اس لیے وہ اس طریقے سے تیار ہوئی تھی، اور ڈار کلر کا ڈریس پہنا تھا۔ ورنہ وہ زیادہ تر لائٹ کلر ہی پہنتی تھی۔

بال ڈھیلے انداز میں کندھوں پر بکھر رہے تھے جن کو وہ برش سے سلجھا رہی تھی۔

سرمد اندر آیا تو رابیل بالوں کو سنوار رہی تھی۔ اُس نے دوپٹہ نہیں لیا تھا۔ سرمد کو یوں دیکھ کر وہ تھوڑا سا ہچکچائی کہ برش نیچے گر گیا۔ جس سے وہ کافی شرمندہ ہوئی تھی۔ جلدی سے اٹھی اور بیڈ سے دوپٹہ لے کر واپس شیشے کیا آگے بیٹھ گئی،

سرمد کی نظریں نیچی تھیں، اس نے ایک بار بھی اُس کو نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ وہ اندر آتے ہی دیکھ چکا تھا کہ اُسکا دوپٹہ بیڈ پر پڑا ہے۔ جب برش نیچے گرا تو سرمد نے ناچاہتے ہوئے بھی نگاہ اٹھائی لمحہ بھر دیکھا اور فوراً سمجھ گیا کہ اُس کی موجودگی اُسے انکمفرٹیبل کر رہی ہے۔ بجائے کوئی بات کیے، وہ واپس پلٹ گیا۔

رابیل بھی اُس کو جاتے ہوئے روک نہ سکی، کیونکہ وہ اُس کی موجودگی میں تھوڑی انکمفرٹیبل ہو رہی تھی، سب کچھ نیا تھا اس لیے سمجھنے میں وقت لگنا تھا۔

Clubb of Quality Content

دوسرے کمرے میں جا کر وہ بیڈ پر آرام سے بیٹھ گیا، اور رابیل کے مکمل تیار ہونے کا ویٹ کرتا رہا تا کہ وہ دونوں نیچے جا سکیں۔

اس نے آنکھیں بند کی اور خود سے بس اتنا کہا،

کسی چیز کو وقت دینا سب سے بڑی سمجھداری ہے۔

رابیل جو مکمل تیار ہو کر شیشے کے آگے کھڑی تھی۔ اس نے ایک دن میں ہی سرمد کے کمرے کا نقشہ بگھاڑ دیا تھا۔ رابیل کلمزی تو تھی لیکن وہ کافی میس بھی کریٹ کرتی رہتی تھی اکثر، اور ادھر بھی اُس نے ایسا ہی کیا ہوا تھا پورا کمرہ بکھرا ہوا تھا۔ یقیناً اگر سرمد اپنے کمرے کو اس طرح میسی کنڈیشن میں دیکھتا تو ایک لمحہ کے لیے اس کا دل ضرور بند ہو جانا تھا۔

کیونکہ وہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی چیزوں کو کافی سلیقے سے رکھتا تھا، کسی بھی لمحے کسی بھی وقت اگر اس کے کمرے میں آکر دیکھا جائے تو وہ ہمیشہ نیٹ اینڈ کلین اور آرگنائزڈ ہی ملتا تھا۔ لیکن آج رابیل کی کرم نوازی سے وہ سرمد کا کمرہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا، الماری سے کپڑے نکالنے کی غرض سے اس نے پہلے کافی ڈریس نکالے تھے پسند نہیں آئے تو بیڈ پر پھینکتی جا رہی تھی اور نیا نکالتی جا رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل پر بھی جو اس کا نام کا میک اپ تھا، میک اپ کے نام پر چند چیزیں وہ بھی بکھری ہوئیں تھیں، ان سب کو سمیٹنے کا ابھی اسکا

کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ آرام سکون سے پہلے خود تیار ہونا چاہتی تھی اور پھر کمرے کو سمیٹنے کا سوچ رہی تھی،

اگر سرمد کو میک اپ کے بارے میں نالج ہوتی تو یقیناًاُس کی وینٹی بھری ہونی تھی ہر قسم کے میک اپ پروڈکٹس سے۔میک اپ کی ذمہ داری رخسار بیگم پر تھی جو کہ وہ رابیل سے پوچھ چکی تھی کہ وہ بتادے جو اس کے پسندیدہ برینڈز ہیں۔رابیل کو میک اپ کرنا اتنا پسند نہیں تھا اس لیے اُس نے رخسار بیگم کو منع کر دیا تھا کہ وہ کچھ بھی نہ لیں اُس کے پاس الریڈی سب کچھ ہے۔لیکن رخسار بیگم بہت اصرار کرتی رہی کہ پھر بھی بتادو۔رابیل نے انہیں بہت سمجھایا کہ میرے پاس ہے میں وہی یوز کرنا چاہتی ہوں اسلیے وہ اپنا میک اپ لے کر آئی تھی۔.

میک اپ میں لپسٹک کی کلاکیشن اس کے پاس سب سے زیادہ تھی کیونکہ اُسے لپسٹکس ہی پسند تھی باقی فاونڈیشن کے نام پر ایک بی بی کرم ایک کمپیکٹ پاوڈر،لوز پاوڈر،ہائی لائٹر،بلش ان اور ایک آئی شیڈ وپلیٹ تھی،نیل پینٹ اس نے کبھی نہیں لگائی تھی اس لیے وہ خریدتی بھی نہیں تھی۔اگر اُس کا بہت دل کرے نیل پینٹ لگانے کا تو وہ فرنچ مینیکیور کروالیتی تھی بس،اس کے علاوہ آج تک اُس نے نیل پینٹ نہیں لگائی تھی کیونکہ اُس نے کبھی اپنے ناخن

بڑھنے ہی نہیں دیے۔جب ناخن بڑھے رکھنے کا شوق ہو تو نیل ایکسٹنشن سے گزارا کر لیتی تھی۔رابیل میک اپ پر پیسے برباد کرنا بہتر نہیں سمجھتی تھی۔

رابیل مکمل تیار ہو کر کمرہ سمیٹنے لگی تھی کہ خان بابا نے آکر بتایا کہ اُن کے گھر والے آگئے ہیں۔رابیل نے ٹائم دیکھا تو دس بجے تھے۔

رخسار بیگم نو بجے کی اٹھ گئیں تھیں،وہ نیچے لاونج میں بیٹھی تھیں۔بی جان تسنیم اور آفتاب صاحب اندر آئے۔

رخسار بیگم سب سے خوش دلی سے ملیں۔

آیئے بیٹھیے۔آپ لوگ آئے ہیں تو پورے گھر میں رونق لگ گئی ہے۔رخسار بیگم ان کو باہر لاونج میں بٹھاتے ہوئے بولیں۔

ہم اتنی صبح آنا نہیں چاہتے تھے لیکن کیا کریں رابیل کی یاد ستانے لگی تھی پھر ہم بغیر کسی دیر کے آپ کے گھر آگئے،بی جان رخسار بیگم کو دیکھ کر نرمی سے بولیں۔

اتنی بھی صبح نہیں ہے بی جان،دس بج گئے ہیں۔آپ لوگوں کا جب دل کرے تک رابیل سے ملنے آجایا کریں۔ضروری نہیں کہ آپ پہلے وقت دیکھیں اور پھر آنے کا سوچیں،اس

گھر کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں آپ آدھی رات کو بھی آسکتے ہیں اور صبح صبح بھی، رخسار بیگم مسکرا کر بولیں،

سرمد دو گھنٹے سے رابیل کا بیٹھے ویٹ کر رہا تھا، مگر مجال ہے میڈم کی تیاری ختم ہوئی ہو۔

آخر کار وہ اپنے کمرے سے نکلی، سرمد کے کمرے کا دروازہ ناک کیا، کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہی نیچے جانا چاہتا ہے، سرمد نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑی تھیں،

پہلے تو وہ اُسے دیکھتا رہا وہ یہ دیکھنا چاہ رہا تھا کہ ایسا بھی کونسا تیار ہو رہی تھی جو دو گھنٹے لگا دیے، جب اُس نے ایک نظر رابیل کو سر سے پاؤں تک دیکھا تو وہ مکمل نئی نویلی دلہن لگ رہی تھی۔ میک اپ بہت لائٹ تھا لپ سٹک ڈارک ہونے کی وجہ سے وہ کافی پرکشش لگ رہی تھی۔

اور جیسے ہی اُس کی نگاہ رابیل پر پڑی نگاہ تھم سی گئی۔ چند لمحے بس اُسے دیکھتا رہا۔ جیسے دل کہہ رہا ہو،

"یہ وہی ہے۔ مگر آج زیادہ حسین لگ رہی ہیں۔ شاید میری ہو جانے کی جھلک نے اُسے اور مکمل کر دیا ہے۔ یہ وہی لمحہ ہے جو کبھی بھولا نہیں جا سکتا۔"

اُس نے ایک نظر دیکھ کر زیر لب "ماشاءاللہ" بولا،

Clubb of Quality Content

اتنی تیاری کے لیے اتنا وقت تو بنتا ہے وہ آہستہ سے بولا،

لیکن اُسے کیا پتہ کہ یہ دو گھنٹے اس نے میک اپ میں ضائع نہیں کیے بلکے بالوں کو ہئیر سٹائل بنانے چیزیں اپنی جگہ رکھنے پر ضائع کیے تھے جو کہ دونوں میں ہی ناکام ہوئی نہ بال بنے نہ کمرہ سیٹ ہوا اس لیے ایسے ہی کمرے سے نکل آئی۔

چلیں ؟؟ رابیل نے اسے یوں کھڑے دیکھ کر جانے کا کہا،

جی !! سرمد نے سر ہلایا،

آفٹر یو، رابیل کو آگے چلنے کا شارہ کیا اور خود پیچھے چلنے لگا، ہمیشہ کی طرح اس کا دوپٹہ تھوڑا سا زمین پر لگ رہا تھا۔ رابیل نے ایک سائیڈ پر دوپٹہ لیا ہوا تھا۔ اور سرمد کو اس کا دوپٹہ زمین پر لگتا ہوا بلکل اچھا نہیں لگتا تھا۔ اُس نے پیچھے سے اُس کا دوپٹہ اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور سیڑھیاں نیچے اترنے لگا، وہ آگے ہر چیز سے بے فکر چلتی جا رہی تھی۔

سب کی نظر قدموں کی آواز سن کر سیڑھیوں کی طرف اٹھی، جہاں رابیل آگے آگے چل رہی تھی، اور سرمد پیچھے اس کا دوپٹہ تھامے مسکراتے ہوئے نیچے آ رہا تھا۔

نیچے آتے ہی سب نے دونوں کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا، رابیل سب کو ملنے کے لیے آگے بڑھی تو اس کی نظر پیچھے سرمد کے ہاتھ پر پڑی جہاں وہ ابھی تک دوپٹہ تھامے ہوئے تھا۔

رابیل کو پہلے تو اُسے دیکھ کر حیرت ہوئی، اُس نے ارد گرد دیکھا سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے مگر سرمد کو جیسے کسی چیز کی فکر نہیں تھی۔ رابیل نے اپنا دوپٹہ اس سے چھڑوانا چاہا، سرمد کا دھیان نہیں تھا، وہ تو ارد گرد سب سے مل رہا تھا، اس کا دوپٹہ ہاتھ میں تھامے ہوئے ہی۔

رابیل کے دوپٹہ کھینچنے پر سرمد نے نگاہ اٹھا کر اُسے دیکھا، پھر اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو فوراً دوپٹہ چھوڑ دیا، رابیل کی سانس ایسے جیسے اب بحال ہوئی ہو، اس نے دوپٹہ کندھے پر ٹھیک کیا اور سب سے ملنے لگی۔

، سرمد نے ایک گہری سانس لی، اور قدم بڑھا کر رابیل کے قریب جا بیٹھا، رابیل کی نظریں نیچی تھیں۔ سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان نے نرمی سے کہا،

تو سرمد بیٹا، کیسی گزر رہی ہے نئی زندگی؟

سَرمد نے ایک لمحے کو رابیل کو دیکھا، پھر نرمی سے سر ہلایا،

الحمدللہ، بہت اچھی۔

تسنیم مسکراتے ہوئے بولیں،

رابیل نے تنگ تو نہیں کیا؟؟

سَرمد آہستگی سے بولا،

اس جیسی خاموش طبیعت کو کوئی تنگ کر ہی نہیں سکتا۔خاموش طبیعت پر وہ کل والا لمحہ یاد کر رہا تھا جب رابیل ناپ تول کے لفظ منہ سے نکال رہی تھی، ورنہ شادی سے پہلے والی رابیل ہوتی تو یقیناً سرمد کو اچھا خاصا تنگ بھی کرتی اور باتیں بھی، باتیں پھر چاہے اُسے مزید تنگ کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو،

رابیل کے چہرے پر سرخی آگئی، لیکن اُس نے جواب نہیں دیا۔

اُس نے سرمد کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو، واقعی ہی میں بہت خاموش طبیعت ہوں، وقت کے ساتھ پتہ چلے گا، پھر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی طنزاً مسکرادی،

سرمد نے جیسے اُس کے دل کی بات پڑھ لی ہو، وہ بھی ایسے اُسے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو، مجھے بھی پتہ ہے کتنی خاموش طبیعت ہیں آپ، یقیناً جیسے ہی آپ میں پہلے والی رابیل انسٹال ہو جائے گی تو میں اس گھر میں زیادہ دیر رک نہیں پاونگا، اچھا خاصا میری جان تنگ کر کے رکھیں گی، وہ بھی مسکرادیا،

آفتاب نے سرمد کو دیکھا اور کہا، ہم بہت خوش ہیں کہ رابیل تمہارے جیسے سمجھدار انسان کے ساتھ ہے۔یقیناً تم اس کا بہت خیال رکھو گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سمجھداری کا پتہ نہیں، لیکن میں ان کا اتنا خیال رکھ سکتا ہوں کہ یہ کبھی بھی اپنے آپ کو اکیلا محسوس نہیں کریں گی،" سرمد نہایت ادب سے بولا،

رابیل نے اس کے جواب پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا، سرمد اسے نہیں دیکھ رہا تھا وہ سب سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

اور ہمیں یہ دیکھ کر سکون مل گیا ہے کہ رابیل اب پہلے سے بہت پُر سکون لگ رہی ہے۔ بی جان رابیل کا کھل کھلاتا اور پر سکون چہرہ دیکھ کر بولیں۔

ایسے ہی کافی دیر باتیں ہوتی رہیں پھر تھوڑی دیر بعد کھانا لگا دیا گیا۔

رخسار بیگم تو ناشتہ لگوانے لگی تھی، جس پر تسنیم بیگم نے منع کر دیا کہ ناشتہ ہم کر کے آئیں ہیں تکلف کی ضرورت نہیں۔

رخسار بیگم نے پھر وقت کے لحاظ سے کچھ چائے کے ساتھ ہلکا پھلکا رکھ دیا تھا، اور جیسے ہی بارہ بجے انہوں نے دوپہر کا کھانا لگا دیا تھا۔

کھانے میں مٹن قورمہ، پلاؤ، دہی بھلے، گاجر کا حلوہ، شامی کباب، کڑاہی کی دس ڈشز، کوفتہ بریانی، بیف یخنی پلاؤ، میٹھے میں چاکلیٹ سے لیکر حلوے تک سب تھا۔ ہر چیز رکھی گئی تھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی کھانے کی ٹیبل پر۔

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے کے ساتھ ساتھ باتیں کر رہے تھے۔

کھانے کے بعد جب سب بیٹھے گپ شپ میں مشغول تھے، سرمد فون دیکھ کر اُٹھا اور نرمی سے بولا،

ایک ضروری کام ہے، میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں۔ آپ سب بیٹھیں۔ تب تک کے لیے معذرت۔ سرمد معذرت کرتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

دروازے سے جاتے ہوئے ایک نظر اُس نے رابیل پر ڈالی، مسکرا کر بنا کچھ کہے وہ گھر سے باہر نکل گیا،

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد رابیل کے گھر والے جانے لگے تھے،

بی جان دُعائیں دے رہی تھیں، تسنیم کچھ دیر رابیل کو دیکھتی رہیں، اور آفتاب صاحب کی آنکھوں میں خاموش اطمینان تھا۔

رابیل نے پہلی بار اُن سب کو پُراعتماد انداز میں دیکھا۔ اُس کے اندر شاید آج پہلی بار کچھ ہلکا سا کھلا تھا، شاید ایک دروازہ، یا کوئی جذبہ، جس کا نام وہ اب تک نہ رکھ پائی تھی۔

سب رابیل کو یوں خوش دیکھ کر اطمینان میں تھے کہ سرمد کے ساتھ شادی کا کیا گیا فیصلہ غلط نہیں تھا۔

(******)

سرمد کو آفس کے کام کے سلسلے میں گھر آنے میں دیر ہو گئی تھی وہ آج کسی صورت گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا لیکن پھر ضروری کام کی وجہ سے اُسے جانا ہی پڑا۔

رابیل کے گھر والوں کے جانے کے بعد رابیل اور رخسار بیگم پورا دن ایک دوسرے کے ساتھ ہی تھیں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں انہوں نے پورا دن اچھے سے گزارا تھا۔

شام ڈھل چکی تھی، سرمد اندر آیا، اوپر جانے سے پہلے اس نے کچن میں کھٹ پٹ کی آوازیں سنیں۔اس نے گھڑی پر وقت دیکھا رات کے دس بج رہے تھے۔ سردیوں کی وجہ سے خان بابا آٹھ بجے ڈنر کے بعد اپنے کوارٹر میں چلے جاتے تھے۔ لیکن کچن سے آتی آوازیں سن کر سرمد نے کچن کی طرف آہستہ سے قدم بڑھائے۔وہ کچن کے دروازے تک پہنچا تو دیکھا رابیل گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی، سٹو آن کر کے وہ شاید کچھ بنانے کا سوچ رہی تھی، وہ کیا کرنا چاہ رہی تھی سرمد کو سمجھ نہیں آئی۔

"آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟؟" سرمد نے اُسے کچن میں دیکھ کر سوال کیا۔ ویسے اتنی رات ہوئی نہیں تھی وہ جو یہ سوال کرتا، لیکن سردیوں کی وجہ سے نو دس بجے تک رخسار بیگم بھی سو جاتی تھی اس لیے اس نے ایسا سوال کیا۔

رابیل نے نظر اٹھائی اور کہا،

"جی بس بھوک لگی تھی تو اپنے لیے کچھ بنانے آئی تھی۔"

سرمد نے قدم آگے بڑھائے اور کچن کے اندر داخل ہو گیا۔

"آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں خان بابا کو کہتی وہ آپ کو کچھ بنا کر دے دیتے یا میں باہر سے آرڈر کر دیتا ہوں؟؟"

"نہیں باہر سے آرڈر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی میری ماما ہمیشہ کہتی تھیں اپنا کام خود کیا کرو۔اس لیے میں اپنے لیے خود ہی کچھ بنا لیتی ہوں اتنی رات ہو گئی ہے خان بابا بھی اپنے اپارٹمنٹ میں چلے گئے ہونگے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کچھ لمحے دیکھتا رہا پھر بولا،

"میں آرڈر کر دیتا ہوں آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں تب تک کھانا بھی آ جائے گا۔"

سرمد کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ رابیل نے ڈنر کیا بھی ہو گا یا نہیں۔ سرمد نے خود بھی ڈنر نہیں کیا تھا۔رخسار بیگم ڈنر کر کے اپنے کمرے میں آرام کے لیے چلی گئیں تھی۔رابیل کو تب بھوک نہیں تھی اس لیے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا لیکن اب اس کو

بھوک لگ گئی تھی۔فریج میں کھاناپڑاتھالیکن رابیل کاکچھ لائٹ ساکھانے کودل کررہاتھااس لیے وہ فرائز بنانے کاسوچ رہی تھی۔پہلے اُس نے نوڈلز بنانے کاسوچا،پھر کچھ دیر سوچنے کے بعداس نے ارداہ ترک کرکے فرائز بنانے کاسوچا،فرائز کابھی اس کاکوئی خاص ارادہ تھانہیں لیکن بھوک مٹانے کے لیے کچھ توکرناتھاناں۔جب اس نے سردی کااندازہ لگایاکہ سب کچھ اُسے خود کرناپڑنا،آلو چھیلنے سے کاٹنے تک،کاٹنے سے فرائی کرنے تک،یہ اس کوبہت مشکل کام لگ رہاتھا۔اس لیے وہ سٹوآن کرکے کچھ اورایزی بنانے کاسوچ رہی تھی کہ سرمد آگیا۔

رابیل تھوڑی دیر بعد بولی،

"نہیں رہنے دیں،فریج میں فروٹس پڑے ہیں میں وہ کھالیتی ہوں۔"

سرمد نے نرمی پوچھا،

"آریوشیور فروٹس سے آپ کی بھوک ختم ہوجائے گی؟"

جی سر!!

رابیل کایوں سر کہناسرمد کوچونکاگیا۔چاہے شادی ہوگئی ہو۔لیکن ابھی رابیل نے شائداس رشتے کوایکسیپٹ نہیں کیاتھااس لیے اس کاسر کہناہی بنتاتھا۔

سرمد کواُس کاسر کہنااچھانہیں لگاتھا۔لیکن وہ پھر بھی خاموش رہا۔

"جیسے آپ کو ٹھیک لگے اگر آپ کو دوبارہ بھوک لگے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں میں آپ کے لیے آرڈر کر دوں گا۔"

سرمد کچن سے نکلنے والا تھا جب رابیل نے اُسے روکا،

"سر آپ نہیں کھائیں گے کچھ ؟؟"

"نہیں !!" سرمد کو بھوک تو لگی تھی، لیکن خان بابا نہیں تھے اور یقیناً رابیل کو سب کرنا پڑتا اس لیے اس نے انکار کر دیا،

رابیل نے بھی سرمد سے یہ پوچھنے کی زحمت نہیں کی تھی کہ اُس نے ڈنر کیا بھی تھا یا نہیں۔ دونوں نے ہی ڈنر نہیں کیا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل پھر کچھ دیر بعد بولی،

"میں جانتی ہوں ہم دونوں کے لیے یہ رشتہ نیا ہے اور شاید کچھ حدیں بھی ہیں۔ لیکن مجھے اچھا لگا آج آپ کو میرے گھر والوں کے ساتھ مطمئن دیکھ کر۔"

"وہ اب میری بھی فیملی ہیں۔ اور میں رشتے نبھانے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹتا،" سرمد نے مسکرا کر جواب دیا۔

رابیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ پھر خاموش رہی۔

"بس اتنا ہی آپ کچھ اور نہیں کہیں گی؟؟" سرمد نے اُسے خاموش دیکھ کر سوال کیا۔

رابیل کو صبح والی بات یاد آئی جب سرمد کمرے میں آیا تھا۔

"آپ صبح کمرے سے چلے گئے تھے، ایسا کیوں؟؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی۔

"ہاں میں نے دیکھا تھا کہ آپ میرے سامنے انکمفرٹیبل ہو رہی تھیں۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کسی دباؤ میں رہیں یا میرے سامنے خود کو کنفیوز یا نروس فیل کروائیں۔ اس لیے میں کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔"

"آپ جتنا وقت چاہیے لے لیں۔ ہماری کہانی کو فوراً کوئی نام دینے کی ضرورت نہیں۔ جب تک آپ دل سے سیٹسفائی نہیں ہو جاتی آپ پر کسی قسم کا کوئی پریشر نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے خاموشی میں گزرے۔ پھر رابیل نے دھیرے سے کہا

آپ کا انداز... احترام بھرا ہے۔ بس... ابھی سمجھنے میں وقت لگے گا شائد!

سرمد گردن جھکا کر مسکرا دیا، جیسے دل ہی دل میں شکر ادا کر رہا ہو

آہستہ چلو... مگر ساتھ چلو، سرمد آہستہ سے بولا، اور کچن سے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے۔'

(******)

رابیل اس سیٹ کے بارے میں سرمد سے بات کرنا چاہتی تھی۔ سرمد کو یوں کچن سے نکلتا دیکھ کر وہ پھر سے سرمد کو پکارنے لگی۔

سرمد سر؟

سرمد اُس کے یوں بار بار پکارنے پر واپس پلٹ جاتا تھا، وہ رابیل کو یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، اگر وہ ایسا کہتا تو شائد وہ بات نہ کر پاتی، اس لیے وہ جب جب اُسے پکارتی تھی وہ فوراً پلٹ جاتا تھا۔ رابیل ابھی بھی کاونٹر کے پاس سٹوو آن کیے کھڑی تھی۔ سردی کی وجہ سے سٹوو سے نکلتی ہیٹ نے آ سے فیل ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ بلاوجہ سٹو آن کر کے اُس کے پاس کھڑی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد مسکراتے ہوئے پلٹا،

کچھ کہنا تھا آپ سے۔ رابیل جھجھکتے ہوئے بولی۔

"جی بولیے۔ سرمد نے پیار سے کہا۔"

"سر وہ۔۔" رابیل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے بات کرے اسے دل میں کہیں نہ کہیں ڈر تھا کہ سرمد غصہ نہ کر جائے۔ وہ صبح بات کرنا چاہتی تھی لیکن اسے وقت نہیں ملا۔

سرمد کچن کی طرف بڑھا رابیل کاونٹر کے ایک طرف کھڑی انگلیوں زور سے موڑ رہی تھی۔ سرمد کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی جس سے صاف واضح تھا کہ وہ کچھ کہنے سے پہلے جھجک رہی ہے۔

آپ کھل کر مجھ سے بات کر سکتی ہیں۔ آپ بولیں۔ سرمد نے اسے کمفرٹیبل کرتے ہوئے کہا۔ وہ چلتے ہوئے کاونٹر کے پاس آیا جہاں رابیل کھڑی تھی رابیل ایک دم چونک گئی سرمد کے یوں پاس آنے پر، سرمد نے سٹوو بند کیا۔

آپ کب سے سٹوو آن کر کے کھڑی تھیں، خطرہ تھا اسلیے بند کر دیا میں نے۔ سرمد جواب دے کر واپس سے کاونٹر کی دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔

جی بولیں آپ۔ میں سن رہا ہوں۔

"سر وہ مجھے منہ دکھائی کا تحفہ نہیں چاہیے۔" رابیل جلدی میں بولی۔

کیا؟؟؟ سرمد نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

"میرا مطلب ہے سر وہ آپ مجھے کچھ اور دے دیں۔ وہ ہچکچا رہی تھی۔"

آپ کو وہ پسند نہیں آیا؟؟ سرمد نے سوال کیا۔

نہیں سر ایسی بات نہیں ہے۔

Clubb of Quality Content

"میں نے کہا تھا اگر آپکو پسند نہیں آیا تو میں کچھ اور لادونگا آپ وہ بھی رکھ لیں۔ سرمد نے مسکرا کر اسے کہا۔اسے سمجھ آگئی تھی کہ رابیل کیوں ایسا کہہ رہی ہے۔کیونکہ وہ جتنا اسے جانتا تھا اسے معلوم تھا کہ اگر اس سیٹ کی قیمت کا اسے پتہ چلے گا تو وہ ضرور اس سے بات کرے گی۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کی بیوی کی سروس اتنی فاسٹ ہوگی کہ اگلے دن ہی سب سرچ کر چکی ہوگی۔"

"سر وہ ایکچلی مجھے اتنے ہیوی جیولری پہننے کی عادت نہیں ہے۔وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔وہ ڈائریکٹ اسے اگر یہ کہتی کہ وہ اتنا قیمتی ہے میں کیسے لوں تو شائد سرمد کو برا لگ جاتا۔"

تو کونسا آپ نے روز پہننا ہے بس کبھی جب آپ کا دل کرے آپ پہن لینا۔

.سر وہ پنک کلر کا ہے؟؟رابیل نے اگلا خدشہ بتایا

"تو کیا پنک کلر لڑکیوں کو نہیں پسند ہوتا؟؟اب وہ بھی تجسس سے سوال کر گیا۔مجھے لگا کہ جیسے دوسری لڑکیوں کو پنک کلر پسند ہوگا آپ کو بھی ہوگا۔"

"سر وہ پنک ڈریس کے علاوہ کسی اور ڈریس کے ساتھ میچ نہیں کرے گا۔رابیل کیا بولے جا رہی تھی اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کے لبوں پر مسکراہٹ آئی رابیل بہت سنجیدگی سے بات کر رہی تھی۔اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے مسکراہٹ چھپائی اور بولا،

"تو اتنی سی بات کے لیے آپ نے وہ سیٹ نہیں لینا؟؟ چلے میں آپ کی یہ پریشانی بھی دور کر دونگا آپ کی وارڈروب میں پنک کلر کے زیادہ سے ڈریس آجائیں گے پھر آپ پہن لینا۔"

رابیل نے آنکھیں پھیلا کر سرمد کو دیکھا جو اس کی بات کو سنجیدہ ہی نہیں لے رہا تھا اور رابیل کے لیے یہ بات تیسری جنگ چھڑنے جیسی سنجیدہ اور غمگیں مسئلہ تھا،

اس نے ایک آخری کوشش کی۔سر آپ وہ مجھ سے لے لیں میں اتنی رسپانسبل نہیں ہوں مجھ سے کھو جائے گا۔

سرمد کا دل کیا وہ جی بھر کر مسکرائے وہ کھل کر ہنسے اپنی بیوی کی اس بات پر۔

"دیکھیں اب وہ میرے کسی کام کا نہیں ہے۔میں تو اب وہ پہننے سے رہا۔اس لیے آپ کو لینا ہی ہوگا۔"

سر؟؟؟ وہ روہانسی ہوئی۔

"اٹس اوکے آپ رسپاسبل نہیں ہے لیکن آپ کی جس سے شادی ہوئی ہے وہ اپنی چیزوں کا خیال رکھنا بہت اچھے سے جانتا ہے۔"

جی سر؟؟رابیل کو اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔

"میں خیال رکھ لونگا، آپ کہیں گی تو الماری کے باہر پہرہ بھی دے لونگا تاکہ آپ کا وہ سیٹ کہیں کھو نہ جائے لیکن میں وہ واپس نہیں لے سکتا۔ آپ اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔"

رابیل خاموش ہو گئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اگر وہ مزید کچھ کہے گی تو اس کے پاس ہزاروں کے جواب ہونگے۔ وہ جو اس کے پنک سیٹ کے لیے پنک ڈریس سے وارڈروب بڑھنے کا کہہ رہا تھا یقیناوہ بہت کچھ کر سکتا تھا۔ اس لیے وہ مزید سرمد کے اس قدر قیمتی تحفہ نہیں لے سکتی تھی اس لیے خاموش ہو گئی۔

"اور کچھ کہنا ہے آپ کو؟؟"

نہیں سر۔

"کل تک آپ کی الماری میں پنک ڈریس آجائیں گے آپ میچنگ کر لینا۔"

"رابیل کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار کے ساتھ مار دے اب ایسا بھی کیا کہنے کی ضرورت تھی۔"

"اب اگر وہ کہتی کہ اسے پنک کلر اتنا نہیں پسند تو یقیناجو وہ کلر بولتی اس سے اس نے الماری بھر دینی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”سر میں نے کبھی پنک کلر نہیں پہنا اس لیے پلیز آپ ایسا مت کرنا۔ رابیل نہیں چاہتی تھی کہ اس کی الماری پنک ڈریس سے بھری ہو وہ بچی نہیں تھی۔“

”پھر کونسا کلر پسند ہے آپکو؟؟ سرمد اس سے بات کر کے ریلیکس فیل کر رہا تھا اس لیے وہ بات بڑھا رہا تھا۔“

مجھے کچھ کام ہے۔ وہ اس وقت وہاں سے نکلنا چاہتی تھی کیونکہ اس کو اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا۔

”لیکن سر پلیز آپ میرے وارڈروب کو پنک ڈریس سے مت بڑھنا وہ جاتے جاتے التجا کر گئی تھی۔“

سرمد دل کھول کر مسکرایا۔ وہ ایک منٹ بھی کچن میں نہیں رکی فوراً اوپر کی جانب بھاگ گئی،

”کیا واقعی ہی انہیں پنک کلر نہیں پسند؟؟ سرمد خود سے سوال کرنے لگا۔“

”پھر گوگل کیوں یہ بتا رہا تھا کہ موسٹلی لڑکیوں کو پنک کلر پسند ہوتا، میری ساری ریسرچ پر گوگل نے پانی پھیر دیا۔ یقیناً اب مجھے کوئی اور ایپ ڈونلوڈ کر کے یہ جاننا ہوگا جو بلکل آتھینٹک باتیں مجھے بتائے۔ وہ پیشانی مسلتے ہوئے بڑبڑاتے کچن سے نکل گیا۔“

(*****)

سرمد آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا رخسار کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ رخسار بیگم بیڈ پر لیٹی ہوئیں تھی آنکھیں بند کو ہوئی تھیں۔ سرمد نے دروازہ ناک کیا اور وہ اندر آگیا۔ رخسار بیگم اُسے دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ سرمد نے اپنا کورٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور رخسار بیگم کی گود میں سر رکھ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

کب آئے تم گھر؟؟ رخسار بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں۔ سرمد آنکھیں بند کر کے جواب دے رہا تھا۔

ڈنر کر لیا تم نے؟؟

نہیں!! بھوک نہیں تھی۔

اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئے ادھر کیوں آگئے ہو، اب تمہاری شادی ہو گئی ہے۔ جلدی گھر آیا کرو۔ رخسار بیگم اُسے سمجھاتے ہوئے بولیں۔

میں کمرے میں جانے ہی والا تھا پھر سوچا آپ کے پاس تھوڑا وقت گزار لوں پھر چلا جاتا ہوں۔

رابیل جو اپنے کمرے میں بھوک کی وجہ سے ادھر سے اُدھر چکر لگا رہی تھی۔ ابھی اُسے کمرے میں آئے ہوئے صرف آدھا گھنٹہ ہوا تھا کہ اُسے بھوک نے ستانا شروع کر دیا تھا اس

لیے وہ چکر لگانے لگ گئی۔ جب تک وہ کھانا نہیں کھائے گی اس کو بے چینی ہوتی رہے گی۔ رابیل اپنی بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر کمرے سے باہر نکلی۔

اپنے کمرے سے آگے آئی تو رخسار بیگم کے کمرے کی لائٹ آن تھی۔

آنٹی اس وقت تک جاگ رہی ہیں؟؟ رابیل نے خود سے سوال کیا۔

وہ کچن میں جاتے جاتے رک گئی اور رخسار بیگم کے دروازے پر ناک کیا۔ رابیل کو معلوم نہیں تھا کہ سرمد کمرے میں موجود ہے۔

سرمد آنکھیں موندیں لیٹا ہوا تھا شائد نیند نے اُس پر غلبہ پا لیا تھا۔

رخسار بیگم کی آواز سن کر وہ اندر آئی، دیکھا تو سرمد رخسار بیگم کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا۔

رابیل دروازے پر ہی رکی رہی۔

آجاو اندر۔ باہر کیوں رک گئی ہو۔ رخسار بیگم اُسے کھڑا دیکھ کر بولیں۔

وہ آپ کے کمرے کی لائٹ آن تھی تو اس لیے میں آگئی۔

اچھا! آو بیٹھو میرے پاس، رخسار بیگم نے سرمد کے بالوں سے ہاتھ اٹھا لیا۔ رابیل جھجھکتے ہوئے صوفے کے پاس چلی گئی۔

Clubb of Quality Content

رابیل کی آواز سن کر سرمد کی آنکھ کھولی۔اس نے دائیں جانب دیکھارابیل کھڑی تھی۔،

دونوں کی نظریں ایک لمحے کو ٹکرائیں، پھر فوراً جھجکتے ہوئے ہٹ گئیں۔

سرمد نے رخسار بیگم کی گود سے سر اٹھایااور بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنکھیں نیند کے خمار سے سرخ ہورہی تھیں۔

تم کدھر جارہے ہو؟؟سرمد کے یوں اچانک اٹھ جانے پر رخسار بیگم بولیں۔

کہیں نہیں۔وہ رخسار بیگم کو دیکھ کر بولا،

آورابیل میرے پاس بیٹھو۔رخسار بیگم نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے اپنی طرف آنے کا کہا،۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل صوفے سے ہٹ کرر خسار بیگم کے قریب بیڈپر آکر بیٹھ گئی۔اور سرمد سامنے صوفے پر بیٹھارہا۔

سرمد کی نگاہیں بار بار جھک رہی تھیں، جیسے وہ دل کے اندر اٹھتے سوالوں کو چھپانے کی کوشش کررہاہو۔ایک اُسے نیند بھی کافی آرہی تھی لیکن اب جب رابیل بھی ادھر تھی اس لیے سونے کاارادہ فل وقت وہ ملتوی کرچکا تھا۔رابیل کے ہاتھ ایک دوسرے میں جکڑے ہوئے تھے۔

رخسار نے دونوں کو غور سے دیکھا۔ان کی آنکھوں میں عمر کا سکون اور محبت کی گرمی تھی۔

وہ دھیرے سے سیدھی ہو کر بیٹھی اور نرم مگر پُر اثر لہجے میں بولیں۔

تم دونوں ایک نئے راستے پر قدم رکھ چکے ہو۔راستہ چاہے مجبوری میں چُنا جائے یا کسی کی خواہش پر، مگر سفر ہمیشہ اپنے قدموں سے ہی طے کرنا پڑتا ہے۔یہ جھجک، یہ خاموشی، یہ دوریاں.

وقت کے ساتھ پگھل جائیں گی، بس شرط یہ ہے کہ دل ایک دوسرے کی طرف بڑھنے کی.

اجازت دیں۔

سرمد نے لمبی سانس لی۔روشنی اس کے چہرے پر پڑی تو لگا جیسے کوئی اندر چھپا اضطراب بے نقاب ہو رہا ہو۔اس نے گردن تھوڑی سی جھکائی، جیسے اپنے اندر کی کمزوری سے لڑ رہا ہو۔

رابیل نے رخسار بیگم کے الفاظ پوری توجہ سے سنے۔اس کے دل میں جیسے کوئی بھاری پتھر رکھا تھا، مگر رخسار بیگم کے لہجے میں اتنی چاہت تھی کہ وہ لمحہ بھر کو گہری سانس لے کر خود کو تھام گئی۔

رخسار بیگم نے آگے بڑھ کر رابیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔رابیل کی انگلیوں میں لرزش تھی۔

بیٹا، یہ رشتہ اب تم دونوں کی مشترکہ کہانی ہے۔اپنے دل کے اندر کوئی دیوار مت کھڑی کرنا۔وقت لو،ایک دوسرے کو سمجھو،اپنے دل کی بات دل میں نہ رکھا کرو۔ کبھی کبھار رشتے کو چلانے کے لئے صرف ایک سچی بات کافی ہوتی ہے۔

سرمد نے آہستگی سے سر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں بے بسی، سوال اور ایک چھپی ہوئی اُمید صاف جھلک رہی تھی۔

میں کوشش کروں گا کہ اس رشتے کو دل سے نبھاوں۔بہت کچھ نیا ہے،،بہت کچھ سمجھنا ہے... مگر میں آپ کی امیدوں پر پورا اتروں گا۔اس نے یہ لائن رابیل کو دیکھ کر بولی۔

رابیل نے چند لمحے خاموشی میں گزارے، پھر مدھم آواز میں بولی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں بھی کوشش کروں گی... مگر ڈر بھی ہے، دل میں سوال بھی۔ کبھی کبھی لگتا ہے کہ شاید یہ سب اچانک بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

رخسار نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دونوں کو دیکھا۔

تم دونوں کی یہ سچائی ہی تمہیں ایک دوسرے کے قریب لائے گی۔ڈر کا علاج بات ہے، خاموشی کا علاج قربت ہے۔وقت کے ساتھ یہ فاصلہ خود کم ہو جائے گا۔

بس دل میں باتیں مت رکھنا۔جو بات بری لگے ایک دوسرے کی، تو ایک دوسرے سے شئیر کرنا، معاملوں کو اچھے سے سلجھانا، رشتے کی اصل خوبصورتی ہی یہی ہے جب دو ساتھ چلنے والے ایک دوسرے کو سمجھنے لگ جائیں۔

رابیل نے ہاں میں گردن ہلادی،

کافی دیر باتیں ہوتی رہیں۔پھر رخسار بیگم کو نیند آنے لگی۔

باقی باتیں صبح کریں گے ابھی تم دونوں جاو، آرام کرو۔رخسار بیگم نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

رابیل اٹھ گئی۔سرمد بھی اُس کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا۔

رخسار بیگم نے رابیل کو روکا،

رابیل!!

جی،اس نے پلٹ کر جواب دیا۔

ڈنر کیا تھا؟؟ باتوں باتوں میں مجھے تم سے پوچھنا یاد ہی نہیں رہا تھا۔

رابیل خاموش رہی۔سرمد جو کہ اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

بتاو؟؟رخسار بیگم نے پھر پوچھا۔

بھوک نہیں تھی آنٹی۔رابیل نے بات بدل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کھانے کے معاملے میں لاپرواہی برتنا اچھی بات نہیں ہے رابیل"

"آپ آرام کریں۔" وہ بس اتنا ہی بول پائی اور کمرے سے نکل گئی۔

سرمد نے اُسے حیرت اور شکوے کی نگاہوں سے دیکھا تھا، کیونکہ جب وہ گھر آیا تھا تو وہ کچن میں تھی یقیناً بھوک لگی تھی تب ہی تو وہاں تھی۔

رابیل جو کچن میں جانے کے لیے کمرے سے نکلی تھی، وہ ارادہ ترک کر کے واپس کمرے میں چلی گئی۔ سرمد نیا اپنا کورٹ کمرے میں پھینکا اور خود نیچے آ گیا۔

نیچے کچن میں گیا اور لائٹ آن کی،

انیتس سالوں میں یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ کچن میں آیا تھا۔ اور ایک بار نہیں ایک ہی دن میں دو بار وہ کچن میں آیا ہے۔ اور وجہ صرف ایک تھی اس کی بیوی۔

اُسے تو کچھ پتہ بھی نہیں تھا، نہ کبھی اُس نے ایسا سوچا تھا کہ وہ یوں کسی کے لیے کچن میں بھی آئے گا اور کھانا گرم کرے گا۔

"مطلب سیریسلی !! اب میں کھانا بھی گرم کرونگا؟؟ ایک ہی دن میں دو دفعہ میڈم مجھے کچن تک لا چکی ہیں۔ آگے پتہ نہیں مجھ سے کیا کیا کروائیں گی۔ سرمد اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بڑبڑایا۔ اور فریج سے کھانا نکالنے لگا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے ایک فرائڈ رائس، کباب نکال لیے رات کا وقت تھا، اتنا بھی کافی تھا۔ وہ خود سے ہی سوچ رہا تھا۔

کھانا لے کر اُس نے کاونٹر پر رکھا پھر کسی برتن میں دونوں چیزیں ڈالیں اور اون میں گرم کرنے لگا،

اس کے لبوں سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی۔ وہ اپنے آپ کو اس فیز میں دیکھ کر خود بھی حیران ہو رہا تھا۔

"کیا کبھی میں نے سوچا تھا کہ کوئی میری زندگی میں اتنا ضروری ہو جائے گا کہ میں اُس کے لیے سب کچھ کرنے کو تیار ہو جاوں گا؟؟ جب تک کھانا گرم ہو رہا تھا وہ خود سے بات کرتے ہوئے بولا،"

"محبت انسان کو کیا سے کیا کروا دیتی ہے۔ یہ آج مجھے بخوبی پتہ چل گیا ہے۔ وہ پھر مسکرایا۔"

سرمد نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور جگ میں پانی ڈالا، گلاس پکڑا اور ٹرے میں رکھنے لگا۔ کھانا گرم ہوتے ہی اُس نے اون سے کھانا نکالا، پلیٹ لی ٹرے میں رکھی سب کچھ ایک ہی ٹرے میں رکھ کر وہ کچن سے باہر آ گیا۔

(*****)

کچن سے باہر آتے ہی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا،رابیل کے دروازے کے پاس پہنچ کر رک گیا۔اس نے سکون سے سانس لی۔دروازہ ناک کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

دروازہ ناک کیا،تو دو منٹ میں ہی رابیل نے دروازہ کھول دیا۔

رابیل نے سرمد کو دیکھا،پھر اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھی،وہ جیسے ٹرانس میں ہو،

"اندر آنے کا نہیں کہیں گی؟؟رابیل کے یوں ں حیران ہونے پر سرمد بولا،"

آ۔۔آیئے بولتے ہوئے اُس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

سرمد اندر آیا،ٹرے کو ٹیبل پر رکھ دیا،

"کھانا کھالیں۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ نے ڈنر نہیں کیا۔،میں کھانے کے معاملے میں کافی سٹرکٹ ہوں،اس لیے آئندہ آپ کوئی میل سکپ نہیں کریں گی،وہ اُسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔

وہ مجھے تب بھوک نہیں تھی وہ بولی۔"

تب نہیں تھی۔یقیناًاب تو ہو گی۔سرمد بولا،

"میں خود کچن سے لے لیتی کھانا آپ نے کیوں کیا یہ سب؟؟"وہ حیران ہو رہی تھی۔

"شادی کے پہلے دن ہی میں آپ کو کیسے بھوکا سونے دے سکتا ہوں۔آپ تو سمجھیں گی کہ کتنا ظالم شوہر ملا ہے آپکو۔"

"نہیں میں کیوں سوچوں گی ایسا؟؟"وہ ابھی بھی کھڑی تھی۔

"بیٹھ جائیں، کھانا کھالیں۔میں چلتا ہوں۔"

"آپ نہیں کھائیں گے؟؟وہ بیٹھنے سے پہلے بولی۔"

"نہیں۔سرمد نے سرسری ساجواب دیا۔"

"ڈنر تو آپ نے بھی نہیں کیا۔رابیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی،"

وہ حیران تھا کہ اسے کیسے معلوم کہ میں نے ڈنر نہیں کیا،رابیل نے اُس کے چہرے پر حیرانی دیکھی اور بولی،

"آپ جتنے ہیلتھ کانشیس ہیں آپ باہر کا کھانا آوائڈ کرتے ہیں،اور جب آپ گھر آئے تب آپ نے کچھ نہیں کھایا اس لیے میں نے پوچھ لیا۔"

"سرمد کو حیرانی ہوئی، مطلب کیا اب یہ میرے دل کی بات کیسے سمجھ سکتی ہیں؟؟کیا میں کچھ بول رہا تھا سوچتے ہوئے؟؟سرمد خود سے بڑبڑایا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آ جائیں، کھانا کھالیں، ویسے بھی میں اتنا کھانا اکیلے کھانے سے تو رہی۔ رابیل پلیٹ میں رائس ڈالتے ہوئے بولی۔"

سرمد کچھ دیر کھڑا رہا، پھر ڈریسنگ کے پاس جو سٹول پڑا تھا وہ اٹھا کر لے آیا، اور ٹیبل کے سامنے رکھ دیا، درمیان میں ٹیبل تھا وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ سرمد اس کے ساتھ بیٹھنے کی غلطی کبھی نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ جب سے اُس نے اپنے دل میں اعتراف کیا تھا کہ رابیل سے اُسکو محبت ہے، تب سے اُس کا دل بغاوت پر اتر آیا تھا۔ جیسے ہی رابیل سامنے ہوتی تھی یا پاس ہوتی تھی تو اُس کی ہارٹ بیٹ معمول سے زیادہ تیز ہو جاتی تھی۔

"کھائیں۔ رابیل نے اُسے یوں بیٹھے رہنے پر بولا،"

پلیٹ ایک تھی، کیونکہ سرمد تو اُس کے لیے کھانا لایا تھا،

"پلیٹ نہیں ہے اور۔ وہ بولا،"

یوکین شئیر ود می، وہ کس دل سے بولی تھی وہ ہی جانتی تھی، رابیل کو سخت چڑ تھی اپنی پلیٹ سے کسی کو کھانا دینے سے اپنا کھانا کسی کے ساتھ شئیر کرنے سے اور سب سے بڑھ کر اپنا گلاس کسی اور کو دینے سے۔ وہ اس معاملے میں تھوڑی سٹرکٹ تھی۔

"آر یو شیور؟؟ سرمد نے آبرو اچکا کر پوچھا۔"

"یس آئی ایم!!" رابیل سپاٹ لہجے کے ساتھ بولی،

رابیل نے اپنی پلیٹ اس کی طرف کھسکائی اور چمچ بھی اُسے دیا۔

شکر ہے دو چمچ ہیں، ورنہ چمچ تو میں کبھی بھی اپنی کسی کو نہ دوں، وہ چمچ کو دیکھتے ہوئے منہ میں بڑبڑائی،

سرمد نے پہلی بائٹ لی، وہ پر سکون بیٹھا ہوا تھا، لیکن نا جانے کیوں وہ تھوڑا انکمفرٹیبل ہو رہا تھا۔ رابیل کو تو بھوک لگی تھی اس لیے وہ کسی اور چیز کے بارے میں سوچنا تو دور وہ تو یہ بھی نہیں دیکھ رہی تھی کہ سرمد ٹھیک سے کھا بھی رہا ہے یا نہیں، وہ اپنی دُھن میں کھانا کھا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سرمد کی ہارٹ بیٹ بڑھنے لگی، ابھی بائٹ اس کے منہ میں ہی تھی کہ اس کو کھانسی شروع ہو گئی۔ رابیل جو ابھی اپنے پانی پینے کے لیے گلاس اٹھا رہی تھی۔ سرمد کو کھانسی کرتا دیکھ کر گلاس اُس کی طرف بڑھایا۔"

پانی لیں، اُس نے گلاس آگے کیا۔

سرمد نے جلدی سے گلاس تھاما اور ایک ہی سانس میں پورا پانی اندر انڈیل گیا۔

آر یو اوکے؟؟ رابیل بولی۔

سرمد نے ہاں میں سر ہلایا۔

"میرا ہو گیا ہے میں چلتا ہوں، وہ مزید یہاں رک نہیں سکتا تھا۔"

"لیکن آپ نے تو کھانا کھایا ہی نہیں؟؟" رابیل نے پلیٹ میں اُس کی طرف کا کھانا دیکھ کر بولا،

"رات زیادہ ہو گئی ہے اور میں دیر رات کو کچھ نہیں کھاتا۔ یہ حقیقت بھی تھی اور نہیں تھی۔"

اوکے۔ رابیل نے کندھے اچکا دیے اور پھر کھانے لگی۔

سرمد اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر نکلتے ہی اُس نے ایک لمبا گہرا سانس لیا، اپنے ماتھے ہتھیلی سے مسلا، جیسے وہ خود کو کوس رہا ہو کہ کیا ضرورت تھی اس وقت ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی۔

کیا سوچیں گی وہ میرے بارے میں؟؟ سرمد کو اب صرف رابیل کی فکر ہوتی تھی کہ وہ اُس کے بارے میں کیا سوچے گی۔ اس لیے وہ اس معاملے میں تھوڑا سینسیٹیو ہو گیا تھا، باقی کسی کے سوچنے نا سوچنے کی اُسے پرواہ نہیں تھی لیکن رابیل کے سوچنے کی اُسے بہت پرواہ تھی۔

وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

رابیل بھی کھانا کھا کر ٹرے سائیڈ پر رکھ کر سکون سے بیڈ پر آگئی۔

اب وہ آرام سے سو سکتی تھی۔

(******)

اگلے دن سرمد ہمیشہ کی طرح وقت پر آفس پہنچ گیا، آفس کا بڑا کانفرنس روم روشنی سے نہایا ہوا تھا۔ فلور ٹو سیلنگ شیشے کی کھڑکیوں سے سورج کی کرنیں اندر داخل ہو کر میز پر پڑی دستاویزات اور لیپ ٹاپ کی اسکرینوں پر چمک رہی تھیں۔ کمرے کی سفید دیواروں پر جدید آرٹ کی تصویریں تھیں، مگر آج سب کی نظریں ایک ہی تصویر پر جمی تھیں۔

مرکزی اسکرین پر رابیل کی پینٹنگ جگمگا رہی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

TWO ERAS ONE STRUGGLE

ایک ایسا شاہکار جس میں دو صدیوں کے درد، برداشت، اور خاموش جنگ کو رنگوں کی زبان میں قید کیا گیا تھا۔ دو چہرے تھے مگر دھند میں لپٹے ہوئے، جیسے وقت نے ان کی پہچان چھپا کر صرف احساسات باقی رہنے دیے ہوں۔

پورے آرٹ ہاؤس میں بس اسی تصویر کی بازگشت تھی۔

آٹھ افراد میز کے گرد بیٹھے تھے۔ مختلف ملکوں کے نمائندے، مختلف زبانوں کے لہجے، مگر ایک حیرت۔ ایک تعریف، ایک سوال سب کے چہروں پر واضح۔

سرمد ہیڈ چیئر پر بیٹھا تھا۔ روشنی اس کے چہرے پر پڑی مگر اس کے تاثرات میں وہی دھند تھی جو پینٹنگ میں تھی۔ جیسے دل میں کسی اور ہی جہان کے سوال گردش کر رہے ہوں۔

یورپین گیلری کی نمائندہ آگے جھکی۔ اس کی آواز کمرے میں ارتعاش پیدا کرتی ہوئی سنائی دی۔

'Mr. Sarmad, this piece...it's Haunting..its brilliant..social media is exploding.

TWO ERAS ONE STRUGGLE has been trending..We've had three acquisition offers already

ٹو اراون سٹر گل دنیا بھر میں چرچوں میں ہے۔ تین بین الاقوامی آرٹ ہاؤسز اسے خریدنے کے لیے تیار ہیں۔

صائم نے فائل میز پر رکھتے ہوئے بے حد جوش سے کہا،

سر، یہ پینٹنگ وائرل ہو چکی ہے۔ ہر پلیٹ فارم پر رابیل کا نام گونج رہا ہے۔ جیسے کوئی چھپا ہوا ستارہ یکدم آسمان پر چمک اٹھے۔

سرمد نے آنکھیں سکرین پر گاڑ دیں۔ پھر بولا وہ ہمیشہ دل سے بناتی ہیں۔ شاید اسی لیے اثر بھی دل پر ہوتا ہے۔

کمرے میں بیٹھی مس صوفیا ہلکا سا مسکرا کر بولی

آرٹ دل سے نکلے تو دنیا کو بدل دیتا ہے۔ اور آپ کے پاس اتنی اچھی آرٹسٹ ہیں آپ نے انہیں کہاں چھپا کر رکھا ہے۔ ہم سے نہیں ملوائیں گے؟؟؟ مس صوفیہ مسکرا کر بولی۔

بہت جلد میں اُن کو آپ سب سے انٹرڈیوس کروادونگا، لیکن فلحال میں اُن کے بارے میں کچھ بھی نہ ڈسکس کر سکتا ہوں اور نہ شئیر، ڈیو ٹو ہر پرائیوسی ایشو، سرمد نے مسکرا کر سب کو جواب دیا۔

ہم انتظار کریں گے۔ آپ کو چاہیے کہ ان کے کام کو انٹرنیشنل زیادہ سے زیادہ پروموٹ کریں، وہ بہت جلد ہی اپنا نام بہترین آرٹسٹ میں شامل کروالیں گی۔ دوسرا ٹیم میمبر بولا، اس پر بھی ہم بہت ڈیٹیل سے بات کریں گے، اور بلکل وہ انٹرنیشل ضرور کام کریں گی۔ سب کچھ اُن کی مرضی سے ہی ہو گا۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہ انٹرنیشنل سطح کی روشنی، دباؤ اور دنیا کی نظریں برداشت کر سکے گیں؟ ایک اور ٹیم میٹ بولا،

کیونکہ وہ اس فیلڈ میں نیو آرٹسٹ ہیں اور فیم سنبھالنا، میڈیا یہ سب ہینڈل کرنا آسان نہیں ہوتا، سب اپنی اپنی رائے دے رہے تھے۔

سرمد ایک دم چونک گیا۔ جیسے کسی نے اس کے دل کے اندر چھپا خوف اُچانک کھول دیا ہو۔ کمرے میں ہر کوئی اپنی بات میں مصروف تھا، لیکن سرمد اپنے ہی خیالات کے سمندر میں ڈوبنے لگا۔

اس کے دل میں جیسے کوئی بے نام سا سوال اٹھا،

کیا رابیل یہ سب چاہتی ہیں؟

کیا وہ واقعی یہ سب چاہیں گی؟

کیا وہ یہ سب ہینڈل کر لیں گی؟؟

وہ تو کیمروں سے دور رہتی ہیں۔ تقریبات سے ڈرتی ہیں، اور اب دنیا اس کے آرٹ کو انٹرنیشنل لیول پر دیکھنا چاہتی ہے۔ سرمد اپنی انہیں سوچوں میں گم تھا کہ صائم کی آواز نے اسے چونکایا۔

سر، اگر آپ چاہیں تو اگلے ہفتے لندن کی گیلری کے ساتھ ورچوئل پریزنٹیشن رکھ دیں؟ رابیل بھی اپنے آئیڈیاز شئیر کر دیں گی۔

سرمد نے گہری سانس لی اور بولا،

پہلے رابیل سے پوچھنا ضروری ہے۔ ہر فنکار کو اختیار ملنا چاہیے کہ اس کی تخلیق کہاں جائے۔ اگر وہ یہ سب کرنے پر راضی ہیں تو یقیناً ویسا ہی ہو گا جیسے ہم چاہیں گے، لیکن اگر اُن کی مرضی نہیں ہو گی تو ہم اس آرٹ کو صرف پاکستان تک ہی محدود رکھیں گے۔

مس صوفیا جو سرمد کی ہر بات سے ایگری کر رہی تھی دھیرے سے بولی۔

دنیا میں بہت کم آرٹ ہاؤسز ایسے ہیں جو فنکار کی ذاتی جگہ کو اہمیت دیتے ہیں۔

میرے لیے یہ سب آرٹ پیس نہیں ہیں یہ میرے لیے کسی قیمتی امانت ہی طرح ہیں جو مس رابیل نے ہمارے آرٹ ہاوس کے لیے بنائے ہیں۔ میں اُن کی اور اُن کے آرٹ کی دل سے قدر کرتا ہوں، سرمد رابیل کی تعریف کرتے ہوئے بولا،

سرمد نے نظریں ایک بار پھر سکرین پر دوڑائیں۔ پینٹنگ جیسے اس سے بات کر رہی تھی، پینٹنگ میں درد تھا، سچ تھا، خاموش فریاد تھی۔

وہ تصویر دیکھتے دیکھتے رابیل کی وہ معصوم سی آنکھیں یاد کرنے لگا جو اکثر بات کرتے ہوئے نیچے جھک جاتی تھیں۔

پھر جیسے اُس کے دل نے اُس سے سوال کیا،

کیا وہ اس رشتے میں اپنی مرضی رکھ پاتی ہے؟ یا وہ میرے فیصلوں کی دنیا میں کہیں کھو گئی ہے؟ کیا میں اس کے سکون کا ذریعہ ہوں، یا اس کے دل کا شور؟

چند لمحے گزرے تھے کہ صائم میز کے قریب آیا۔ سر، باقی ایجنڈا شام تک ٹال دیتے ہیں؟

سرمد نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا کہ تم لوگ دیکھ لو، مجھے ابھی جانا ہے۔

وہ فائل بند کرتا ہے، آہستگی سے میز سے ہٹ کر دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔ جیسے کوئی بھاری بادل اس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہو۔

پارکنگ میں پہنچ کر اس کی گاڑی خاموشی سے شہر کے ٹھنڈے موسم میں سرکی۔ گاڑی سڑک پر تھی مگر سرمد کی سوچیں رابیل کے گرد گھومتی رہیں۔

دھیرے سے ہاتھ اسٹیئرنگ پر کس گیا۔ وہ کچھ دیر یونہی کھلی فضا میں گزارنا چاہتا تھا، اس لیے آفس سے نکل آیا تھا۔

(****)

Clubb of Quality Content

سرمد شام کے وقت گھر لوٹا تو رُخسار بیگم نے دونوں کو باہر ڈنر کرنے کے لیے کہا اسی لیے سرمد اور رابیل اپنے اپنے کمروں میں جا کر تیاری کرنے لگے۔

دسمبر کا آخری ہفتہ تھا۔ باہر کی سردی یخ بستہ ہواؤں کی طرح تیز تھی، جیسے پورا شہر چادر لپیٹ کر خاموش بیٹھا ہو۔

رابیل نے سردی سے بچنے کے لیے ویلوٹ کا ڈارک براون ڈریس الماری سے نکالا اور چینجنگ روم میں چینج کرنے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چینج کر کے آئی تو ڈریسنگ کے آگے تیار ہونے کے لیے بیٹھ گئی۔ رابیل کی قمیض گھٹنے سے ذرا اوپر تک تھی، آستینوں اور گلے پر باریک دھاگوں سے بھاری نفیس کام کیا گیا تھا۔ شلوار پلازو اسٹائل کی تھی۔

رابیل عام طور پر ویسٹرن لباس بہت کم پہنتی تھی۔ اسے ایسے سوٹ پسند تھے جو پُر سکون ہوں، سیدھے سادے۔ تیار ہو کر وہ ڈریسنگ سے ہٹ گئی، دوپٹہ ابھی اُس نے نہیں لیا تھا، وہ بیڈ پر ہی پڑا تھا۔ خود کو کور کرنے کے لیے اُس نے اس ڈریس کے ساتھ کوٹ پہننے کا سوچا، وہ الماری کی طرف بڑھی، الماری کے دو سیکشنز تھے ایک طرف اس کے سارے کپڑے تھے اور ایک طرف سرمد کی کچھ چیزیں تھیں، سرمد کے ونٹر کورٹس بھی اسی الماری میں ہی تھے لیکن رابیل اس بات سے انجان تھی۔

Clubb of Quality Content

الماری کھولتے ہی دائیں طرف لمبے کوٹوں کی قطار بنی ہوئی تھی، ہر کلر ہر طرح کا کورٹ اس میں موجود تھا لانگ شارٹ، جیکٹ سٹائل ہر طرح کا، وہ براون کلر کا کوٹ ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ ایک ایک کر کے ہینگر سے دیکھ رہی تھی کوٹ کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لیے اُسے ڈھونڈنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ پھر آخر کار کافی جدوجہد کے بعد اس کو براون کورٹ مل گیا۔ اس نے الماری سے نکالا اور پہننے لگی، وہ کورٹ اسے گھٹنوں سے نیچے تک تھا فٹنگ میں بھی کھلا تھا، لیکن اُسے سردی لگ رہی تھی اس لیے ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اُس نے کوٹ کو زیب تن کر لیا،

کوٹ پہن کر وہ بیڈ کے پاس آئی اور دوپٹہ سیٹ کرنے لگی، لپ سٹک ڈریسنگ پر کھلی پڑی تھی، رابیل کا ہاتھ لگا تو وہ لپ سٹک اس کے کورٹ کے بازو پر تھوڑی سی لگ گئی، اس نے سائیڈ سے ٹشو اٹھایا اور صاف کرنے لگی، لیکن وہ نہیں صاف ہو رہی تھی، پھر وہ واش روم گئی اور اُسے تھوڑا گیلا کر کے صاف کرنے لگی۔

دوسری طرف سرمد بھی اپنے کمرے میں تیار کھڑا تھا۔

براؤن شرٹ، بلیک جینز، اور وہ مخصوص رعب دار انداز جو اس کی شخصیت کا حصہ بن چکا تھا۔ مکمل تیار ہونے کے بعد وہ الماری کی طرف بڑھا اپنا کورٹ لینے کے لیے۔

وہ اپنا لانگ کوٹ تلاش کر رہا تھا مگر کورٹ کہیں پر بھی نظر نہیں آئے، جب آدھی الماری چھانٹ لی اور کچھ نہ ملا تو اسے یاد آیا کہ شاید اس نے کچھ ونٹر کوٹ اپنے پرانے کمرے میں چھوڑ دیے تھے۔

پھر اُس نے الماری بند کر دی اور کمرے نکل کر رابیل کے کمرے کے دروازے تک پہنچا دیا۔

اس نے ہلکی سی دستک دی۔

اندر سے کوئی جواب نہیں آیا،

اس نے دوبارہ دستک دی۔

پھر بھی کوئی جواب نہ آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد دروازے کے سامنے کھڑا رہا،

کچھ لمحے گزرے، پھر ایک اور دستک، اور جب پھر بھی کوئی جواب نہ آیا تو اس نے خود سے ہی سوچا،

شائد وہ واش روم میں ہوں؟ وہ تھوڑی دیر انتظار کرتا رہا پھر جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ مجبوراً دروازہ دھکیل کر اندر آ گیا۔

کمرہ خالی تھا۔بس واش روم سے پانی بہنے کی مدھم سی آواز آرہی تھی۔ سرمد نے ذرا انتظار کیا، کہ وہ باہر آئے تو اجازت لے کر الماری کھولے، کیونکہ اب وہ اُس کی الماری نہیں رہی تھی۔ا لماری کے دو سکیشنز تھے سرمد نے کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد دوسرا سیکشن کھول دیا جہاں اُسے معلوم تھا کہ کورٹس ہی ہونگے۔ پھر اُس نے آہستہ سے الماری کھولی اور اپنا براؤن کوٹ تلاش کرنے لگا۔

اسے یقین تھا کہ یہیں ہوگا۔ مگر جوں جوں وہ الماری میں کپڑے ہٹاتا گیا، کوٹ کہیں نظر نہ آیا۔ وہ آہستہ آہستہ سب کوٹ کو ایک طرف کرتا، جھکتا، ساری ہینگرز چیک کرتا گیا۔ مگر ناکام،

اچانک واش روم کا دروازہ کھلا۔ رابیل باہر آئی، اور اس کے قدم وہیں رک گئے۔

سرمد بالکل اس کے سامنے الماری میں جھکا ہوا تھا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو، رابیل کی آمد کی آہٹ پر سرمد نے الماری سے منہ باہر نکالا،

اسی پل سرمد کی نظر رابیل پر پڑی، اور لمحہ جیسے رک گیا۔

وہ اس کے براؤن لانگ کوٹ میں کھڑی تھی۔

سرمد کوٹ کو دیکھتا رہا، پھر رابیل کو، پھر ہولے سے مسکرا دیا۔

یہ کوٹ اس کو خود پر بھی اتنا پسند نہیں آیا تھا جتنا رابیل پر جچ رہا تھا۔

دونوں کی قد میں فرق تھا۔

کوٹ جو سرمد کے گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تک آتا تھا، وہی کوٹ راابیل کے گھٹنوں سے نیچے تک جا رہا تھا۔ وہ منظر ایک عجیب سی کشش رکھتا تھا۔

رابیل نے حیران نگاہوں سے سرمد کو دیکھا اور سوال کیا،

"کچھ ڈھونڈ رہے تھے آپ؟؟"

سرمد نے براون کوٹ پر نظر ڈال کر ہاں میں سر ہلایا،

"میں کوٹ ڈھونڈ رہا تھا، وہ الماری سے پیچھے ہو کر بولا،"

Clubb of Quality Content

مل گیا؟ رابیل آگے بڑھتے ہوئے بولی،

سرمد نے نظر ہٹائی اور دھیمے لہجے میں کہا،

"نہیں،..... میں ڈھونڈ ہی رہا تھا، لیکن۔"

پھر اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ اس کی نظر ایک بار پھر رابیل کے کوٹ پر چلی گئی۔

وہ زیرِ لب بولا، "میرا کوٹ شائد کسی نے اپنی ملکیت سمجھ کر زیب تن کر لیا ہے۔"

رابیل بات سمجھے بغیر آگے بڑھی۔

میں ڈھونڈ دیتی ہوں، آپ رکیں۔

سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائی۔ نہیں ملے گا۔

کیوں نہیں ملے گا؟ میں ابھی نکال دیتی ہوں، وہ پوری سنجیدگی سے بولی اور الماری کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"سرمد نے آہستہ سے جواب دیا، اس لیے نہیں ملے گا کہ اصل کوٹ تو آپ پہن چکی ہیں۔ سرمد بہت آہستہ سے بولا تھا ارابیل تک آواز نہیں گئی تھی۔"

وہ الماری میں کوٹوں کو ہٹانے لگی۔ اور ڈھونڈت لگی۔

کلر بتا دیں کونسا تھا وہ ڈھونڈتے ہوئے بولی،.

"اگر بتا دونگا تو آپ نے جو کوٹ پہنا ہے وہ میرے حوالے کر دیں گی جو کہ میں بلکل بھی نہیں چاہتا، وہ پھر آہستہ سے بولا،"

"کلر بتائیں؟؟ وہ پھر بولی۔"

سرمد نے جان بوجھ کر غلط رنگ بتایا۔

"بیج کلر۔"

رابیل نے فوراً ایک دو ہینگر پیچھے کیے تو سامنے ہی بیج کلر کا کوٹ لٹکا ہوا تھا۔رابیل نے کوٹ نکالا اور سرمد کی طرف بڑھایا،

''لیں مل گیا۔ سامنے ہی تھا پتہ نہیں پھر کیوں نہیں آپ کو ملا، رابیل حیرت سے بولی۔''

سرمد نے کوٹ پکڑ لیا اور پھر بولا،

''شائد میرا دھیان نہیں تھا، میں کوئی اور کلر ڈھونڈنے لگ گیا تھا۔''

شکریہ۔

کوئی بات نہیں، رابیل نے مسکرا کر کہا اور دوبارہ ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

سرمد کورٹ پہننے لگا۔

رابیل ڈریسنگ کے سامنے آخری بار آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔اس کے بال سلیقے سے کندھوں پر آئے ہوئے تھے۔

ڈارک لپ اسٹک، ہلکا سا بلش، لائٹ ویٹ جیولری وہ سادگی میں بھی کمال لگ رہی تھی۔

سرمد نے چند لمحے اسے دیکھا۔ پھر بولا۔

''اگر آپ تیار ہیں تو چلیں؟''

''جی، رابیل نے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں کمرے سے باہر نکلنے لگے۔''

رابیل آگے چل رہی تھی،اس کا دوپٹہ پیچھے فرش کو چھو رہا تھا۔

سرمد نے بنا کچھ کہے اس کا دوپٹہ اٹھالیا تا کہ وہ کہیں پاؤں میں نہ آجائے۔ یا اُسکو اب یہ کرنا اچھا لگتا تھا،اس لیے تو وہ رابیل کو کبھی نہیں کہتا تھا کہ دوپٹہ اٹھالیں وہ خود اٹھاتے ہوئے پیچھے چلنا زیادہ پسند کرتا تھا۔

(*****)

رات کا وقت تھا اور شہر کی روشنیوں نے سڑکوں پر رقص کرنا شروع کردیا تھا۔ ہوا سے رابیل کی لٹیں بار بار چہرے پر آرہی تھیں۔ گاڑی ریسٹورانٹ کے باہر رکی،وہ دونوں گاڑی سے نکل کر اندر چلے گئے اور پرسکون جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔ جہاں لوگوں کا شور اور کراوڈ کم تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ویٹر کو آرڈر دینے کے بعد وہ خاموشی سے بیٹھے رہے۔ سرمد نے بات کا آغاز کیا۔

سرمد نے دھیرے سے رابیل کو دیکھ کر کہا،

رابیل، میں جانتا ہوں کہ یہ رشتہ ہم دونوں کے لیے ابھی نیا ہے،اور شاید ہمیں سمجھنے میں وقت لگے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ جان لیں، میرے دل میں آپ کی لیے احترام کبھی کم نہیں ہوگا۔

رابیل نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا،

سرمد سر۔۔ جہاں تک ہو سکے گا۔ میں اپنی کوشش کرونگی کہ یہ رشتہ ہم اچھے طریقے سے' نبھائیں۔

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ ویٹر کھانا لے کر آگیا، سرمد نے رابیل کے لیے اس کے ٹیسٹ کے اکارڈنگ آرڈر کیا تھا، پیزا، لازانیہ اور کھانے میں چکن شاشلک، اور بریانی وغیرہ، سرمد نے اپنے لیے لائٹ ویٹ آرڈر کیا تھا۔

سرمد نے رابیل کو خود سرو کیا پھر اس کو سرو کرنے کے بعد اپنی پلیٹ میں ڈال کر کھانے لگا، رابیل پہلے پیزا کھانے لگی وہ اپنی دھن میں فورک سے سلائس کر کے منہ میں ڈالتی جارہی تھی، اور سرمد کی نظریں اُس کے ہر ایکشن پر تھیں وہ اُس کو انکمفرٹیبل فیل نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن وہ اُس کو آبزرو ضرور کرنا چاہتا تھا، وہ اس کی ہر چھوٹی سے بڑی عادت کو یاد رکھنا چاہتا تھا۔

سرمد کی نظر رابیل کے ہاتھ پر گئی جہاں پر اُس نے بریسلیٹ پہنا تھا، دوسرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا۔

Clubb of Quality Content

کانوں میں چھوٹے سے سٹڈ ائیر رنگ تھے جو شائد صبح والے ہی تھے۔ سرمد اُس کی ہر چھوتی چیز نوٹس کرتا تھا اور یاد رکھتا تھا۔

"اچانک اُس کی نظر رابیل کی انگلیوں پر گئی دونوں ہاتھوں میں ایک ایک ہی رنگ تھی ناخن چھوٹے تھے شیپ بنی ہوئی تھی، لیکن نیل پینٹ نہیں لگی ہوئی تھی۔ وہ سادگی میں بھی اُس کے دل پر قیامت ڈھاتی تھی۔ لیکن یہ بات رابیل کو نہیں معلوم تھی۔"

وہ بڑے سلیقے سے پیزے کی سلائس کر کے چھوٹے چھوٹے بائٹس میں کھا رہی تھی، کھانے کے دوران وہ پانی نہیں پیتی تھی یہ اندازہ اُس نے رابیل کے گھر جب رشتہ دیکھنے گئے تھے تب لگایا تھا، اب وہ پانی کیوں نہیں پیتی تھی یہ سرمد کو بھی نہیں معلوم تھا، بہت ہو تو بس ایک دفعہ پی لیا ورنہ وہ پورے کھانے کے دوران پانی نہیں پیتی تھی۔

سرمد نے نظریں ہٹا کر اپنے کھانے پر مرکوز کر لیں، دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگ گئے۔

(*****)

Clubb of Quality Content

رابیل کی رخصتی کے بعد سب سے زیادہ کمی بی جان کو فیل ہو رہی تھی وہ صبح سے ہی خاموش تھی، ابھی بھی وہ سونے کے لیے کمرے میں بیڈ پر لیٹ تو گئیں تھیں لیکن نیند نہیں آ رہی تھی۔

اسی دوران آفتاب اور تسنیم بی جان کے کمرے میں آئے،

اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے دیکھا بی جان بیڈ پر لیٹی ہوئی ہیں، لیکن سو نہیں رہی تھی۔

خیریت بی جان!! آپ ابھی تک نہیں سوئیں؟؟؟ آفتاب صاحب بی جان کے قدموں کے پاس آ کر بیٹھ کر بولے۔

بس نیند نہیں آ رہی تھی۔بی جان کے لہجے میں اداسی صاف جھلک رہی تھی۔

بی جان آپ کل سے بڑی خاموش لگ رہی ہیں؟؟۔دل تو ٹھیک ہے نا؟ تسنیم بیگم بی جان کے سر والی سائیڈ پر آ کر بیٹھ گئیں۔

بس یوں ہی، جب گھر میں شور نہ ہو، تو خاموشی ہی پیچھے رہ جاتی ہے۔بی جان اداس ہوتے ہوئے بولیں۔

آفتاب نے گہرا سانس لیا، اور تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا،

بی جان!! ہم نے سوچا آپ سے بات کریں، رابیل کی شادی کے بعد آپ بالکل اکیلی رہ جائیں گی اسلام آباد میں۔اور ہم ایسا نہیں چاہتے، تسنیم اور میں چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ لاہور شفٹ ہو جائیں۔بی جان اس گھر میں پچھلے بیس سالوں سے رہ رہی تھیں،اس گھر میں اُن کی بہت اچھی یادیں تھیں اس لیے تو وہ آج تک اپنے کسی بیٹے بیٹی کے ساتھ نہیں رہیں کیونکہ انہیں اس گھر کو چھوڑنا ہی نہیں تھا۔ تسنیم اور آفتاب بھی یہ بات اچھے سے جانتے تھے، لیکن اب جب رابیل کی شادی ہو گئی ہے تو ایسے میں اُن کا یوں اکیلے رہنا انہیں مناسب نہیں لگا،

اکیلا پن نئی بات تو نہیں، آفتاب۔زندگی نے یہ سبق بہت پہلے پڑھا دیا تھا۔بی جان نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراتے ہوئے بولیں۔

لیکن بی جان،اب آپ اکیلی نہیں رہ سکتیں۔آپکی صحت کی ہمیں فکر رہتی ہے ہر وقت۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں، تسنیم بیگم بی جان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولیں۔

نہیں بیٹا،میرا دل نہیں مانتا۔یہ گھر، یہ دیواریں، تم نہیں جانتے،ان میں میری سانسیں بسی ہوئی ہیں۔یہ کہتے ہوئے بی جان کی آنکھیں نم ہوئیں،

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر بی جان، ہم تب تک سکون سے نہیں رہ سکتے جب تک ہمیں پتہ ہو کہ آپ اکیلی نہیں ہیں۔ کوئی ہے جو آپکا خیال رکھے۔ اس لیے تو ہم چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چلیں آپ۔ آفتاب صاحب بی جان کے پاوں دباتے ہوئے بولیں۔

ہم زبردستی نہیں کر رہے، بی جان۔ بس اتنا چاہ رہے ہیں کہ آپ یوں تنہائی میں نہ رہیں۔ تسنیم بولی

مجھے یہاں ہر کونے سے کوئی یاد آ کر لپٹتی ہے۔ تمھارے ابا کی آواز، تمھارے بچوں کی ہنسی، تم بچوں کی دوڑیں، یہ سب لاہور میں نہیں ہو گا۔ بی جان ماضی کی یاد تازہ کرتے ہوئے بولیں،

آفتاب صاحب کی آنکھوں میں جزبات کی لکیریں ابھر آئیں۔

بی جان بے شک اس گھر سے ہماری بہت یادیں جڑی ہیں لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ رابیل کے بعد آپ بلکل اکیلی ہو گئیں ہیں۔

وہاں جاونگی تو میں روز روز رابیل کو دیکھ بھی نہیں پاونگی، بی جان کو ایک نئے حدشے نے آگھیرا۔

بی جان دیکھیں ناں، نازیہ اگلے مہینے پاکستان آنے کا کہہ رہی تھی۔ جیسے ہی وہ آئے گی، ہم آپکو واپس لے آئیں گے۔ یہ صرف چند ہفتوں کی بات ہے۔ آفتاب صاحب نے تسلی

دی، انہیں معلوم تھا کہ ان کے بہن بھائی جو ملک سے باہر ہیں اُن کو پاکستان آنے میں کوئی دلچسپی نہیں، لیکن یہ سب باتیں وہ بی جان کو ڈائریکٹ نہیں بول سکتے تھے۔

بی جان نے لمبی خاموشی کے بعد، آنکھوں میں نمی لیے، آہستہ آواز میں کہا،

اور اگر ان چند ہفتوں میں میری سانسیں تھم گئیں تو؟ کیا وہ آخری سانس میں اس گھر سے دور لونگی؟؟

ایسا کچھ نہیں ہو گا، بی جان۔ اور اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔ تسنیم کی آنکھ اب کی بار نم ہوئی۔ وہ بی جان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔

بی جان، آپ ہماری ماں ہیں۔ آپ کے بغیر گھر ویران لگتا ہے۔ اگر آپ لاہور آجائیں تو ہمیں لگے گا کہ سب کچھ مکمل ہو گیا ہے۔ آفتاب اور تسنیم بی جان کو منانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔

اچھا!!! گر تم دونوں کا دل یہی کہتا ہے۔ اور اگر یہ چند دنوں کی بات ہے۔ تو میں تمھارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ لیکن وعدہ کرو، نازیہ کے آتے ہی مجھے میرے گھر واپس لے آؤ گے۔ بی جان نے ساتھ ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

وعدہ، بی جان! اور آپ دیکھنا، لاہور میں آپ کو بہت اچھا لگے گا۔ آفتاب صاحب بولے۔

Clubb of Quality Content

ہم آپکو کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دیں گے، بی جان۔

بی جان کی نظریں تھوڑی دیر کے لیے رابیل کی یاد میں دور تک گئیں، پھر ہلکی مسکان کے ساتھ بولیں،

"رابیل کی کمی؟اس کی کمی دنیا کی کوئی طاقت پوری نہیں کر سکتی،"

اس کی کمی تو ہمیں بھی محسوس ہو گی، بس دل سے دعا ہے کہ وہ سرمد کے ساتھ خوش رہے۔ تسنیم دل سے دعا دیتے ہوئے بولیں۔

رابیل کو پتہ چلا کہ میں لاہور جا رہی میری بچی تو یہاں پھر تنہا ہو جائے گی۔بی جان آنکھ میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان اب اس کے پاس سرمد ہے۔ وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔آپ کے جانے سے وہ اداس تو ہو گی لیکن جب ہم سمجھائیں گے تو سمجھ جائے گی وہ۔

ہمم۔بی جان نے سرسری سا جواب دیا۔

(*****)

سرمد صبح سے میٹنگ میں مصروف تھا اُسے ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں تھی۔

رخسار بیگم جو اپنا سارا سامان پیک کر رہی تھیں، رابیل اُن کی پیکنگ میں اُن کی مدد کروا رہی تھی۔

رخسار بیگم جو کچھ دنوں بعد کینڈا واپس جانے والی تھی لیکن کچھ ایشوز کی وجہ سے اُن کو ایمرجنسی میں آج جانا پڑ رہا تھا، سرمد نے کل شام کو ٹکٹ وغیرہ بک کرلی، صبح سے دوپہر ہونے کو تھی۔ سرمد ابھی تک گھر نہیں آیا تھا،

تھوڑی دیر بعد دروازہ ہولے سے کھلا، اور سرمد اندر داخل ہوا۔

رابیل اور رخسار بیگم باہر لاونج میں بیٹھیں اس کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔

فلائٹ میں گھنٹہ تھا ابھی، سرمد رخسار بیگم کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ وہ اب ایک مکمل مرد تھا، لیکن اپنی ماں کے سامنے آج بھی وہی چھوٹا بچہ تھا۔

ممی آپ کو میں نے کہا بھی تھا کہ اب جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں۔ سرمد رخسار بیگم کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا،

رخسار بیگم نے اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں، جیسے ہمیشہ کرتی تھیں۔

Clubb of Quality Content!

اب تم مکمل ہو گئے ہو سرمد، اب تمہیں میری نہیں رابیل کی ضرورت ہے۔ میں نے تو تمہیں پہلے دن ہی کہا تھا کہ تمہاری شادی کروا کے ہی واپس جاؤنگی، اب تمہاری شادی ہو گئی اس لیے میں بھی جا رہی،

سرمد نے ماں کا ہاتھ تھاما، اور ان کے ہاتھوں پر ہونٹ رکھ دیے۔

آپ کے بغیر گھر، بس گھر ہی رہے گا، ممی۔ زندگی نہیں۔ وہ اداس ہوتے ہوئے بولا،

رخسار کی آواز لرز گئی، مگر چہرے پر وہی وقار، وہی صبر موجود تھا۔

ماں کا وجود ایک دعا ہوتا ہے، سرمد۔ وہ دور جا کر بھی دور نہیں ہوتیں۔ اور دعا کا تعلق فاصلوں سے نہیں، دل سے ہوتا ہے۔ تو پھر تم کیوں اداس ہو رہے ہو، میں اب ہر چھے مہینے بعد چکر لگایا کرونگی۔

رابیل ساتھ والے صوفے پر بیٹھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

رخسار نے اُس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا، آہستہ آہستہ، جیسے سالوں کی خاموشی اور جذبات کو ایک لمحے میں سمیٹ رہی ہوں۔

یہ تمہارا ظرف ہے کہ تم دولت میں ماں کو نہیں بھولے، سرمد، ہر بیٹا ایسا نہیں ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں سکون سے جا رہی ہوں۔ تم میرے لیے فخر ہو، نہ کہ فکر۔

کچھ لمحے دونوں اسی حالت میں رہے، خاموش، لیکن ایک دوسرے کی موجودگی سے لبریز۔

رخسار بیگم نے پھر رابیل کا ہاتھ تھاما، اور بولیں،

میری ایک خواہش ہے۔ سرمد!! اگر کبھی تمہیں لگے کہ دنیا بہت تیز ہو گئی ہے، اور دل تھک گیا ہے، تو رابیل کے کندھے پر سر رکھ دینا۔ وہ تمہیں وہ سکون دے گی، جو میں دیتی تھی۔

میرے بعد تمہارے لیے تمہاری پوری زندگی رابیل ہے۔ وہ تمہیں وہ ساری خوشیاں دے گی جو تم نے آج تک کسی محرومی کے تحت حاصل نہیں کیں۔

رابیل کی آنکھیں بھی نم ہوئیں، وہ نہیں چاہتی تھی کہ رخسار بیگم یوں چلی جائیں،

ایئرپورٹ روانگی کا وقت ہو چکا تھا۔ رخسار نے ایک آخری نظر پورے کمرے گھر پر ڈالی، پھر وہ مضبوطی سے کھڑی ہوئی، دوپٹہ درست کیا، اور آہستہ قدموں سے باہر نکلنے لگی۔

رابیل اور سرمد بھی ساتھ ساتھ چل دیے۔

سرمد نے دروازہ کھولا، جیسے ہمیشہ اُس نے ماں کے لیے دروازے کھولے تھے، آج بھی کھول دیا۔ لیکن دل کا دروازہ بند ہونے سے ڈر رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں رخسار کی ہر حرکت کو یاد رکھنا چاہتی تھیں، ہر لمحے کو دل میں سمونے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

Clubb of Quality Content

سڑک کے شور میں، گاڑی کی روشنیوں میں، سرمد نے اندر سے ایک خاموش دعا کی۔ماں کی دعا کے سائے ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں، چاہے فاصلہ کتنا بھی بڑھ جائے۔

آپ کسی ملک نہیں جارہیں، ممی آپ میرے دل میں شفٹ ہورہی ہیں۔سرمد گاڑی چلاتے ہوئے بولا،

رُخسار کی آنکھوں سے ایک آنسو چھلکا،اور وہ خاموشی سے مسکرادی

کئی منٹ گزر گئے،تینوں خاموش رہے۔پھر سرمد نے آہستہ سے کہا

کاش وقت کو کچھ دیر کے لیے روکا جاسکتا۔

رابیل نے اُس کی طرف دیکھا،کچھ کہے بغیر،

پھر ایک پل بعد اُس نے نرمی سے کہا

وقت کو نہیں، لمحوں کو محسوس کیا جاتا ہے اور ہم ابھی وہی کر رہے ہیں۔

سرمد نے ایک نظر اُس پر ڈالی،اس کے لہجے کی گہرائی، بات کرنے کا انداز، جیسے وہ خاموشی سے اُس کے جذبات کو چھو گئی ہو۔

بنا کسی لفظ کے، سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ دی وہ مسکراہٹ، جو کسی اور کے لیے نہیں، صرف رابیل کے لیے مخصوص تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پچھلی سیٹ سے رُخسار کی آواز آئی۔

بس دعا ہے، اللہ تم دونوں کو ہمیشہ یونہی ایک دوسرے کا سہارا بنائے رکھے۔

رابیل نے پیچھے مڑ کر رُخسار کا ہاتھ تھام لیا،

ہمیشہ، ممی۔ آپ کی دعائیں ہی تو ہماری روشنی ہیں۔

سَرمد نے آئینے میں ماں کی آنکھوں کو دیکھا، اور دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ رابیل اُس کی زندگی میں آئی، ایک ایسی عورت، جو صرف اُس کی ساتھی نہیں، اُس کی ماں کے دکھ درد کی بھی ساتھی ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایئرپورٹ پہنچ چکے تھے۔ سرمد تیزی سے اترا، دروازہ کھولا، اور رخسار بیگم کو سہارا دے کر باہر نکالا۔

چند قدم چلنے کے بعد رُخسار نے سرمد کے بازو پر ہاتھ رکھا،

"سرمد، اپنے جذبات دل میں مت چھپایا کرو، تم اندر سے بہت نرم ہو، یہ بات رابیل کو مت چھپنے دینا۔ اُسے تمہارا نرم چہرہ بھی دیکھنا چاہیے۔"

سرمد نے ایک پل کے لیے رابیل کی طرف دیکھا۔

رابیل کے چہرے پر اک دھیمی سی مسکراہٹ آئی، آنکھوں میں چمک جیسے وہ اسکی دل کی بات پڑھ رہی ہو۔

اور شاید اسی لیے میں آپ کے ساتھ ہوں، کیونکہ آپکی خاموشی میں مجھے اپنا نام سنائی دیتا ہے۔ سرمد نے رابیل کو دیکھ کر دل میں کہا،

ماحول لمحہ بھر کے لیے رُک گیا۔ آس پاس لوگ موجود تھے، مگر جیسے دنیا تھم گئی ہو۔

رُخسار نے مسکرا کر اُن دونوں کو دیکھا، ایک مطمئن ماں کی طرح، جسے یقین ہو چکا ہو کہ اُس کا بیٹا اکیلا نہیں ہے اب۔

سرمد نے ماں کا بیگ اُٹھایا، رابیل نے جھک کر اُس کے دوپٹے کو درست کیا۔

اپنا خیال رکھیے گا، رابیل کی آواز میں نمی تھی،

رُخسار نے ایک آخری بار دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا، اور خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔

سرمد اور رابیل اب گیٹ کے باہر کھڑے تھے، ایک ساتھ، ایک جذبے میں بندھے۔

(*****)

گاڑی مسلسل چل رہی تھی، مگر اب راستے بدل گئے تھے، رخسار بیگم کے جانے کے بعد سرمد کا دل اداس ہو گیا تھا۔

رابیل نے نظریں اس کی طرف گھمائیں، مگر کچھ نہیں کہا،اُسے عادت تھی اُس کے خاموش فیصلے پڑھنے کی۔

گاڑی کی کھڑکی سے آتی ہلکی سی ہوا رابیل کے بالوں کو چھیڑ رہی تھی، سرمد کی نظر بار بار اُس کی طرف کھچتی، پھر فوراً واپس سڑک پر، جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو۔

سرمد رابیل کو دیکھ کر دل میں کہتا ہے جیسے چاہتا ہو کہ وہ دل کی بات خود ہی سن لے، اسے لفظوں سے اقرار کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔

پھر ہمت کر کے سرمد نے بولنا شروع کیا،

"جب آپ ساتھ ہوتی ہیں، تو مجھے ارد گرد کا شور سنائی نہیں دیتا، صرف سکون محسوس ہوتا ہے، جیسے میرے اندر کا ہنگامہ تھوڑا تھم گیا ہو۔"

رابیل نے سرمد کو دیکھا،اُس کے لہجے میں عجیب سا ٹھہراؤ تھا، جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہو، مگر پھر بھی رُک رہی ہو۔

رابیل کچھ نہیں بو پائی۔ وہ کیا بولے اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ اور سرمد نے اُس کی خاموشی دیکھ کر مزید کچھ نہ بولنے کا سوچا۔

سرمد کی انگلیاں اسٹیئرنگ پر حرکت کرنے لگیں، جیسے بے چینی انگلیوں سے باہر نکلنا چاہتی ہو، اور وہ پھر دل میں بولا۔

میں ہر بار سوچتا ہوں کہ آپکو بتادوں۔

کہ آپ میرے اندر کہاں کہاں ہو، کیسے ہو، لیکن پھر لگتا ہے، میں ابھی حق نہیں رکھتا۔

رابیل نے اُس کی طرف دیکھا، گہری نظر سے، جیسے اس ایک لمحے میں سرمد کا سارا وجود پڑھ لینا چاہتی ہو۔

اگر آپ چاہے تو ہم کچھ دیر یہاں رک سکتے ہیں؟؟، میں تھوڑی دیر کھلی فضا میں رہنا چاہتا ہوں؟؟ سرمد نے شور سے دور ایک پر سکون جگہ پر گاڑی روکتے ہوئے رابیل سے اجازت مانگی۔

رابیل جانتی تھی کہ وہ رخسار بیگم کے جانے کی وجہ سے اداس ہے اس لیے اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔

سرمد نے ایک گہری سانس لی، گاڑی روک دی۔

اب وہ کسی سنسان پہاڑی کے کنارے کھڑے تھے، جہاں صرف ہوا کا شور تھا، یا شاید دلوں کی بے آواز چیخیں۔

Clubb of Quality Content

سرمد نے گاڑی سے باہر دیکھا، پھر رابیل کی طرف مڑا جیسے اسے کچھ کہنا چاہتا ہو، لیکن دل کی بات دل میں ہی رکھی اس نے۔

"مجھے ڈر ہے، اگر کبھی آپ چلی گئیں، تو میں صرف تنہا نہیں، خالی ہو جاؤں گا۔" وہ مسلسل رابیل کو دیکھ کر خود کلامی کر رہا تھا، کیونکہ ڈائریکٹ رابیل سے بات کرنے کی ابھی اُس کی ہمت نہیں تھی وہ اس طرح ایک دم اُسے سب بتا کر اُسے ان کمفرٹیبل نہیں کر سکتا تھا۔

رابیل سرمد کو الجھا ہوا دیکھ کر بولی۔

سر، میں جانتی ہوں کہ آپ آنٹی کے جانے کی وجہ سے اداس ہیں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے اپنی اداسی بانٹ سکتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خاموشی، شدید، کاٹ دینے والی خاموشی تھی اس وقت دونوں کے درمیان بھی اور ارد گرد بھی۔

پھر سرمد نے آہستگی سے اُس کے ہاتھ کی طرف دیکھا، جو سرخ ہو رہا تھا، شائد سردی کی وجہ سے۔اُس نے ہاتھ نہیں تھاما، بس انگلی کی پشت سے اُس کی انگلی کو چھو لیا، ایک لمحے کے لیے۔

اگر میں آپکو تھام لوں، تو شاید کبھی چھوڑ نہ سکوں، اور یہ وہ میری کمزوری ہے جس کی میں خود کو بھی اجازت نہیں دیتا کہ وہ یوں آپ پر عیاں ہو۔

رابیل کو کچھ لمحے سمجھ نہ آئی، وہ خاموش بس سرمد کو دیکھ رہی تھی، ہونٹ بند تھے۔

سرمد اپنی اداسی کو اپنے دل کی بات کے ذریعہ نکالنا چاہ رہا تھا، لیکن رابیل کا کوئی جواب نہ ملنے پر وہ خاموش ہو گیا۔

مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے۔ رابیل کا یوں خاموش رہنا اُسے ہرٹ کر گیا تھا، لیکن رابیل کا بھی کوئی قصور نہیں تھا وہ سرمد کو ابھی ٹھیک سے سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی، اب کے والے سرمد اور پہلے والے سرمد میں زمین آسمان کا فرق تھا، وہ اسی الجھنوں میں ہی تھی۔

رابیل کچھ لمحے بس اسے دیکھ رہی تھی اور اس کی کہی ہوئی بات کو سمجھنا چاہ رہی تھی، پھر چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے اپنا سر ڈرائیونگ سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا، آنکھیں بند کیں، اور گہری سانس لی۔

ہم دونوں ایک دوسرے کے ہو کر بھی، ایک دوسرے سے ڈر رہے ہیں، رابیل، سرمد نے اپنے دل میں کہا،

اور پھر گاڑی دوبارہ چل پڑی۔

(*****)

سرمد نے کل کچھ ڈیزائنرز کو پنک ڈریسز بھیجنے کا کہا تھا، مگر وہ کل ڈنر کی وجہ سے گھر دیر سے آیا تھا،اس لیے ریسیو نہیں کر پایا اور آج رات تک ڈیلیوری کرنے کا کہا تھا۔ سرمد اس بارے میں بالکل بھول چکا تھا۔

جب آج دونوں گھر آئے تو خاموشی سے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ان دونوں کے درمیان پورے راستے پھر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ سرمد کا موڈ دو وجہ سے اپ سیٹ تھا،ایک رخسار کے جانے کی وجہ سے اور دوسرا رابیل کی طرف سے ملنے والی خاموشی۔

رابیل اپنے کمرے کی طرف آہستہ سے بڑھی۔،اور جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی تو اس کی نظر سامنے ایک ریک پر پڑی، جو کپڑے سے کور تھا۔پہلے تو وہ حیرت سے دیکھتی رہی، پھر اس ریک تک پہنچی،اور کپڑا اہٹادیا، کپڑا اہٹانے کی دیر تھی،رابیل کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں،

ریک میں تقریباً پچیس سے تیس پنک کلر کے ڈیزائنر ڈریسز بڑے ترتیب سے ہینگ ہوئے تھے،ہر ایک منفرد اور نفیس۔

رابیل بس حیرت کی مورت بنے دیکھ رہی تھی۔

سر کو تو کہا تھا مجھے پِنک کلر پسند نہیں، پھر بھی یہ سب؟ کتنا منع کیا تھا۔رابیل کپڑے دیکھ کر حیرت سے بولی،

پھر وہ کپڑے چینج کیے بغیر سرمد کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سرمد جو آتے ہی بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا،ایسے جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہو،اُسکی آنکھیں بند تھیں۔اچانک دروازہ ناک ہوا۔

دروازے پر ناک کی آواز سن کر سرمد نے آنکھیں کھولیں،بیڈ سے نیچے اترا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سرمد نے دروازہ کھولا تو رابیل سامنے کھڑی تھی،ابھی تک اس نے ڈریس چینج نہیں کیا تھا۔

کچھ چاہیے تھا؟سرمد نے پوچھا،آنکھوں میں ہلکی سی حیرت اور شرمندگی تھی۔

سرمد سر کیا آپ میرے کمرے میں آئیں گے؟رابیل انگلیاں آپس میں الجھاتے ہوئے بولی۔

"میرا کمرہ،" ناٹ بیڈ۔سرمد جو تھوڑی دیر پہلے اداس تھا،رابیل کے میرا کمرہ کہنے پر مسکرا دیا،دل کی گھماؤدار سوچوں میں یہ لمحہ چھوٹا سا سکون بن گیا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سرمد کی ہر چیز پر اپنا حق جتا رہی تھی اور یہی بات سرمد کو سب سے زیادہ اچھی لگی تھی۔

"چلیں، چلے چلتے ہیں آپ کے کمرے میں"، سرمد نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر آپکا کمرہ بولا۔ رابیل آگے آگے چل رہی تھی اور سرمد پیچھے پیچھے، دل میں ایک عجیب سی خوشی اور الجھن کے ملا جلا احساس لیے۔

کمرے میں پہنچتے ہی رابیل نے کپڑوں کے ریک کی طرف اشارہ کیا۔

یہ سب کیا ہے؟ وہ سرمد کو دیکھ کر بولی،

سرمد نے خود بھی حیرت سے دیکھا پھر پیشانی کو مسئلہ، میں کیسے بھول گیا یہ سب۔ وہ خود سے بولا،

سر، میں ننے منع کیا تھا، پھر بھی یہ سب۔ میں نے انکار کیا تھا نہ کے مجھے نہیں چاہیے۔ وہ پریشان ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔ حالانکہ اس میں تو پریشان ہونے والی کوئی بات تھی ہی نہیں۔

کوئی بات نہیں، اب آپ کو اس نیکلس کے ساتھ میچنگ بھی تو کرنی تھی ناں۔ سرمد ریلیکس انداز میں بولا،

سر مجھے پنک کلر اتنا نہیں پسند پھر بھی؟؟ وہ الجھ رہی تھی۔'

سرمد تھوڑا قریب آیا اور آہستہ سے بولا،

"دیکھیں، میں نے یہ سب اپنی خوشی کے لیے کیا ہے، میں آپ کو یہ محسوس کروانا چاہتا ہوں کہ آپ کتنی قیمتی ہیں۔ آپ کی ہر خواہش پوری کرنا میرے لیے فرض ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ صرف سوچیں، میں دنیا کی تمام خوشیاں لے کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔" آپ کی کوئی خواہش ادھوری نہیں رہ سکتی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے تمام خواب پورے ہوں۔

"آپ اتنی قیمتی ہیں کہ میں آپ کے لیے دنیا کی ہر چیز، ہر نعمت ہر آسائش آپ کے قدموں میں رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔"

رابیل سرمد کو یوں بات کرتے دیکھ کر تھوڑی پیچھے ہٹ گئی۔ سرمد کو بات کرتے ہوئے پتہ نہیں چلا وہ کچھ زیادہ ہی قریب آگیا تھا رابیل کے۔

"آپ کا کام ہے سوچنا، ذہن میں لانا، اور میں آپ کے ذہن میں آئی ہوئی ہر خواہش، ہر دعا ہر خواب کو حقیقت میں بدل دینے کا جنون رکھتا ہوں۔"

"میں آپ کے کسی خواب کو ادھورا نہیں رہنے دے سکتا، نہ قسمت کے ہاتھوں، نہ حالات اور نہ وقت کے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں شائد میں زندگی میں کسی جگہ ادھورا رہ جاوں۔ لیکن میری پہلی اور آخری خواہش ہے کہ آپ کبھی ادھوری نہ رہیں۔ میں آپ کو مکمل دیکھنا چاہتا ہوں ہر لحاظ سے۔

"رابیل سرمد کی باتیں سن کر انگلیاں آپس میں الجھانے لگی، سرمد کی نظر اس کے ہاتھوں پر گئی۔ مطلب وہ کنفیوز ہو گئی ہے۔ سرمد پیچھے ہٹ گیا۔اور خود کو ملامت کرنے لگا، وہ جتنا چاہتا تھا کہ رابیل کو نروس مت کرے، الجھائے مت وہ اتنا ہی انجانے میں یہ سب کر دیتا تھا۔"

سرمد کے پیچھے ہٹنے پر رابیل نے سانس لیا، وہ جو کافی دیر سے روک کر کھڑی تھی۔

سر، سر میں نہیں لے سکتی، رابیل کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

کیوں نہیں لے سکتی؟ سرمد کا وہی جواب تھا۔

سر پلیز!! ریکوسٹ تھی،۔

"چلیں نہ آپکی اور نہ میری ایک ڈیل کر لیتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دس ڈریسز اپنی پسند کے رکھ لیں، اگر زیادہ نہیں چاہیے تو کوئی سے دس رکھ لیں پلیز۔ اس نے بھی التجا کی۔"

سر، دس بھی بہت زیادہ ہیں، رابیل نے معصومیت سے منہ بنایا۔

"تو کیا آپ نے وہ نیکلس نہیں پہننا؟ سرمد بار بار پوچھ رہا تھا کہ کسی طریقے میڈم رضامند ہو جائیں۔"

Clubb of Quality Content

وہ کچھ نہ بولی۔

"ٹھیک ہے، دیکھ لیں، کوئی بھی دس ڈریسز رکھ لیں۔ باقی میں تبدیل کرادوں گا۔ سرمد بھی ضد میں آگیا تھا۔"

رابیل مزید اس سے بات نہ کر سکی۔

.اوکے، رابیل نے ہار مان لی۔

سرمد کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔

"اور کچھ ؟اس نے تابعداری سے پوچھا۔"

"نہیں، رابیل نے جواب دیا۔"

سرمد مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں واپس چلا گیا۔

اور رابیل صوفے پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

(*****)

اگلے دن بی جان کی رابیل کو کال آئی کہ وہ لاہور جانے والی ہے اور لاہور جانے سے پہلے آکر مل جاؤ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل صبح سرمد کے آفس ٹائم پر اٹھ کر تیار ہو گئی تھی اور اسے بی جان کے گھر جانے کا کہا۔ سرمد بغیر کوئی سوال یا وضاحت کیے اسے بی جان کے گھر چھوڑ کر خود آفس چلا گیا تھا۔

دروازہ ہلکے سے کھلا اور صائم اندر داخل ہوا،

سرمد جو کافی پینے کے ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ میں کچھ کام کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے صائم کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا،

صائم پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا اور بات شروع کی۔

سر، اینول سیلیبریشن میں صرف دو دن باقی ہیں۔ ساری فائنلائزیشنز ہو چکی ہیں، کیٹرنگ سے لے کر موسیقی اور پریزنٹیشن تک۔ ہم نے اس بار مخصوص فن پارے نمائش میں شامل کیے ہیں، جن پر آپ کی پسند کی جھلک نمایاں ہے۔

سرمد آہستہ سر ہلاتے ہوئے بولا،

ہمم، اچھی بات ہے۔ ہر کام میں فن کی روح جھلکنی چاہیے، محض نمائش نہیں۔

صائم پُرجوشی لہجے میں بولا،

جی بالکل! اسی لیے میں نے سوچا کہ اس بار میڈیا کی ٹیم زیادہ ہو۔۔چند مشہور آرٹ بلاگرز، دو بڑے چینلز، اور کچھ سوشل میڈیا انفلوئنسرز، اس سے نہ صرف ایونٹ کی ریچ بڑھے گی بلکہ دی میوز آرٹ ہاوس کی برانڈ ویلیو بھی مزید اوپر جائے گی۔

سرمد کچھ دیر خاموش رہ کر گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔۔

نہیں! میڈیا اس بار نہیں آئے گی۔

صائم نے حیرانی سے پوچھا،

کیوں سر؟ کیا کچھ مسئلہ ہے؟ ہمارے ہر ایونٹ میں میڈیا کا آنا ضروری ہوتا ہے۔

سرمد نے کافی کا مگ رکھ دیا اور صائم کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

میں نہیں چاہتا کہ اس دفعہ میڈیا آرٹ ہاوس کی کوریج کرے، مجھے مناسب نہیں لگ رہا، اور ویسے بھی ہمارے آرٹ ہاوس کو میڈیا کی اتنی ضرورت بھی نہیں ہے۔

صائم نے کچھ سوچا، پھر آہستہ بولا

لیکن سر، میڈیا کی موجودگی سے نہ صرف ایونٹ کی اہمیت بڑھے گی بلکہ آرٹسٹ کی محنت کو بھی سب کے سامنے لایا جا سکے گا۔

سرمد نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم، میں سمجھتا ہوں، مگر ہر چیز کی اپنی حد ہوتی ہے۔ فن کو دکھانا ہے، مگر اس کی روح کو بیچ میں لے کر چلنا نہیں چاہیے۔ ہمارے آرٹسٹ، ہمارے لوگ، یہ سب ہماری ترجیح ہیں، اور یہی اصل مقصد ہے۔

سر، اگر آپ برا نہ منائے تو کیا میں ایک بات کر سکتا ہوں۔ صائم نے ڈرتے ڈرتے یہ سوال کیا۔

ہمم۔ سرمد نے مختصر سا جواب دیا۔

سر ہمارا آرٹ ہاو، ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں میڈیا کی موجودگی سے ہماری کریڈیبلیٹی اور ویزبلٹی، دونوں کو فائدہ ہو گا۔ اور یہ اینول ایونٹ سال میں صرف ایک بار ہی آتا ہے۔

تم ٹھیک کہتے ہو، مگر سب کچھ 'ویزیبلٹی' کے لیے نہیں ہوتا، صائم۔ بعض لمحات صرف محسوس کرنے کے لیے ہوتے ہیں، نہ کہ دکھانے کے لیے۔ سرمد سنجیدگی سے بولا

صائم تھوڑا خاموش ہو جاتا ہے، اور پھر نرمی سے دوبارہ سوال کر گیا،

سر رابیل پہلے تھیں تب بھی میڈیا آتا تھا لیکن ان کی پرائیویسی کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔

اور اب تو وہ لاپتہ ہو گئی ہیں کوئی خبر نہیں پھر بھی؟؟ صائم کو نہ جانے کیوں سرمد کی میڈیا نہ بلانے والی بات پسند نہیں آئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے اپنے اور رابیل کی شادی کی بات کسی کو نہیں بتائی تھی۔ کیونکہ اسے لگتا تھا کہ جب رابیل خود رضامند ہو گی تب ہی سب کو خبر ہو۔

بس تم میڈیا کا انویٹیشن کینسل کروادو۔ سرمد نے سختی سے کہا،

صائم نے فوری سر ہلایا،

اوکے سر۔ میں میڈیا انویٹیشنز واپس لے لیتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

سرمد نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی،۔اور دل میں سوچا،

رابیل کو میڈیا پر آنا پسند نہیں۔ وہ ایسی تقاریب میں شامل تو ہو جاتی ہیں، مگر شہرت سے دور رہتی ہیں۔اور یہ آرٹ ہاؤس اب صرف میرا نہیں ہے اب اس کے خواب کا بھی حصہ ہے۔

اگر وہ خود کو غیر محفوظ محسوس کرے، تو ہم باقی سب کیا حاصل کر لیں گے؟

سرمد کرسی سے ٹیک لگائے انہیں گہری سوچوں میں گم ہو گیا۔

(*****)

رابیل صوفے پر بی جان کے ساتھ بیٹھی تھی، دل دھڑک رہا تھا، لیکن بے جان کے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے۔ وہ بی جان کے لاہور جانے والی بات پر کافی اداس تھی۔

بی جان، میں اکیلی یہاں کیسے رہوں گی؟؟ اُس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

بی جان نے اس کا ہاتھ تھام لیا، آنکھوں میں محبت اور یقین بھرا ہوا تھا۔

اب تم اکیلی نہیں ہو، رابیل۔ سرمد ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

بی جان لیکن آپ تو نہیں ہیں ناں۔اُدھر آنٹی بھی چلی گئیں اور ادھر اب آپ جا رہی ہیں، سب ہی جا رہے ہو، وہ رونے والی شکل بنا کر بولی۔

کیونکہ تمہاری اب شادی ہو گئی ہے۔اپنے شوہر کے ساتھ رہو۔

"اور ہاں، سرمد تمہارے لیے ایک بہترین انتخاب ہے۔یہ تمہیں بہت جلد سمجھ آ جائے گا۔"

بی جان نے مسکرا کر جواب دیا،

"نکاح والے دن سے اور جب ہم تمہارے گھر گئے، سرمد نے ایک پل کو بھی ایسا نہیں لگنے دیا کہ ہم انجان ہیں۔اس نے ہمارا بہت خیال رکھا، رابیل۔"

آفتاب صاحب بیگ باہر لاتے ہوئے بولے،

ہاں رابیل، خدا کا فیصلہ دیر سے آئے مگر ہوتا بہت درست ہے۔ سرمد کی نظروں میں ہم نے 'تمہارے لیے عزت اور احترام دیکھا ہے، اور ہمیں یقین ہے وہ تمہارا پورا خیال رکھے گا۔

تسنیم بھی آفتاب کے ساتھ سامان باہر نکالنے میں مدد کر رہی تھی،

بی جان، رابیل کا ہاتھ تھام کر بولیں۔

"رابیل، سرمداب تمہارا شوہر ہے۔ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ تم اس کا دل سے خیال رکھنا۔ اور اس رشتے کی پہل چاہے تم کرو یا وہ، لیکن تم اس کا ساتھ تا عمر نبھانا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے۔"

رابیل چونک کر بولی،

"محبت؟؟"

بی جان نے نرمی سے کہا،

"تمہیں وقت کے ساتھ پتہ چل جائے گا، رابیل۔ لیکن میں تمہیں یہی کہوں گی کہ اس ہیرے کو کھونا مت۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل سرمد کی تعریف سن کر تھوڑی حیران ہوئی، وہ بولی، بی جان آپ کو ان سے ملے ابھی مہینہ بھی نہیں ہوا تھا، پھر بھی اتنی تعریف؟؟ وہ حیران ہوئی۔

"بیٹا، انسان کی آنکھیں اور دل جھوٹ نہیں بول سکتا، اور اس کی آنکھوں اور دل میں تمہارے لیے بہت احترام ہے، بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

رابیل نے تجسس سے پوچھا،

آپ کو کیسے پتہ بی جان؟

بی جان صوفے سے ٹیک لگا کر بولیں،

"تجربہ میرا مجھے یہی کہتا کہ جو مرد ایک عورت کو سب سے بڑھ کر عزت دے، وہ مرد اس عورت کو دل میں ایک مقام دے چکا ہوتا ہے۔ بے شک وہ لفظوں میں ماننے سے چاہے انکار کرے ابھی،

وہ تمہارے احترام میں کھڑا ہوتا ہے۔ وہ تم سے پہلے کبھی بھی نہیں بیٹھتا، وہ تمہاری ہر چھوٹی چیز کا خیال رکھتا ہے۔ اگر تم نے اسے پرکھنا ہے تو بے شک پرکھ لینا، مجھے پورا یقین ہے تم مایوس نہیں ہو گی۔"

اور اگر یہ سب نہ ہوا تو؟؟؟ رابیل نے سوال کیا۔

میرا تجربہ غلط نہیں ہو سکتا۔

رابیل نے کچھ دیر سوچا، پھر کہا،

آپ کے کہنے پر میں سرمد سر کو ایک موقع دے دو نگی۔

بی جان نے مسکرا کر کہا،

موقع کیا؟اب یہ ساری زندگی کا سفر ہے،اس لیے اس سفر کو خوبصورتی سے نبھانا تم دونوں کی ذمہ داری ہے۔اگر ابھی وہ اس رشتے کو قبول کرنے میں ٹائم لینا چاہتا تو پہل تم کر دو۔

رابیل نے اپنے طرف اشارہ کیا،

میں ؟؟؟

بی جان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"تو کیا ساری زندگی دو اجنبی کی طرح گزارنی ہے؟؟؟"

رابیل کچھ دیر سوچتی رہی، پھر بی جان اس کی خاموشی دیکھ کر بولیں

"زندگی کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ شادی جیسے مقدس رشتے کو دل سے نبھایا جائے۔باقی اللہ کے حوالے۔اگر نکاح اللہ کی رضامندی سے ہوا ہے تو دلوں میں محبت بھی وہی ڈالے گا۔

تم بس پہل تو کرو۔"

بی جان نے اسے پیار سے دیکھ کر کہا،

بی جان!! ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔اسے چھوڑیں اور جا کر تیار ہوں۔ تسنیم بیگم ٹائم دیکھتے ہوئے بولیں،

بی جان جاتے جاتے اُسے بولتی گئیں۔

میری باتوں کو سوچنا اور ان پر عمل ضرور کرنا۔

رابیل صوفے پر بیٹھی بی جان کی باتیں سوچ رہی ہوتی ہے۔ باقی سب جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد سب جانے کے لیے تیار ہو چکے تھے، سامان باہر رکھا جا چکا تھا، اور تھوڑا سا وقت باقی تھا۔ اتنے میں سرمد بھی گھر آ پہنچا۔

بی جان نے اسے دیکھ کر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

اچھا، کیا تم بھی آ گئے؟ ہم بس نکلنے ہی والے تھے۔

سرمد نے تھوڑا مسکراتے ہوئے جواب دیا،

جی بی جان، میں آفس سے سیدھا ادھر ہی آ گیا۔ ویسے، اچانک پلان بنا لیا آپ نے؟

بی جان نے خوش دلی سے کہا،

اچانک نہیں، یہ کب کا پلان ہے۔ رابیل نے بتایا نہیں تمہیں؟

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھا، وہ جو نا جانے کون سی کھا جانے والی آنکھوں سے سرمد کی طرف دیکھ رہی تھی۔ سرمد نے آہستہ سے کہا،

"جی، بتایا تھا... لیکن میں کام کی وجہ سے بھول گیا۔" رابیل نے سرمد کو نہیں بتایا تھا۔

رابیل نے سرمد کے جھوٹ کو محسوس تو کیا، مگر سمجھ نہیں پائی کہ اس میں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔اگر وہ سیدھا کہہ دیتا کہ "میں نے نہیں بتایا"، تو بات ختم ہو جاتی۔وہ کندھے اچکا کر خود سے بولی،

سب کچھ دیر ایسے ہی بات چیت کرتے رہے،اور، پھر بی جان، آفتاب اور تسنیم لاہور جانے کے لیے رخصت ہونے کا وقت آ گیا تھا۔

رابیل کی آنکھیں نم ہونے لگی۔

سرمد آہستہ سے رابیل کے قریب آیا اور نرم لہجے میں بولا،

"آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل اُس کی طرف رخ موڑے بغیر بولی،

تو اور کیا کروں... میرے گھر والے مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہیں، تو کیا میں روں بھی نہ؟

"اب آپ میرے ساتھ ہیں، تو اکیلی کیسے ہوئی؟" سرمد اُس کی طرف رومال بڑھاتے ہوئے بولا،

"آپ کے ساتھ میں بچپن سے تو نہیں رہ رہی ناں۔" رابیل نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اب ساری عمر رہیں۔" سرمد نے مسکرا کر کہا۔

رابیل نے سرمد کی طرف ایک نظر ڈالی، اور پھر بی جان کو دیکھنے لگی وہ جو باہر نکلنے ہی لگے تھے۔

سرمد نے اسے ہلکے سے گھورتے ہوئے کہا،

"یہ خوبصورت آنکھیں رونے کے لیے نہیں ہیں۔ وہ رابیل کی آنکھوں کے لیے صرف آنکھیں لفظ بولنا توہین سمجھتا تھا اس لیے اُس کی آنکھوں پر جب بھی بات ہو تو وہ خوبصورت کا لفظ ضرور استعمال کرتا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اتنی خوبصورت آنکھیں ہوتے ہوئے بھی کوئی اس کی ناقدری کرے، یہ کہاں کا انصاف ہے۔ سرمد جھک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،"

رابیل تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہی، اور پھر سرمد کی طرف دیکھ کر بولی،

"یہ میری آنکھیں ہیں، میں روں یا جو بھی کروں، آپ کو کیا؟؟؟؟"

رابیل اب پہلے والی رابیل بن رہی تھی جو ہمیشہ سرمد سے الجھتی تھی۔

"لیکن اب یہ سب کچھ میرا ہے۔ سرمد نے اُس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،"

سب جاتے ہوئے دونوں سے گلے مل رہے تھے، بی جان باہر نکلنے سے پہلے رابیل کی طرف دیکھ کر بولیں۔

"اپنا بہت سارا خیال رکھنا رابیل...اور سرمد کا بھی۔"

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھا اور شرارت سے بولا،

"میرا خیال رکھ لیں گی ناں؟؟؟"

رابیل نے سرسری سی نظر اس کی طرف ڈالی اور پھر چہرہ دوسری طرف موڑ لیا،

"آہہ میری نخرے والی بیوی، سرمد اُسکے یوں چہرہ موڑنے پر بڑبڑایا۔"

سب کے جانے کے بعد، رابیل اور سرمد بھی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔ گاڑی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھا جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"مجھے پتہ ہے آپ اداس ہیں...یہ اداسی کب تک رہے گی؟ وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا،"

رابیل نے سرسری نظر اس کی طرف ڈال کر کہا،

"ساری زندگی!!"

سرمد اس کے جواب پر ایک دم گاڑی کی بریک لگائی، پھر رابیل کی طرف سنجیدگی سے دیکھا۔

"اللہ نہ کرے۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا،

"اب کیا کھا جائیں گے؟؟" رابیل نے اُسے یوں دیکھنے پر کہا

"لگتا ہے میڈم کا سافٹ ویئر انسٹال ہو گیا ہے۔" وہ مسکرایا اور پھر گاڑی چلانے لگ گیا۔

(******)

گھر آتے ہی دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ رابیل بی جان کی باتیں یاد کر رہی تھی۔ وہ ایک الگ ہی کشمکش میں تھی، تجسس تو اُسے بہت ہو رہا تھا لیکن وہ ہمت نہیں کر پا رہی تھی سرمد کے کمرے تک جانے کی، پھر بہت دیر سوچنے کے بعد، ساری سوچوں کو جھٹک کر رابیل نے ہمت کی اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی، پاوں میں چپل پہنی، دوپٹہ لیا اور کمرے سے نکل گئی۔ اپنے کمرے سے نکل کر سامنے سرمد کے کمرے تک گئی تو تھوڑی دیر باہر کھڑی رہی، پھر ایک گہری لمبی سانس لینے کے بعد اس نے دروازہ ناک کیا۔

آجائیں!! پہلی دستک پر ہی سرمد کا جواب آ گیا تھا۔

رابیل دروازہ کھول کر اندر بڑھی تو سرمد بیڈ پر نیم دراز تھا، رابیل کو یوں کمرے میں دیکھ کر وہ فوراً سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا، رابیل کو اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ایک ہلکی سی حیرت اور دلچسپی بھی شامل تھی۔ رابیل آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے صوفے تک گئی،

آپ؟

کچھ چاہیے تھا؟ سرمد نے اُسے یوں کمرے میں دیکھ کر سوال کیا۔

رابیل ایک لمحے کے لیے ٹھہری، دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ اس کا مقصد واضح تھا۔ وہ جو دیکھنا چاہ رہی تھی کہ سرمد اس کے احترام میں کھڑا ہوتا بھی ہے یا نہیں، اور کیا وہ اس کے بیٹھنے سے پہلے بیٹھتا ہے یا بعد میں۔

رابیل کا یوں خاموش کھڑا رہنا سرمد کو گہری الجھن میں ڈال رہا تھا، سرمد نے اپنا سوال پھر دہرایا۔

"آپ کو کچھ چاہیے تھا؟"

رابیل نے خاموشی اختیار کی، صرف اپنے اردگرد نظریں دوڑا رہی تھی، اور سرمد بھی کھڑا رہا۔ پھر آہستہ سے بولی،

"میں کچھ دیکھ رہی تھی۔"

سرمد نے ارد گرد نظر دوڑائی،

"میرے کمرے میں کچھ رہ گیا ہے آپ کا؟"

رابیل نے سرسری نظر سے اس کی طرف دیکھا،اور پھر سنجیدگی سے بولی۔

جی!

سرمد نے تھوڑا جھک کر پوچھا،

کیا؟ مجھے بتادیں، کیا پتہ ملنے میں آسانی ہو جائے۔

رابیل نے سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا

"نہیں۔ فلحال مجھے ہی مل سکتا ہے۔"

سرمد کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے،اُس کو رابیل کی بات سمجھ نہیں آئی، لیکن وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ رابیل پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کا امتحان لے رہی تھی،اور سرمد بھی ہر لمحے کھڑا رہا۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے رابیل نہ تو کچھ بول رہی تھی اور نہ کچھ کر رہی تھی بس جان بوجھ کر کبھی ادھر ٹہل لیتی اور کبھی ادھر، سرمد کو اس کی یہ حرکت کافی عجیب لگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر آخر کار وہ بول ہی پڑا،

"اگر کوئی بات کرنی ہے تو ہم بیٹھ کر کر سکتے ہیں۔"

رابیل نے سر سری مسکراہٹ دی،اور آہستہ سے بولی،

"نہیں۔میں چلتی ہوں اب۔"

وہ صوفے سے ہٹی اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف رخ موڑ لیا۔

سرمد کو اُسکی اس حرکت کی بلکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔لیکن پھر بھی اُس کو اس کی اس حرکت نے دل کھول کر مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ مسکراتا اور رابیل کے جانے کے بعد پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا۔اور زیر لب ایک لفظ ہی بولا۔

"پاگل!"

رابیل اپنے کمرے میں واپس آکر ادھر ادھر چکر لگانے لگی۔دل میں ایک عجیب سا سوال گردش کر رہا تھا،

بی جان نے ٹھیک کہا تھا۔سرمد سر اتنے اچھے ہیں کیا؟

واقعی؟اُسے جیسے یقین نہ آرہا ہو،وہ گھبراہٹ اور بے چینی کے ملے جلے تاثر لے کر ادھر سے اُدھر بس چکر لگا رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

اسی لمحے سرمد کو اچانک یاد آیا کہ اسے آرٹ ہاؤس ایونٹ کے بارے میں رابیل سے بات کرنی تھی، اگر رابیل یوں اُس کے کمرے میں نہ جاتی تو کیا پتہ وہ صبح بات کرتا، لیکن رابیل جاگ رہی تھی اس لیے اُس نے ابھی اُس سے بات کرنے کا سوچا، وہ بیڈ سے اٹھا، ایک بار آئینہ میں خود کو دیکھا اور آہستہ آہستہ رابیل کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جب سے رابیل اُس کی زندگی میں آئی تھی وہ اپنے آپ کو لے کر ہر لحاظ سے کانشیش ہو گیا تھا، شائد وہ رابیل کو امپریس کرنا چاہ رہا تھا، شائد وہ اپنی بیوی کی توجہ حاصل کرنا چاہتا تھا، جو بھی تھا لیکن پہلے اُسے کبھی اپنے لکس اپنے کسی چیز کو لے کر اتنا سوچنا نہیں پڑا تھا کیونکہ وہ پرفیکٹ تھا، لیکن رابیل کی موجودگی نے اُس کے در و دیوار بھی ہلائے ہوئے تھے وہ پرفیکٹ ہو کر بھی الجھا رہتا تھا۔ رابیل کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر اُس نے دروازے پر ناک کیا۔

رابیل نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ اسے اندر آنے کی اجازت دی۔

سرمد اندر آیا، رابیل بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ اور سرمد صوفے کے پاس کھڑے ہو کر گیا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" سرمد نے بات کا آغاز کیا، اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

رابیل نے آہستہ سے بولی،

"جی، بولیں۔ میں سن رہی ہوں۔"

سرمد نے نرمی سے بات آگے بڑھائی۔

"جیسا کہ آپ جانتی ہیں، کل آرٹ ہاؤس کا ایونٹ ہے۔"

جی! رابیل نے سرسری سا جواب دیا۔

"میں نے ابھی تک اس شادی کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا، اگر آپ چاہیں تو میں کل کے ایونٹ میں ڈس کلوز کر دوں؟ وہ اُس کی رضامندی لینا چاہتا تھا۔"

رابیل کچھ دیر خاموش رہی، پھر آہستہ سے بولی

"اور اگر میں نہ کہوں تو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے نرمی سے کہا،

"تو میں نہیں بتاؤں گا تب تک جب تک کہ آپ دل سے نہیں چاہیں گی۔"

"آپ میری بات مانیں گے؟" رابیل حیرت میں تھی۔

سرمد نے اثبات میں سر ہلایا۔

جی!

"اب آپ حکم نہیں چلائیں گے؟ پہلے تو بڑے آرڈر دیتے تھے۔ میری ایک نہیں سنتے تھے' بس اتنا بولتے تھے، اِٹس مائی آرڈر۔" رابیل سرمد کی نقل اتار کر بولی۔

سرمد کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی اُسنے ہاتھ چہرے پر رکھ کر اُس مسکراہٹ کو چھپانے کی ناکام کوشش کی، اور پھر تھوڑا مصنوعی سنجیدگی سے بولا،

"مجھے لگتا ہے اب میں آرڈر سننے کی عادت ڈالنا شروع کر دوں۔"

رابیل آنکھیں تنگ کر کے اُسے گھورنے لگی۔

سرمد ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا، پھر آہستہ سے بولا،

"کیا آپ میرے ساتھ کل ایونٹ پر آئیں گی؟"

"بیوی بن کر، یا پرسنل آرٹسٹ کے طور پر؟" رابیل جھٹ اپنا سوال کیا،

رابیل نے ایک جھلک سے سرمد کو دیکھا، جیسے وہ اُس کے جواب کی شدت سے منتظر ہو۔

"یہ آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔" سرمد نے مسکرا کر کہا۔

"چلیں، پھر دی اجازت۔ کل آپ بتا سکتے ہیں سب کو کہ ہماری شادی ہو گئی ہے۔ رابیل ریلیکس انداز میں بولی۔"

پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد وہ آہستہ سے بولی،

"اور میڈیا کو بھی بلا لینا، مجھے مسئلہ نہیں۔"

سرمد کی آنکھوں میں خوشی اور حیرت کی آمیزش تھی۔ پھر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا،

"اب میں چلتا ہوں۔بس اتنا ہی کہنا تھا۔"

یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا،رابیل نے اسے جاتے دیکھ کر فوراً آواز دی۔

"سرمد سر!"

سرمد فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا

"جی؟"

رابیل خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی،

"آپ نے بتایا نہیں۔میں بیوی بن کر آؤں یا آرٹ ہاؤس کی ایک پرسنل آرٹسٹ کے طور پر؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد کچھ لمحوں کے لیے الجھ گیا،اس کے چہرے پر حیرت اور خوشی ایک ساتھ تھی۔

رابیل بیڈ سے اٹھی اور اُس کے قریب آئی۔سرمد بلکل خاموش تھا،وہ بس اس چیز سے ڈر رہا تھا کہ اگر بیوی بول دوں تو برا نہ مان جائے،وہ الگ ہی کشمکش میں تھا۔

رابیل نے اُس کے چہرے پر الجھن دیکھی تو اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"چلیں،آسانی کر لیتے ہیں۔ریڈ،بلیو یا بلیک۔ان میں سے ایک کلر چوز کریں۔"

رابیل نے یکدم سوال کیا اور سرمد چونک گیا۔

یہ کیا ہے؟ سرمد نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا اور بولا،

رابیل نے شیطانی مسکان کے ساتھ کہا

کریں نہ؟

سرمد جلدی سے بول پڑا،

ریڈ!!

رابیل نے دھیرے سے پوچھا،

"پکا ریڈ؟"

سرمد نے سر ہلایا۔

"جی ریڈ ہی۔"

سوچ لیں۔اب وہ اُسے ڈرا رہی تھی۔

"جی۔سوچ لیا؟" سرمد اطمینان سے بولا،

رابیل فیس ایکسپریشن ایسے دے رہی تھی جیسے ریڈ چوز کر کے اُس نے بہت بڑی غلطی کی۔سرمد اُس کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر الجھ گیا۔پھر تھوڑا فکر مند ہو کر پوچھنے لگا،

"کیوں۔۔ریڈ میں خطرہ تو نہیں؟"

رابیل نے ایک لمحے کے لیے غور سے اس کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا،

"ساری زندگی کے لیے۔۔۔ جان لیوا خطرہ ہے۔"

سرمد تھوڑا حیران ہوا، مگر اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"کیا واقعی ہی؟ اُسکو اپنی بیوی کا اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی سر پھری بات ہی کرے گی۔ اس لیے وہ بھی سکون سے انجوائے کر رہا تھا۔"

رابیل نے چہرے پر ہلکی مسکان سجاتے ہوئے کہا،

"جی!!" رابیل نے ایسا ایکسپریشن دیا جیسے بہت افسوس ہو رہا ہو اُسے سرمد کے لیے۔

"اچھا بتائیں، کیا ہے ریڈ میں؟" سرمد کے تجسس نے اسے سوال کرنے پر مجبور کیا۔

رابیل نے بیڈ پر واپس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کل بتاؤں گی۔ ابھی آپ جائیں۔"

"چلیں جیسی آپ کی مرضی۔" وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔

رابیل کی سوچ میں چھپی یہ مسکان سب کچھ کہہ رہی تھی۔

"ریڈ۔۔۔ مطلب شادی کو موقع دینا چاہیے اور پہل میں کروں گی... بیوی بن کر پارٹی میں جاؤں گی"

"بلیک۔۔۔۔۔جو جیسے چل رہا ہے چلنے دو، وقت خود سب ٹھیک کر دے گا۔"

"بلیو، کشمکش، نہ ہاں، نہ۔"

پھر رابیل نے ہنستے ہوئے خود سے کہا،

چلو رابیل، بیوی بننے کی پریکٹس شروع کر دو... گرمپی ولکینو باس کی۔

اور پھر وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گئی اور آنکھیں موند لیں،

(*****)

اگلے دن رابیل ایونٹ پر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں کھڑی آئینے کے سامنے آخری بار اپنی ساڑھی کی پلیٹس سیدھی کر رہی تھی۔ ریڈ ویلوٹ کی ساڑھی اس کی گندمی جلد پر تیرگی کی طرح نکھر رہی تھی۔ روشنی میں چمکتا ویلوٹ کا وہ کپڑا اس کی کمر سے لپٹ کر نیچے فرش تک گر رہا تھا۔

اس کے کھلے بال کٹاروں کی طرح اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں ہلکا سا کاجل تھا جو اس کی نظریں اور گہری بنا رہا تھا۔ ریڈ لپ اسٹک اس کے ہونٹوں کو مکمل شکل دے رہی تھی اور سنہری ہلکے سٹڈ ایر رنگ اس کے کانوں کے گرد مدھم چمک پیدا کر رہے

تھے۔ تیار ہونے کے بعد وہ آئینے میں خود کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی۔ اسے یوں لگا جیسے آج پہلی بار وہ خود کو خود سے بھی زیادہ خوبصورت محسوس کر رہی ہو۔

دوسری طرف سرمد اپنے کمرے میں آخری بار کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح نہایت باوقار، مضبوط اور بے حد سمارٹ لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شیو، سلجھے بال، اور گہری سنجیدگی اسے ویسے ہی بے مثال بنا رہی تھی جیسے ہمیشہ ہوتا تھا۔ تیار ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکل آیا تھا۔

پھر اُس نے آہستہ سے رابیل کے دروازے پر ناک کیا۔ اور آہستہ سے بولا،

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں، آپ آجائیں۔

رابیل جو ہیلز پہننے میں تگ و دو کر رہی تھی اندر سے ہی بولی۔

اوکے۔ آپ گاڑی میں جا کر ویٹ کریں، میں آتی ہوں۔

اوکے کہہ کر سرمد نیچے آیا، ڈرائیور نے گاڑی گیراج سے باہر نکالی، سرمد کے پاس کئی مہنگی گاڑیاں تھیں، مگر رابیل کے لیے ہمیشہ یہی گاڑی منتخب کرتا تھا۔ اس کا ماننا تھا کہ دنیا کی سب سے آرام دہ، سب سے قیمتی، سب سے شاہانہ گاڑی صرف رابیل کے لیے ہے۔ جیسے وہ اس گاڑی میں بیٹھ کر ہی مکمل لگتی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈرائیور نے گاڑی نکال کر دی سرمد گاڑی کی چابی جیب سے نکالتا ہوا، دروازے کی سائیڈ پر گیا۔

کچھ دیر بعد رابیل سیڑھیاں اترتی ہوئی باہر آئی۔اس کے ہیلز کی ٹک ٹک پورے گھر میں سنائی دے رہی تھی۔رابیل باہر آئی تھی۔ سرمد جو ابھی گاڑی کا دروازہ کھول ہی رہا تھا، مگر اگلے ہی لمحے اس کی حرکت تھم گئی۔

رابیل کو دیکھ کر اس کی پلکیں جیسے جم گئیں۔سانس جیسے چند لمحوں کے لیے رک گیا۔پہلے اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔کاجل لگی گہری آنکھوں میں کوئی معصوم سی چمک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اس کی نظر اس کے ہونٹوں پر پڑی۔وہی ریڈ لپ اسٹک جسے وہ پہلی بار لگا رہی تھی۔ سرمد جیسے لمحے بھر کو حیرت کے سمندر میں ڈوب گیا۔اسے یوں لگا جیسے ارد گرد سب کچھ رک گیا ہو، ہوا میں چلتی سانسیں بھی جیسے ٹھہر گئی ہوں۔ پھر اس نے آہستہ سے اس کی پوری لک کو دیکھا اور دل ایک لمحے میں سب کچھ ہار گیا۔

آج وہ اس حسین لڑکی کے لیے جیسے دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہو گیا تھا۔

رابیل آہستہ سے گاڑی تک پہنچی۔

سر چلیں؟ رابیل نے اسے یوں خاموش اور گم سم دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔

ہمم!! سرمد نے آہستہ سے سر ہلایا، قدم آگے بڑھائے، اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اسے نہایت احتیاط سے بٹھایا۔ پھر جا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

پورے راستے اس کی نظریں بار بار رابیل کی طرف کھنچ جاتی تھیں۔ وہ اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے بھی اس سے نظریں ہٹانے کو تیار نہیں تھا۔ دل چاہتا کہ ایونٹ پر نہ جائیں، بس یہ سفر یونہی چلتا رہے اور وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہے۔

کچھ دیر بعد دونوں آرٹ ہاؤس پہنچے۔ باہر کی چکاچوند لائٹس، شیشہ نما دیواریں، اندر آتا جاتا رش سب ایونٹ کی اہمیت ظاہر کر رہا تھا۔

سرمد گاڑی سے نکلا، رابیلہ کی طرف آیا اُس کی سائیڈ کا دروزہ کھولا۔ اور اسے لوگوں کی نظروں سے بچاتے ہوئے سیدھا اپنے کیبن میں لے گیا۔ روم کی ہلکی لائٹس میں رابیل کی سرخی اور زیادہ نمایاں ہو رہی تھی۔

سرمد نے آرٹ ہاوس پہنچ کر فوراً صائم کو کال ملائی۔

پانچ منٹ تک میں میڈیا کے سامنے ایک سپیشل اناؤنسمنٹ کرنی ہے، سب تیار رکھنا۔

کال رکھتے ہوئے اس کی نظریں پھر رابیل پر جا ٹکیں، جیسے وہ اسے اپنی زندگیاں سونپ دینے کا فیصلہ کر چکا ہو۔

چند منٹ بعد پورے ہال میں سرگوشیاں پھیل گئیں۔ سب حیران تھے کہ آخر سپیشل اعلان کیا ہونے والا ہے۔

اچانک ہال کی تمام لائٹس بند ہو گئیں۔ خاموشی چھا گئی۔

ایک ہی لمحے میں ایک روشن سپاٹ لائٹ سرمد پر پڑی، اور ہر نظریں اس پر جا ٹھہریں۔

ہال کی تمام روشنیاں آہستہ آہستہ دوبارہ جگمگانے لگیں۔ سامنے کھڑے میڈیا رپورٹرز کے کیمرے تیار حالت میں تھے، مہمانوں کی نظریں ایک ہی جگہ مرکوز تھیں۔ اسٹیج کے بیچوں بیچ سرمد سکون اور اعتماد کا ایک چلتا پھرتا عکس بن کر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی اور بے حد مضبوط وقار نظر آ رہا تھا۔

سرمد نے مائیک تھاما اور ایک شائستہ سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی سپیچ شروع کی۔ اس کی آواز گہری، متوازن اور بے حد مہذب تھی۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین آج کی سپیشل اناؤنسمنٹ کا وقت آ چکا ہے جس کا آپ سب بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ وہ اپنی سپیچ بولتا جا رہا تھا۔

پورا ہال ایک دم خاموش ہو گیا۔ کیمروں کی لائٹس اور فلیشز تیزی سے جھلملانے لگیں، ہر شخص سانس تھامے اس کی اگلی بات کا منتظر تھا۔

سرمد نے چند لمحے توقف کیا، اور پھر دھیمے مگر واضح لہجے میں اگلے الفاظ بولے

پلیز پٹ یور ہینڈز ٹو گیدر اینڈ ویلکم، مسز سرمد سکندر قریشی، میٹ مائی وائف۔ رابیل سرمد

ہال میں جیسے ایک دھماکے کی طرح تالیوں کی گونج پھیل گئی۔ خوشی، حیرت اور مبارکباد کی آوازیں یک دم فضا میں گونج اٹھیں۔ کیمرے مسلسل فلیش ہونے لگے۔ میڈیا پورٹرز ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے، مگر سب کی نظریں ایک ہی طرف تھیں۔

سرمد آگے بڑھا، رابیل کا ہاتھ تھاما اور نہایت نرمی سے اسے روشنیوں میں لے آیا۔ اسی لمحے اوپر سے سرخ گلاب کے پتے بارش کی طرح برسنے لگے۔ ہر پھول جیسے رابیل کے گرد ایک حسین دائرہ سا قائم کر رہا تھا۔ سپاٹ لائٹ کی سنہری روشنی میں سرخ ساڑھی اور گلابوں کا امتزاج اسے کسی دیومالائی منظر جیسا بنا رہا تھا۔

رابیل اچانک اتنی توجہ اور کیمروں کے فلیش دیکھ کر تھوڑی نروس ہو گئی۔ اس کی سانس تیز پڑی اور ہاتھ ہولے ہولے کانپنے لگا۔ اس کی نظریں گھبراہٹ سے ادھر ادھر بھٹکنے لگیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے فوراً اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔اس کی گرفت میں ایک ایسا یقین تھا جیسے وہ کہہ رہا ہو میں ہوں، آپکے بالکل ساتھ۔کچھ بھی ہو، کچھ بھی بدل جائے۔آپ کیلی نہیں ہیں۔

رابیل نے اس ایک لمس میں وہ اعتماد محسوس کیا جو ہر خوف پر بھاری پڑ جائے۔اس نے ایک لمحہ سرمد کی طرف دیکھا، وہ آنکھوں میں موجود محبت، مضبوطی اور مکمل تحفظ دیکھ کر سرمد کے اور قریب ہو گئی۔

ہال میں لوگ خوش ہو رہے تھے۔کچھ لوگ سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے کہ پہلے امپلائے تھی اور اب بیوی، لیکن سرمد کو ان باتوں کی ذرا پروانہ تھی۔اس کے چہرے پر بے حد فخر تھا۔جیسے وہ پوری دنیا کو یہ بتا دینا چاہتا ہو کہ یہ اس کی محبت ہے، اس کی عزت ہے، اس کی زندگی ہے۔

اسے رابیل اپنے ساتھ کھڑی محسوس ہوئی تو ایسا لگا جیسے پوری دنیا اس کے قدموں تلے ہو۔
اسے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

رابیل بھی سرمد کی جانب دیکھ کر خود کو محفوظ ترین جگہ پر محسوس کر رہی تھی۔ جیسے ساری دنیا ایک طرف اور سرمد کی موجودگی دوسری طرف، اور وہ صرف اسی طرف رہنا چاہتی تھی۔ سرمد نے آہستہ سے اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی

"اگر آپ کمفرٹیبل نہیں تو ہم اندر جا سکتے ہیں۔"

رابیل نے اپنے ہاتھ کی گرفت مزید مضبوط کی

"میں یہاں محفوظ ہوں، مجھے یہی رہنا ہے۔"

سرمد نے ایک بھرپور اعتماد سے سر ہلایا۔

پورے ایونٹ کے دوران وہ دونوں ایک دوسرے سے ایک منٹ بھی دور نہ ہوئے۔ سرمد ہر لمحے رابیل کے ساتھ کھڑا رہتا، اس کی ہر ہلکی سی حرکت پر نظر رکھتا، اسے مکمل تحفظ دیتا۔ اور رابیل بھی پہلی بار محسوس کر رہی تھی کہ وہ واقعی اپنے نام کے ساتھ کسی مکمل زندگی میں داخل ہو گئی ہے۔

کچھ دیر بعد دونوں نے خاموشی سے ایونٹ چھوڑ دیا۔

Clubb of Quality Content

رات کی چادر آسمان پر پھیل رہی تھی۔ سڑک کنارے لگے درختوں کے سائے لمبے ہو چکے تھے۔ ٹھنڈی ہوا گاڑیوں کے شیشوں پر نمی چھوڑتی گزر رہی تھی۔ پورا ماحول مدھم، نرم اور خواب سا لگ رہا تھا۔

رابیل نے کبھی بھی سرمد کی گاڑی پر اتنا دھیان دیا ہی نہیں تھا، لیکن آج وہ اُس کی ہر چیز کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اُسے یہی لگ رہا تھا جیسے وہ اس گاڑی میں پہلی دفعہ اس کے ساتھ بیٹھ رہی تھی۔

جیسے ہی رابیل نے رولز روئس کو دیکھا، اس کے قدم رک گئے۔ وہ لمحے بھر کو ٹھہر گئی۔

گاڑی کی ہلکی سی چمک، اس کے شیشوں پر پڑتی رات کی نمی، اندر جلتی لائٹ سب کچھ ایک عجیب سا سکون دے رہا تھا۔

اور اس گاڑی کے ساتھ کھڑا سرمد، وہی نرم نظر، وہی پر سکون چہرہ،

سیاہ شیشے، چمکتی ہوئی باڈی، اور بونٹ پر سنہرا اسپرٹ آف ایکسٹیسی، سرمد نے دروازہ کھولا تو گاڑی کے اندر کی خاموشی ایک لمحے کو باہر کی ہوا کو بھی تھماتی محسوس ہوئی۔

رابیل نے آہستہ سے اندر قدم رکھا۔ دروازہ پیچھے کی طرف کھلا تو منظر یوں لگا جیسے کسی محل کا دربار اپنے خاص مہمان کو خوش آمدید کہہ رہا ہو۔

Clubb of Quality Content

چھت پر بکھرے ستارے، روشنی کی باریک لکیریں ایسے جیسے رات کے آسمان نے خود کو گاڑی کی چھت پر قید کر لیا ہو۔

رابیل کی نظریں اوپر جمی رہیں۔ اس کے چہرے پر ایک دھیمی حیرت پھیلنے لگی۔

سرمد نے اسے دیکھتے ہوئے رفتار ہلکی کر دی۔ گاڑی اب ایسی نرمی سے چل رہی تھی جیسے سڑک پر نہیں بلکہ کسی سفیدی مائل بادل پر تیر رہی ہو۔ کوئی آواز نہیں، نہ ٹائروں کا شور، نہ ہوا کی سرسراہٹ۔ اندر بس سانسوں کا بہت دھیمہ، بہت مانوس سا بہاؤ۔

رابیل بار بار اپنے کانوں اور ہاتھ میں پہنی رنگ کو ٹچ کر رہی تھی جیسے وہ یہ سب اتارنا چاہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر سرمد نے آگے جھک کر ایک بٹن دبایا۔ سامنے کی لکڑی کا پینل ذرا سی آواز کے ساتھ پیچھے کو سرکا اور اس کے نیچے چھپا ہوا مخملی جیولری کمپارٹمنٹ روشنی میں نہا اٹھا۔ اس مخمل پر چمکتی روشنی نے ایک لمحے کو رابیل کے چہرے پر موجود حیرانی کو اور گہرا کر دیا۔

"یہاں رکھ دیں۔ مجھے پتہ ہے آپ چیزیں کہیں بھی رکھ کر بھول جاتی ہیں، اس لیے میں نے یہ جیولری کمپارٹمنٹ آپ کے لیے بنوایا ہے۔"

رابیل نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

رکھ دیں۔ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سرمد جیسے اُس کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر بولا،

اس نے انگوٹھی اتار کر انگلیوں کے درمیان تھامی۔ جیسے کوئی فیصلہ کر رہی ہو، جیسے کوئی بات دل میں گھوم رہی ہو مگر زبان تک آنے میں جھجک رہی ہو۔ پھر آہستہ سے انگوٹھی کو اس مخملی جگہ پر رکھ دیا۔

"اگر یہ کہیں گم ہو گئی تو؟ پتہ نہیں کیوں وہ بے تکے سوال کر رہی تھی۔"

سرمد نے نگاہیں اُس کے ہاتھ پر جماتے ہوئے کہا،

"جس چیز میں آپکی خوشبو ہو، اُسے میں خود سے دور نہیں ہونے دیتا۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رابیل کو ایک بار اُس کی باتیں حیرت میں ڈال رہی تھیں، اُسے اتنی سردی میں شدت سے پیاس کا احساس ہوا، لیکن وہ چپ رہی۔

سرمد نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا،

پھر گاڑی کے اندر موجود چھوٹا ریفریجریٹر خود بخود کھلا۔ اندر رکھے سلور گلاسز پر پڑتی نیلی روشنی سفر میں ایک الگ سی ٹھہراؤ کی چمک بھر رہی تھی۔

سرمد نے گلاس اُس کے آگے کیا۔ رابیل نے گلاس تھاما۔ اس کی انگلیاں ٹھنڈک سے لمحہ بھر کو رک گئیں، جیسے اس خاموش ماحول نے ہر احساس کو زیادہ واضح کر دیا ہو۔

سرمد نے پانی بوتل آگے بڑھادی، رابیل نے پانی کو گلاس میں انڈیلا، اور گلاس کو لبوں تک لے جا کر ایک گھونٹ لیا۔ پانی کا ذائقہ پہلے لمحے میں تلخ سا لگا، پھر آہستہ آہستہ اس تلخی کے نیچے ایک لطافت نمودار ہوئی جو دل کے بہت اندر اترتی چلی گئی۔

اُس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ سڑک کے کنارے لگے لائٹس ایک ایک کر کے پیچھے سرکتی جا رہی تھیں۔ گاڑی کی رفتار بالکل ہموار تھی، جیسے دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہو اور وقت صرف اسی گاڑی کے اندر رکا ہو۔

سرمد نے ہاتھ ہلکا سا اسٹیئرنگ پر چھوڑا۔ گاڑی کی روشنی رابیل کے چہرے پر پڑی تو اسے لگا جیسے وہ اس گاڑی کا حصہ بن گئی ہو۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد رابیل بولی،

اور اتنا خاص سب کچھ صرف میرے لیے کیوں؟ اس کا لہجہ ہلکی حیرت اور تھوڑی سی جھجک سے بھرا ہوا تھا۔

"کیونکہ اب آپ میری بیوی ہیں۔"

سرمد کے الفاظ نرم تھے مگر ان میں ایک عجیب سا یقین چھپا ہوا تھا۔ایسا یقین جو رابیل کو ایک لمحے کے لیے چپ کر گیا۔

رابیل نے باہر جھانکا۔سردیوں کی وجہ سے رات میں کافی دھند ہو گئی تھی۔

کیا ہم کچھ دیر باہر بیٹھ سکتے ہیں؟

سرمد نے باہر دیکھا جہاں اس وقت اتنی دھند تھی کہ کوئی پاس بیٹھا ہوا انسان بھی نظر نہ آئے۔

اتنی سردی میں؟؟ سرمد نے اس کو دیکھ کر کہا،

کبھی کبھی زندگی میں کچھ نیا بھی ٹرائی کرنا چاہیے۔یہ رابیل بول رہی تھی جسے انتہا کی ٹھنڈ لگتی تھی۔اب اُس نے بول دیا تھا اب کیسے کہتی کہ رہنے دیں اندر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ایک پل کو اُسے اپنے بولے گئے لفظوں پر خود ہی غصہ آیا لیکن اب کیا کر سکتے تھے۔

جیسے آپ کی مرضی۔سرمد بولا،

سرمد نے گاڑی ایک سرسبز باغ کے قریب روکی۔گھاس پر شبنم کی ہلکی نمی چمک رہی تھی۔

درختوں سے ٹھنڈی ہوا آرہی تھی۔

Clubb of Quality Content

اپنی طرف سے نکل کر اس نے رابیل کے سائیڈ کا دروازہ کھولا۔رابیل ساڑھی سنبھالتے ہوئے ذرا لڑکھڑا رہی تھی تو سرمد فوراً آگے بڑھ کر ساڑھی کا پلو ہاتھ میں تھام لیا ہمیشہ کی طرح۔

یہ لمس بہت ہلکا تھا، مگر اتنا کہ رابیل کو محسوس ہو جائے کہ وہ پہلی بار کسی کے سہارے پر اعتماد کر رہی ہے۔

رابیل گاڑی سے باہر آ کر لکڑی کی ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔۔درختوں کی ٹہنیاں آسمان پر لکیریں بناتی ہیں اور سرد ہوا کندھوں کو چھوتی گزر رہی تھیں۔

"ایک بات پوچھوں سر؟رابیل نے اپنی کپکپی پر کنٹرول کرتے ہوئے بات کا آغاز کیا،"

سرمد اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے آہستہ سے ہاں میں سر ہلا گیا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے، جیسے سوال اور جواب لفظوں سے نہیں، نگاہوں سے نکلتے ہیں۔

ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔رابیل کے ہاتھ ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے۔سرمد نے اپنا کوٹ اتارا اور اس کے کندھوں پر ڈال دیا۔

Clubb of Quality Content

اگر سردی زیادہ لگ رہی ہے تو ہم باتیں گھر جا کر بھی کر سکتے ہیں۔ وہ اُس کو کپکپاتے ہوئے دیکھ کر بولا،

آپ نے کوٹ دے دیا ہے۔ کافی ہے یہ۔ رابیل کوٹ کو دونوں طرف سے تھام کر بولی، اس کے لہجے میں عجیب سی معصومیت تھی۔ جیسے پہلی بار کسی نے اسے اس طرح خیال سے دیکھا ہو۔

چند لمحے دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ دور اسٹریٹ لائٹس کی روشنی ہلکی ہلکی لرز رہی تھی۔ ان دونوں کی خاموشی میں عجیب سا مکالمہ ہو رہا تھا، ایک ایسا مکالمہ جو صرف وہ دونوں سمجھ سکتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل نے آخر کار ہمت کی اور اپنی بات پھر سے شروع کی۔

سر!! کیا آپ شادی کرنا چاہتے تھے؟

سرمد نے حیرت سے رخ پھیرا۔

یہ کیسا سوال ہے؟

"بتائیں نا، ہم دونوں اس رشتے میں آتو گئے ہیں، لیکن دونوں اسے ماننے میں وقت لے رہے ہیں، تو وجہ جان سکتی ہوں؟"

سرمد اس کے قریب آیا، اور آہستہ سے بیٹھ گیا۔ فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔

"مجھے کبھی بھی شادی نہیں کرنی تھی۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا،

کیوں؟

اس کا سوال ہوا میں پھیل کر کچھ لمحے تک ٹھہرا رہا۔

سرمد نے نظریں جھکا لیں۔ اس کے چہرے پر وہ سختی نہیں تھی جو وہ عام طور پر رکھتا تھا، آج وہ بہت انسانی، بہت کمزور نظر آ رہا تھا۔

میری ممی کی لو میرج تھی۔ اس نے آہستہ بولنا شروع کیا۔

"ممی کے گھر والے اس شادی کے خلاف تھے، مگر پھر بھی جیسے بھی کر کے انہوں نے شادی کر لی۔ پھر پانچ سال بعد، انہیں طلاق ہو گئی۔"

رابیل کی سانس بے اختیار رک گئی۔

وہ دلاور اورنگزیب، جو اس دن کہہ رہا تھا، وہ سچ تھا؟ رابیل نے نیم بے ہوشی میں اتنا خاص کچھ بھی نہیں سنا تھا لیکن جو سنا تھا اُس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

جی!

وہی کمینہ انسان، بدقسمتی سے میرا باپ تھا۔ ہوا مزید ٹھنڈی ہو گئی، یا شاید رابیل کو ایسا لگا۔

سرمد نے آسمان کی طرف دیکھا جیسے وہاں سے کوئی جواب ڈھونڈ رہا ہو۔

میں چھوٹا تھا، بہت چھوٹا۔ تب سے ممی اور میں اس دنیا میں اکیلے تھے۔ نہ ممی مائیکہ تھا، نہ سسرال۔ صرف، تنہائی تھی۔

اور میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی زندگی کسی رشتے کی وجہ سے برباد نہیں ہونے دوں گا۔

شادی؟ وہ لفظ تو میرے لیے ہمیشہ ایک زخم رہا،

اس کی آواز ٹوٹنے والے پتھر جیسی سخت، اور کہیں اندر سے بہت نرم ہو گئی تھی۔

رابیل نے پنے پر اوڑھے ہوئے کوٹ کے اندر ہاتھوں کو سکیڑا، اور دل کے اندر ایک عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی۔

سرمد کے چہرے پر ہلکی روشنی پڑ رہی تھی۔ وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے بول رہا تھا جیسے ہر لفظ اس کی روح سے کھینچ کر نکالا جا رہا ہو۔

بہت چھوٹی عمر سے میں نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا لہجہ تھکا ہوا نہیں تھا، بس حقیقت سے بھرا ہوا۔

ممی نے میرے لیے بہت سٹرگل، مجھے بہترین زندگی دی۔

میں چاہتا تھا ممی کو وہ زندگی دوں جو انہیں کبھی نہیں ملی۔ وہ میرا سب کچھ تھیں۔ میں دن رات کام کرتا رہا، ہفتے کے ساتوں دن، کئی بار چوبیس چوبیس گھنٹے۔

رابیل نے پہلی بار اس کی آواز میں تھکن نہیں، بچپن دیکھا تھا۔

جب چودہ سال کا ہوا تو میں نے پیسے اکٹھے کیے۔ کچھ ادھار لیا، اور ممی کو باہر بھیج دیا۔ اس نے آہستہ کہا، جیسے کسی زخم کے ٹانکے کھل گئے ہوں۔

اگر وہ یہاں رہتیں، تو دلاور انہیں نقصان پہنچا دیتا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار مٹھی کی شکل میں بند ہو گیا۔

دلاور ایک نام نہیں، ایک پوری زندگی کا خوف تھا۔ رابیل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ سرد ہوا گالوں کو چھو رہی تھی، مگر آنکھوں کی نمی گرم تھی۔

"لوگ کہتے ہیں نا، باپ نے ماں کو طلاق دے دی تو کیا ہوا۔ لیکن جو اس سے گزرتا ہے وہ جانتا ہے کہ سانس کتنی بھاری ہو جاتی ہے۔ ایک ماں نے بغیر شوہر کے زندگی کاٹی، ور ایک بچے نے بغیر باپ کے۔ دونوں خوشیوں کے حقدار تھے، مگر قسمت مہربان نہیں تھی۔" سرمد کی آواز کہیں بہت گہری اور بھاری ہو گئی تھی۔

یہ نام، شہرت، یہ مقام، یہ سب مجھے وراثت میں نہیں ملا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ میں نے کمائی ہے، لوگوں کی باتیں سنتے ہوئے، ان کے طنز سہتے ہوئے، دن رات کام کرتے ہوئے۔ میں چھوٹی عمر میں ہی بڑا ہو گیا تھا۔

خوش رہنے کی خواہش تھی، مگر خوشی نہیں ملی۔ سکون چاہتا تھا، مگر نہیں ملا۔

اس نے لمحہ بھر کو آنکھیں بند کیں۔

"ماں باپ کی لڑائیاں، بچوں کو اندر سے توڑ دیتی ہیں۔ ذہنی مریض بنا دیتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر بچے کا بچپن خوبصورت ہو، بچپن کی یادیں کہنے کو تو بہت سارے بچوں کے لیے حسین یادیں ہوتی ہو نگی۔ لیکن میرے پاس میرے بچپن کو لے کر کوئی یاد نہیں ہے سوائے ڈپریشن اور اذیت کے۔ اور یہ کتنا عجیب ہوتا ہے ناں کہ بچپن نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیشہ یاد رہ جاتا ہے۔ اس لیے تو آج تک میں اپنے بچپن کی بدصورت یادوں سے نکل نہیں پایا۔"

"والدین تو بچوں آئیڈیل ہوتے ہیں ناں۔

لیکن ایک بروکن فیملی میں پلنے والا بچہ شادی کو لیکر ہمیشہ انسکیور ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے ماں باپ سے یہی سیکھا تھا۔"

"میں ساری زندگی اکیلا رہا۔۔اور مجھے میرے بچپن نے اور ماں کی زندگی نے یہی سکھایا کہ۔ کہ شادی کے بعد طلاق ہو جاتی ہے۔ کوئی ساتھ نہیں دیتا اور نہ ساتھ رہتا ہے۔۔انسان تنہا آیا تھا اور تنہا ہی رہ جاتا ہے۔۔اس لیے میں آج تک شادی کے بارے میں سوچ نہیں سکا۔"

رابیل نے اپنے آنسو تیزی سے صاف کیے، جیسے چاہتی ہو کہ سرمد اس کے آنسو نہ دیکھے۔

اسے کبھی اندازہ نہیں تھا کہ اس شخص کے مضبوط کندھوں کے پیچھے اتنی لمبی جدوجہد، اتنی تلخیاں چھپی ہیں۔

سرمد اس سے زیادہ اپنے ماضی کو کھرید نہیں سکتا تھا، وہ جتنا کھریدتا تھا اتنی اذیت اُس کے حصے میں آتی تھی، اس لیے اُس نے بات ادھوری چھوڑ دی اور رابیل سے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

"اور آپ!! آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی تھیں؟"

وہ چند لمحے خاموش رہی۔

خاموشی اتنی بھاری تھی کہ لگا جیسے موسم بھی اس کے جواب کا انتظار کر رہا ہو۔ آخر کار رابیل بولی۔

کیونکہ میں، اب محبت نہیں کر سکتی۔

اس کے لفظ ہوا کے ساتھ نہیں بہے، یہ لفظ سرمد کے دل تک جا کر اتر گئے۔

Clubb of Quality Content

"محبت کے بعد دھوکہ ملتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ جھیلا ہے۔ میں نے اپنی عمر کا ایک طویل حصہ ایک خود غرض محبت میں جیا تھا جہاں مجھے اذیت کے سوا کچھ نہیں ملا،"

"مجھے لگا تھا کہ میں محبت کے بغیر جی لوں گی۔" وہ اداس ہوتے ہوئے بولی۔

"اور مجھے لگا میں شادی کے بغیر جی لوں گا۔" وہ بھی اداس لہجے میں ہی بولا،

ہم دونوں کے ڈر مختلف تھے۔ لیکن اکثر ڈر انسان کو ایک جیسا بنا دیتے ہیں۔

"شادی صرف خوف ہے۔ ڈر ہے۔" وہ اپنے اندر کے خوف کو باہر نکال رہا تھا۔

"محبت، ھوکہ ہے، فریب ہے۔" وہ بھی اپنے برے ایکسپرینس کو یاد کرتے ہوئے بولی۔

وہ سیدھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں درد نہیں، تسلیم تھا۔

"میرے لیے محبت کرنا مشکل ہے سرمد سر!"

رابیل کے یہ الفاظ ایسے گرے جیسے کسی نے شیشے کی میز پر پتھر رکھ دیا ہو۔ کوئی آواز تو نہیں ہوئی، مگر سرمد اندر کہیں بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

سرمد کے دل میں ایک دھڑکتا خاموش خلا پھیلتا گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے یوں لگا جیسے اس کی پوری عمر، ایک طرفہ محبت نبھاتے گزر جائے گی۔ وہ اپنے ماضی کا غم بھول بہت جلد بھولا دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ اب رابیل کے ساتھ خوش تھا۔، مگر رابیل کے یہ صاف، بے رحم، سچے لفظ، اسے اندر تک کاٹ گئے۔

اس نے رخ موڑ لیا، مگر اس کے چہرے پر وہ پہلی بار بے بسی نظر آئی، جس کے پیچھے برسوں کی تنہائی، خوف، اور ایک ایسی خواہش تھی جو کبھی پوری نہیں ہوئی، کسی سے محبت پانے کی خواہش۔

وہ رابیل کی کسی بات کا کوئی جواب نہ دے سکا۔۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب تھا ہی نہیں۔

"اور میں محبت نہیں کر سکتی۔" یہ الفاظ اُس کے بولنے کے بعد بھی سرمد کی سماعتوں میں بار بار سنائی دے رہے تھے۔

جیسے وہ لفظ پتھر نہیں، ایک پوری چٹان بن کر سرمد کے سینے میں آ گرے ہوں۔

اس کے اندر کچھ تڑخا، کچھ بکھرا، کچھ خاموشی سے مر گیا۔

رابیل نے بات ختم کی تو اس کے سامنے بیٹھا سرمد یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی نے اس کے گرد سارا ماحول منجمد کر دیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی پلکیں نہ جھپکیں، ہاتھ نہ ہلے، صرف آنکھوں میں جیسے کسی نے روشنی مدھم کر دی ہو۔

اس کے بچپن نے اسے شادی سے دور رکھا تھا، اور رابیل کا ماضی اسے محبت سے دور رکھنے کا کہہ رہا تھا۔

دونوں اپنے اپنے خوف میں قید تھے،

اور اس لمحے وہ پہلی بار ایک دوسرے سے نہیں، خود سے ہارے ہوئے دکھائی دیے۔ کچھ لمحے یونہی خاموش بیٹھنے کے بعد سرمد آہستہ سے اٹھا۔

اس نے کچھ کہا نہیں، نہ کسی ناراضی کا اظہار، نہ کوئی سوال، نہ کوئی گلہ، کیونکہ گلہ تو تب کیا جاتا ہے جب دل میں دوسری طرف سے کوئی امید دلائی گئی ہو، نہ ہی رابیل نے اُسے محبت کی امید دلائی تھی اور نہ ایسا کچھ کرنے کا وعدہ کیا۔ جو بھی تھا لیکن سرمد کے لیے ایک لمحے میں ہی سب کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔

وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔ رابیل نے پیچھے سے پکارا نہیں۔

وہ بھی شاید جانتی تھی کہ ابھی کوئی لفظ، کوئی جواز، کوئی معذرت بھی اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

سرمد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا، گاڑی کا دروازہ دھیمی آواز سے بند ہوا، جیسے دل پر کوئی آخری تہہ رکھ دی گئی ہو۔

باہر باغ کے درخت ہلکی ہوا میں ہل رہے تھے، روشنی مدھم تھی،

اور اندر گاڑی میں ایک ہی جملہ گونج رہا تھا،

"میں محبت نہیں کر سکتی"، وہ اس جملے کو جتنا بھگانے کی کوشش کرتا، وہ اتنا ہی واپس آکر اس کے دل کے بیچ میں گرتا۔

ہر سانس پر بوجھ کی طرح۔ ہر دھڑکن پر چبھتے تیروں کی طرح۔ رابیل بھی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی خاموش تھی۔

اس کی آنکھیں نیچے جھکی تھیں، ہاتھ آپس میں جڑے ہوئے، جیسے وہ خود بھی اپنی ہمت کو تھامے بیٹھی ہو۔

پورے راستے گاڑی میں صرف خاموشی چلتی رہی۔

رولز رائس کی پرسکون ڈرائیو میں آج عجیب سی بے چینی گھل گئی تھی۔ سڑک کے کنارے گزرتی بتیاں، شہر کی دور کی آوازیں، سب بے معنی لگ رہی تھیں۔

سرمد کو آج ایسے لگ رہا تھا جیسے چند لمحے پہلے، بینچ پر بیٹھے ہوئے،

نازِ کلب
Clubb of Quality Content

رابیل اسے تھوڑا سا سمجھنے لگی تھی، اور وہ۔۔۔۔

وہ محسوس کرنے لگا تھا کہ شاید یہ رشتہ اپنے آپ چل پڑے گا۔ شاید دونوں کے زخم ایک دوسرے کو سمجھ کر بھرنے لگیں گے۔ شاید وہ اکیلا پن تھوڑا کم ہو جائے گا۔

لیکن پھر، ایک جملے نے سارا خواب ایسے توڑ دیا جیسے کسی نے شیشے پر پتھر مار دیا ہو۔

گھر تک کا سفر طویل تھا، یا شاید ان کے درمیان بڑھنے والا فاصلہ طویل تھا۔ گھر پہنچ کر دونوں چپ چاپ باہر نکلے۔ نہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا، نہ کوئی لفظ کہا۔

سرمد کے چہرے پر تھکن کی گہری لکیریں تھیں،

اور رابیل کے چہرے پر خاموش پچھتاوے کی ایک دھند۔ پھر دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے بند ہو گئے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

گھر پھر ویسا ہی خاموش ہو گیا جیسے برسوں سے ہو، بس ایک فرق تھا۔ آج اس خاموشی میں دو دلوں کے ٹوٹنے کی آواز شامل تھی۔

سرمد کو ایک پل کو لگا تھا کہ جیسے دونوں نے اس رشتے کو مان لیا ہو۔۔ لیکن رابیل کی بات نے اس کا دل پھر سے توڑ دیا تھا۔۔

(*****)

رات کا وقت سنّاٹے سے بھرا ہوا تھا۔ان دونوں کی خاموشی نے پورے گھر کو بھی خاموش کر دیا تھا۔

رابیل بستر پر لیٹے لیٹے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ سرمد کے لفظ،اس کا درد،اس کی تنہائی،سب اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔

پھر بی جان کی بات یاد آئی،

شادی ہوگئی ہے رابیل اب یہ رشتہ خود سے دور نہ کرنا۔زندگی بھر اجنبیت میں گزارنا ظلم ہوتا ہے،خود پر بھی،اور دوسرے پر بھی۔

اب شادی ہوگئی ہے کیا میں پوری زندگی اس رشتے کو انجان بن کے گزار دوں؟ وہ خود سے پوچھنے لگی۔

یہ سوچ اس کے سینے میں بھاری ہوتی گئی۔

آخر وہ اٹھ گئی۔پاوں میں پہنی چپل نے ہلکی سی آہٹ پیدا کی، مگر اس نے آہستگی سے چلتے ہوئے سرمد کے کمرے کا رخ کیا اور اس کے دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

تین بج کر دس منٹ ہو گئے تھے۔دروازہ ناک کرنے کو ہاتھ اٹھایا، مگر دل کی دھڑکن رک سی گئی۔

Clubb of Quality Content

"اگر وہ سو گئے تو؟؟؟"

"اگر ناراض ہوئے تو؟؟؟"

"یا، اگر وہ اب کچھ سن ہی نہ سکے؟"

یہ سارے خیالات نے اسے لمحے بھر میں آن گھیرا تھا۔

وہ پل بھر جھجکی، لیکن پھر ہمت نے خوف کا ہاتھ پکڑ لیا، اور اُس نے دروازہ ناک کیا۔

سرمد کمرے میں بیٹھا تھا، کھڑکی کے پاس، کہنی سے خود کو سہارا دیے۔ اتنا ٹوٹا ہوا کہ جیسے رات اسے چاٹ رہی ہو۔

رابیل کے الفاظ مسلسل ذہن میں ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے، میں محبت نہیں کر سکتی۔

وہ خود کو سمجھا رہا تھا کہ شاید اس نے دل لگا ہی کیوں لیا تھا،

شاید مجھے ایکسپیکٹیشن نہیں رکھنی چاہیے تھی۔، لیکن اندر کا درد ہر لمحہ تازہ ہوتا جا رہا تھا۔

ناک کی آواز پر وہ چونکا۔ دل میں بے اختیار خوف سا آیا،

کہیں وہ پھر سے دور جانے کی یا ایسی کوئی بات کرنے تو نہیں آئیں۔ لیکن پھر ساری سوچوں کو اُس نے پسِ پشت رکھا۔ اور فوراً دروازہ کھولا۔

دراوزہ کھولتے ہی اُس نے پہلا سوال اُسے دیکھ کر یہی کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ جاگ رہی ہیں؟" اس کی آواز حیرانی اور تھکن کا مجموعہ تھی۔

"آپ بھی۔۔۔جاگ رہے ہیں؟"

رابیل کے لہجے میں جھجک تھی، مگر آنکھوں میں اس رات پہلی بار نرمی تھی۔

وہ دونوں چند لمحے بس ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، بغیر لفظوں کے۔

پھر رابیل آہستہ سے اندر آئی۔

رابیل کو یوں دیکھ کر سرمد نے سوچا شاید وہ ماضی، کسی ڈر، کسی بھاری راز کی وجہ سے اسے جگانے آئی ہے۔ پتہ نہیں اُسے ان لمحات میں کتنی سوچیں آچکی تھیں، وہ کچھ بھی ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔اُس نے اپنی ساری سوچیں جھٹکیں، اور اُس کو یوں الجھا ہوا دیکھ کر اپنی بات کہی۔

وہ اس کے قریب بیٹھا، اور بہت دھیمے لہجے میں بولا

"ایک بات کہوں آپ سے؟"

رابیل نے آہستہ سے سر ہلایا۔

سرمد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا،

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رابیل!!!" میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو عورت کے ماضی کو اس کے خلاف ہتھیار بناتے ہیں۔۔ جو اس کے بیتے وقت کو طعنوں، شرمندگی یاد باؤ کے لیے استعمال کریں۔ یا اسے قصوروار ٹھہراتے ہیں۔"

رابیل نے پلکیں جھپکیں، دل جیسے دھیرے دھیرے کھلنے لگا۔

"ہر انسان کی زندگی میں کچھ ایسے موڑ ہوتے ہیں، جو وقت، حالات، یا مجبوریوں کے ہاتھوں اس کی ذات کا حصہ بن جاتے ہیں۔"

"مگر جب کوئی اپنے رب کے سامنے سچے دل سے جھک کر توبہ کرتا ہے، تو ماضی صرف کاغذ پر رہ جاتا ہے۔"

دل سے، روح سے، وہ ختم ہو جاتا ہے۔

اس کی آواز میں وہ سکون تھا جو رابیل نے شاید زندگی میں پہلی بار محسوس کیا۔

"اور اگر اللہ خود معاف کر دے،"

"تو ہم جیسے انسانوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی کو اس کے ماضی سے شرمندہ کریں؟ میرے نزدیک ماضی کی کوئی وقعت نہیں۔"

"جو اہم ہے، وہ آپ کا آج ہے۔ آپ کا مستقبل ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ وہ چاہ کر بھی پلکیں نہیں روک پائی۔

"اور اگر آپ کے دل میں اپنے ماضی کا کوئی خوف ہے۔ تو اسے باہر نکال دیں۔"

"کیونکہ آپ وہ چراغ ہیں۔ جس نے اندھیروں سے گزر کر روشنی چنی ہے۔"

اور میں،

"میں آپ کو ہمیشہ اسی روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ نہ اس اندھیرے میں سائباں ڈھونڈتے ہوئے، جس سے آپ نکل آئی ہیں۔"

رابیل کو لگا جیسے کوئی پہلی بار اس کے اندر کے ٹوٹے ہوئے حصے کو چھوے بغیر جوڑ رہا ہو۔

کوئی پہلا تھا جو اس کی دھڑکن کو سمجھ رہا تھا،

جو اس کی راتوں کے خوف کو نام دے رہا تھا، جو اسے اس کے سائے سے الگ شناخت دے رہا تھا۔

سرمد اس کے اور قریب ہوا لیکن محبت کے طور پر نہیں۔ محافظ کے طور پر۔ ایک ایسے شخص کے طور پر جو صرف سہارا بننا چاہتا تھا۔

اور ایک بات،

اس نے دھیمی سانس لیتے ہوئے کہا۔

رابیل کی سانس بھی رک گئی۔دل کی دھڑکن جیسے کانوں میں سنائی دینے لگی۔

کمرے کی نیم تاریک روشنی میں سرمد کی آواز رک رک کر نکل رہی تھی،نہ غصہ،نہ سختی،صرف خوف،بے بسی اور ایک سچ جو برسوں سے اس کی رگوں میں پھنسا ہوا تھا۔

رابیل خاموش بیٹھ کر اس کے ہر لفظ کو محسوس کر رہی تھی۔اس کے لہجے کی کپکپاہٹ،آنکھوں کی نمی،اور دل کی وہ لرزش،جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ باتیں وہ کبھی کسی سے نہیں کہتا۔

پھر سرمد نے آہستہ سے کہا

"آپ کو زندگی میں ہر جائز اور ناجائز کام کرنے کی آزادی ہے،آپ میرے ہوتے ہوئے سب کچھ کر سکتی ہیں،آپ جیسا چاہیں گی میں ویسا کرونگا،آپ جو کہیں گی وہی ہو گا،آپ کی مرضی چلے گی۔"

"لیکن ایک کام !!"

وہ رکا۔ایک لمبی گہری سانس لی اور پھر بولا،ایک کام آپ کبھی نہیں کریں گی۔

رابیل کے چہرے پر تشویش اور شرم کا عجیب سا امتزاج تھا۔

وہ نرمی سے بولی۔

"وہ کیا؟"

سرمد نے گہری سانس لی، جیسے دل کی پوری طاقت اکٹھی کر رہا ہو۔

"آپ!! کبھی مجھ سے دور نہیں جائیں گی۔"

یہ الفاظ نرم نہیں تھے، یہ التجا تھے، کسی ٹوٹے ہوئے دل کے آخری سہارے جیسے۔

رابیل کی پلکیں نیچے جھکیں، گال ہلکے سے سرخ ہوئے، شاید پہلی بار وہ واقعی شرمائی تھی۔

سرمد نے آگے بڑھ کر پھر کہا،

"آپ کبھی مجھ سے دور نہیں جائیں گی، اور نہ ہی مجھے چھوڑ کر۔ میں.... میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ پلیز"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کا لہجہ ٹوٹ رہا تھا۔ جیسے برسوں کی تنہائی نے آخر کار ہار مان کر اس ایک رشتے کا دروازہ کھٹکھٹا دیا ہو۔

وہ دھیمی، رکی ہوئی آواز میں پھر بولا،

چاہیں تو!

"آپ میرا گلہ دبا دیں۔"

"مجھے مار بھی دیں۔"

''لیکن مجھے چھوڑ کر نہ جانا، پلیز۔ سفارش، التجا، بے بسی، گزارش سب کچھ ہی تو وہ کر رہا تھا۔''

''اب وہ محبت نہیں مانگ رہا تھا، وہ ساتھ مانگ رہا تھا۔ ساتھ، جو اسے کبھی ملا ہی نہیں۔''

رابیل نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ آنکھیں جن میں اتنے سالوں کا دکھ چھپا تھا، اور آج پہلی بار کسی نے اس دکھ کو سُن لیا تھا۔

وہ کوئی جواب دیے بغیر آہستہ سے اٹھی۔

سرمد فوراً سیدھا ہوا،، رابیل کی خاموشی سے خوف کی لکیر اس کے چہرے پر ابھری۔

رابیل دروازے تک پہنچی۔ سرمد کے دل کی دھڑکن جیسے اس کے قدموں کے ساتھ بندھ گئی تھی۔اس کو لگا ایک بار پھر جو اس نے شادی کے بارے میں سوچ رکھا تھا سچ ثابت ہو جائے گا، وہ پھر تنہا رہ جائے گا۔ وہ اس وقت بہت بری کنڈیشن میں تھا۔

رابیل جاتے جاتے رکی۔

اس کے رکنے نے سرمد کے دل کو اور الجھن میں ڈالا تھا۔اس کا دل اب خود سے دھڑک رہا تھا، وہ بھی بے اختیار۔

ہلکے سے مڑی، آنکھیں نم تھیں مگر چہرے پر عجیب سا اعتماد۔

سرمد سر!!

سرمد فوراً کھڑا ہوا۔

جی؟

وہ دروازے کے فریم سے ٹیک لگا کر بولی، لہجہ ہلکا سا مضبوط، مگر اندر کہیں لرزش چھپی ہوئی،

"ایک ڈیل کر لیتے ہیں۔"

سرمد کی آنکھوں میں پہلی بار سوال نہیں، اُمید جھلکی۔

"کیسی ڈیل؟"

رابیل نے اہستہ سے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا

"محبت آپ کر لینا!"

"شادی میں نبھالوں گی۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں۔"

سرمد نے ایک لمحے کو سانس لینا بھول گیا۔اس کے اندر جیسے روشنی بھڑک اٹھی ہو،ایسی روشنی جو برسوں بعد کسی نے جلائی ہو۔

وہ رابیل کے قریب آیا،ہاتھ آگے بڑھایا،آواز بہت دھیمی مگر مضبوط تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈیل ؟ رابیل نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ہاتھ چھوتے ہی جیسے دونوں کی دھڑکنیں ایک لمحے کو ایک ہو گئیں۔

"ڈیل ڈن۔"

سرمد کے چہرے پر پہلی بار وہ مسکراہٹ آئی جو شاید اس نے بچپن سے کھو دی تھی۔

بے اختیار، لاعلمی میں،

اب تو وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ رابیل محبت بدلے میں دے گی بھی یا نہیں۔ لیکن اُس کے ساتھ نبھانے کی بات پر وہ آج پہلی بار دل سے مطمئن ہوا تھا۔

اس وقت اُس کا دل کر رہا تھا وہ رابیل کو گلے لگا کر اُس کا شکریہ ادا کرے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

Clubb of Quality Content

پھر اس نے رابیل کی ناک کی ٹپ کو پیار سے چھوا، جیسے کسی بچے کو محبت سے چھیڑا جاتا ہے۔

رابیل چونکی، گال اور سرخ ہوئے، اور وہ پل بھر بھی رکے بغیر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

سرمد دروازے میں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا، دل کے اندر عجب سی گہری ہل چل بڑھتی گئی۔

آج، بہت عرصے بعد، اس نے سکون محسوس کیا تھا۔

(*****)

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب Club of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842